صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 31 مئی 2024ء بمطابق 22 ذیقعد 1445 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖO وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا O مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ O وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضۡوَانًا سِیۡمَاہُمۡ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ O ذٰلِکَ مَثَلُہُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ وَمَثَلُہُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ۔

(ترجمہ): وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو پوری جنس دین پر غالب کر دے اور اِس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں تم جب دیکھو گے اُنہیں رکوع و سجود، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں یہ ہے ان کی صفت تورات میں اور انجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے۔ وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Applications : جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب افتخار احمد خان جدون، ایم پی اے، ایک یوم، محترمہ شہلا بانو، ایم پی اے، ایک یوم، جناب زاہد چن زیب، ایڈوائزر ٹو سی ایم، ایک یوم، جناب رشاد خان، ایم پی اے، ایک یوم، ارباب محمد عثمان خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب سجاد اللہ صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب مخدوم زادہ آفتاب حیدر شاہ صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب احسان اللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب لائق محمد خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ظاہر خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب میاں محمد عمر ،ایم پی اے، ایک یوم، جناب منیر حسین، ایم پی اے، ایک یوم اور جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

میں گیلری میں موجود جناب ارباب محمد عامر خان، ایم این اے اور جناب شاہد خان خٹک، ایم این اے کو اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں، بہت شکریہ جی۔ (تالیاں) اور میں اپنی بڑی بہن اور سابق کئی ادوار میں اس ہاؤس کی شان نگہت اورکزئی صاحبہ کو میں دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی ضمنی بجٹ پر بحث کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ممبران اسمبلی کو موقع فراہم کرنے کے لئے میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعدوضوابط اور طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ 3 کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں: لیڈر آف اپوزیشن بیس منٹ، پارلیمانی لیڈرز کے لئے دس منٹ اور ممبران صاحبان کے لئے پانچ منٹ مقرر کرتا ہوں، لہذاآپ سے گزارش ہے کہ مقرر کردہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں تاکہ غیر ضروری بحث سے اجتناب کیا جا سکے۔ بہت شکریہ جی۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2023-24 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: لیڈر آف اپوزیشن، جناب ڈاکٹر عباد اللہ خان صاحب۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر، یہ سپلیمنٹری پر بحث کرنے سے پہلے ایک دو چیزیں ہیں، جو بجٹ پر ڈسکشن ہوئی، اپوزیشن نےبھی حصہ لیا، گورنمنٹ نے بھی حصہ لیا اور طریقہ کار یہ ہے جناب سپیکر، کہ جو پوائنٹس نوٹ ہو جاتے ہیں تو Windup speech میں، منسٹر کو چاہیئے کہ Windup speech میں وہ کچھ بتا دیں کہ کس چیز کو Enter کیا، کس کو Omit کیایا Valid ہم نے چیزیں دیں یا نہیں دیں، تو آج تکWindup speech ہم نے نہیں سنی، تو منسٹر صاحب بتائیں گے کہ کٹ موشنز کے بعد بھی نہیں ہوئی، ڈیبیٹ کے بعد بھی نہیں ہوئی، تو میرے خیال میں یہ سپلیمنٹری پر ڈسکشن کے بعد شاید آپ ہمارے جو پوائنٹس ہیں، اگر ان کوInclude کریں، تو یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے، تو جو جنرل بجٹ تھا اس میں آپ کی Windup speech ابھی تک نہیں ہوئی، میرے خیال میں نہیں ہوئی، (قہقہہ) جو ریکارڈ ہے-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، یہ جو سپلیمنٹری بجٹ ہے 2023-24 کا، تو یہ ذرا Unique ہے، (مداخلت) شکریہ۔ اس سے پہلے2022-23کا ہوا لیکن یہUnique اس لئے ہے کہ فرسٹ چار مہینے، توجہ جناب سپیکر،'کیئرٹیکر' گورنمنٹ نے جس طریقے سے بھی پاس کیا، Through Cabinet کیا، جس طرح بھی کیا، پھر فروری و مارچ کا بھی اس طرح ہوا، پھر اپریل کا بھی Unconstitutionally Cabinet نے پاس کیا، پھر Later on ادھر Lay ہوا اور وہ بند لفافے کی طرح ادھر بھی پیش کیا گیا، جو بدقسمتی سے کبھی کیبنٹ میں بند لفافے پیش ہوتےہیں، کبھی ادھر بھی پیش ہوتے ہیں، تو یہ چار مہینوں کا تھا تو At leastاس سال کا نہیں ہونا چاہیئے تھا پہلے یہPredict، شاید یہ اگر میں غلط نہیں ہوں تو لائقی یہ ہے کہ دو تین مہینوں کی Prediction اگر پھر بھی ادھر ہم لائیں اور یہاں سے پاس ہو، تو یہ چار دفعہ ہم نے پاس کیا۔ جناب سپیکر، اس پہ دو چیزیں ہیں، اس پر میں جنرل ڈیبیٹ میں بھی بہت بات کر چکا ہو ں کہ ایک Debt کا ڈیمانڈ ہے Two billion اور ایک فیڈرل گورنمنٹ کا ہے، تو جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ یہ جو بجٹ ہے 2022-23 کا، یہ Forty two percent زیادہ ہے،2023-24 کا Sorry، 2022-23 سے Already forty two (42) percentزیادہ ہے، تو اس کی بھی Reason ہمیں چاہیئے کہ کس طرح زیادہ ہوا 42 پرسنٹ؟ میں جو بات

کر رہا ہوں 42 پرسنٹ کی کر رہا ہوں اور اس کے علاوہ کئی بلین، ابھی بھی یہ آپ پیش کر رہے ہو، تو یہ کس طرح زیادہ ہوئے ہیں؟ اس پر ذرا منسٹر صاحب آخر میں فرمائیں گے لیکن اصل جو چیز ہے سپلیمنٹری بجٹ کی، وہ کبھی اس طرح حالات آجائیں جناب سپیکر، جو Unprecedented ہوں تو تب سپلیمنٹری بجٹ آ جاتا ہے جس طرح اس صوبے میں 2008 اور 2009 میں Militancy کی جو Wave آئی، اس طرح کی بھی مثال یہ ہے، جو باہر ملکوں کی بھی ہیں کہ برطانیہ یورپین یونین سے الگ ہوا، امریکہ اور میکسیکو کی اگر ہم مثال لے لیں تو یہاں پر تو کوئی Unprecedented حالات نہیں تھے، تو یہ Repeatedly میں نے کئی دفعہ ذکر کیا کہ ایک گھر کا بجٹ بناتے وقت یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ Income کیا ہے اور Expenditure کیا ہے؟ تو صوبے کا بجٹ بناتے وقت اگر یہ علم نہیں تھا، چلو نہیں تھا تو چار مہینے بعد پھر پتہ ہونا چاہیئے تھا اور چار مہینے گزر گئے تب بھی پتہ نہیں چلا، پھر دو مہینے کا ایک اور بجٹ آیا تب بھی پتہ نہیں چلا، تو جناب سپیکر، اس سے پتہ چلتا ہے لائقی کا، اس سے پتہ چلتا ہے Seriousness کا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ گورنمنٹ کا Will کیا ہے اور آگے جا کر یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ اس میں ہے کوئی 02 بلین 90 کروڑ، اور02 بلین جو ہے وہ سود کی ادائیگی، تو Annual budget میں یہ بھی ہمیں پتہ نہیں تھا کہ اتنا Debt یہ دینا ہے اور 90 جو Figure ہے، 90 کروڑ، وہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔ یہاں جس طرح میں نے ذکر کیا کہ ایک گھر کے بندے کو پتہ ہوتا ہے کہ میرے اوپر اتنا قرضہ ہے، وہ Pay کرنا ہے کہ اتنے میرے Receivable ہیں، اتنا Expenditure ہے، تو اس کا کیوں پتہ نہیں تھا؟ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے بھی یہ دس سال اس صوبے کو جس طریقے سے چلایا گیا، تو اب بھی ہم اس طریقے سے چلانا چاہتے ہیں کہ کوئی اپنی محنت نہیں کریں گے کہ ایک فنانس والا ایک پیپر تھمائے گا ہاتھ میں، اور وہ ہم پیش کریں گے۔ جس طرح میں نے کہا کہ ایک لفافہ ادھر آئے گا اور یہ ممبر Yes, No کریں گے اوروہ پاس ہو جائے گا، تو یہ لفافے والی روایات ختم کرنی چاہئیں۔ جناب سپیکر، Serious ہونا چاہیئے، اس صوبے کے جو حالات ہیں، ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس طرح نہیں ہونا چاہیئے اور غیر ضروری اخراجات اور یہ کام جو ہم کر رہے ہیں، Already یہ تاریخ میں سب سے زیادہ قرضہ جو ہے وہ Last ten years میں، یہ پہلے میں نے جنرل ڈیبیٹ میں Figures بھی دیئے تھے کہ جب اے این پی والے رخصت ہو رہے

تھے تو اس وقت One thirty billion اس نے چھوڑے بھی تھے اور قرضہ اس صوبے کے اوپر تھا Sixty five billion، ابھی جو قرضہ ہے وہ Four sixty five billion تک پہنچ چکا ہے، یہ آپ کے Figures جو ہیں وہ بتاتے ہیں، تو یہ اسی دن بھی میں نے کہا تھا کہ تین سو (300) فی صد سے Increase ہے دس سالوں میں، پینسٹھ سالوں کا قرضہ ایک طرف اور دس سالوں میں جو لیا گیا، تو تین سو (300) فی صد کا اس میں Increase ہے۔ جناب سپیکر، تو کیایہ تین سو (300) فی صد کا جو Increase پچھلے دس سالوں میں ہوا تو اس کے Against ہم نے اس صوبے کو کیا دیا، کیا کارنامے کئے؟ وہ Sector-wise general debate میں یہ ڈسکشن ہو چکی ہے کہ ہم نے ہیلتھ میں کیا کیا، ہم نے ایجوکیشن میں کیا کیا، ہم نے سوشل سیکٹر میں کیا کیا؟ ہم نے Communication میں کیا کیا؟ وہ کوئی چیز ہمارے پاس موجود نہیں ہے، وہ Break up بھی میں نے پیش کیا تھا کہ ہم کتنے کتنے پرسنٹ کن کن سیکٹرز کو دے رہے ہیں؟ جناب سپیکر، تو یہ Non seriousness ختم ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، دوسری بات، یہ ایک اور المیہ ہے کہ جو بھی گورنمنٹ چینج ہو تو یہ Policy shift ہو جاتی ہے، For example یہ ایلوکیشن اس بجٹ میں بھی اس طرح ہے، اس سے پہلے بھی اس طرح تھا کسی پراجیکٹ کو 20 پرسنٹ، کسی کو 15 پرسنٹ، کسی کو 25 پرسنٹ ایلوکیشن ہو جاتی ہے، تو جب یہ 25 پرسنٹ یا 20 پرسنٹ ایلوکیشن ہو اور Meanwhile گورنمنٹ چینج ہو جائے تو گورنمنٹ کی Priorities change ہو جاتی ہیں، جب Priorities change ہو جاتی ہیں تو وہی جو پرانے پراجیکٹس ہیں وہ Slashہوجاتے ہیں اور وہ پیسہ ضائع ہو جاتا ہے، 25 پرسنٹ آپ نے لگایا، جب آپ نے منصوبہ Complete نہیں کیا تو جناب سپیکر، یہ 25 پرسنٹ جو Government exchequer سے جاتا ہے یہ ضائع ہو جاتا ہے، For example میں مثال دیتا ہوں جناب سپیکر، یہ میرے ہاتھ میں ایک پیپر ہے، یہ 2023-24 کے بجٹ کی ADP میں یہ Reflected ہے اور یہ سارا ہے یہ کوئی Number of schemes ہے 15 اور Scheme number بھی اس میں Available ہے، اس کی جو Proper allocation ہے جو ADPہے اور یہ سارے پراجیکٹس ملاکنڈ ڈویژن میں ہیں لیکن ابھی جو 2024-25 کا بجٹ ہے، تو یہ Slash ہے، اس میں سنگل پراجیکٹ بھی نہیں ہے، تو پہلے والا پیسہ آپ کا ضائع ہو گیا، اس طرح ویسے بھی میں نے پہلے کہا تھا کہ آپ کے جناب سپیکر، Throw forward liability ویسے بھی تین سال سے جو اے این پی کے دور میں تھی، ابھی وہ

Sixteen years سے ہے، تو اگر یہ عمل ہم Continue رکھتے ہیں تو یہ اس صوبے کے ساتھ مذاق ہے۔ جناب سپیکر، ابھی بھی ایک نیوز پیپر میں میں پڑھ رہا تھا، اس میں پھر لکھا ہوا ہے کہ شاید کیبنٹ میں کوئی Reshufflingہو رہی ہے، کوئی نیا منسٹر آ رہا ہے، تو جو Existing Minister ہیں، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کب تک ہم Continue کریں گے؟ تو جناب سپیکر، Consistency جو ہے وہ بہت ضروری ہے اور اس طرح حرکات نہیں کرنی چاہئیں جن سے صوبہ اور بھی نیچے چلا جائے کیونکہ اس وقت سب سے زیادہ مقروض ہمارا صوبہ ہے۔ تو جناب سپیکر، اس کو کہیں نہ کہیں پر روکنا چاہیئے، Politically popular decision کے بجائے ہمیں یہ Realistic ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، جس طرح پہلے میں نے وہ ذکر کیا تھا کہ آپ پی ٹی آئی کے جو تین فلیگ شپ منصوبے ہیں، بی آر ٹی ہے، صحت کارڈ ہے، فلا ں فلاں، بلین ٹریز ہے، تو بدقسمتی سے پہلے کا آڈٹ ہی نہیں ہے اور اس بجٹ میں اس کے لئے ایلوکیشن ہے، تو جو ذکر Repeatedly میں کہہ رہا ہوں، بی آر ٹی کے لئے تو ابھی بھی اس بجٹ میں جو نیا پیش کیا گیا، اس پہ تین سو (300) بلین آپ نے رکھے ہیں Operational charges، تو جب میں بات کرتا ہوں کہ یار یہ غلط ہے، یہ اس صوبے کے اوپر Liability ہے، تو اس پر کوئی بات ہی نہیں کرتا، تو جناب سپیکر، اگر اس طرح کے منصوبے ہیں تو ان کو ہمیں Revisit کرنا چاہیئے، Proper shape میں لانا چاہیئے، اگر Loss ہے اس صوبے کو تو خدارا اس کو کنٹرول کرنا چاہیئے۔ اس طرح میں نے ذکر کیا تھا انرجی پراجیکٹس کا اور وہی انرجی پراجیکٹس پر ابھی تک کتنے بلین لگ چکے ہیں اور اس کا جو Initial estimate تھا اور اب اس میں ایک سو (100) فی صد سے زیادہ Exceed ہے لیکن پھر بھی ہم نے وہی رکھے ہیں، تو جناب سپیکر، ان چیزوں کا ذرا سوچنا چاہیئے۔ اس طرح یہ جو صوبہ ہے، یہ میں War on terror کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، ہمارا فرنٹ لائن صوبہ ہے، بدقسمتی سے آج تک اس صوبے میں Forensic lab نہیں ہے، کتنے پیسے ہمیں ملے اس مد میں لیکن آج تک ٹیسٹ کے لئے ہمیں لاہور جانا پڑتا ہے کیونکہ اس صوبے میں Forensic lab نہیں ہے، تو کوئی اس طرح Initiative لینا چاہیئے۔ جناب سپیکر، جو ہمارے صوبے کی Requirements ہیں تو ان کو مدنظر رکھ کر اور Without popular decision کہ یار لوگ کیا کہیں گے، کیا نہیں کہیں گے؟ آج ہم ہیں کل کوئی اور ہوگا، آج آپ ہیں کل کوئی اور ہوگا، At least اس صوبے کے

لئے اور اس صوبے کے عوام کی خاطر ایسے اقدامات اٹھانے چاہئیں جو Sustainable ہوں، جو Long run چلیں اور صوبہ اس طرح کے اندھیروں میں نہ دھکیلیں۔ جناب سپیکر، اس طرح یہ میں نے ذکر کر دیا کہ 2023-24 کا جو اتنا Fourty two percent up گیا ہے، تو اس پر وہ منسٹر صاحب کچھ بتائیں گے کہ یہ کیوں Up گیا ہے؟ اس طرح ترقیاتی پراجیکٹس کے حوالے سے جو میں نے بات کی، تو میں یہ Again کہہ رہا ہوں کہ آپ کے اس طرح کےپراجیکٹس بھی ہیں اور Specially جناب سپیکر، وہ آپ کے ایریا میں بھی ہیں، میرے ایریا میں بھی ہیں، Earthquake affected area میں ہیں، Ninety percent ہیں، Eighty percent ہیں، Ninety five تک بھی ہیں لیکن اگر پانچ پرسنٹ ہم Complete نہ کریں تو وہ ضائع ہو جائے گا جناب سپیکر، تو یہ بھی مد نظر رکھنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، بدقسمتی سے اگر اس سے میں تھوڑا ہٹ بھی جاؤں لیکن ایک Trend چلا ہے اس صوبے میں، جو ہماری بدقسمتی ہے اور وہ آج سے نہیں چلا ہے، صرف پی ٹی آئی اس کا قصوروار نہیں ہے، جناب سپیکر، وہ 2001 اور 2002 سے یہ ایک Trend ہے کہ جو بھی خوش قسمتی سے یا بدقسمتی سے کہ جو بھی CM بنتا ہے تو وہ As a CM perform نہیں کر رہا، وہ Perform کر رہا ہے As a District Nazim، اگر 2002 میں کچھ ہوا وہ بھی ہم سب کے سامنے ہے، اگر 2008 میں جو کچھ ہوا وہ بھی ہم سب کے سامنےہے، اس طرح 2013 میں جو کچھ ہوا وہ بھی ہم سب کے سامنےہے، اس طرح 2018 میں جو کچھ ہوا، ابھی At least اس کو چینج کرنا چاہیئے یا اس صوبے کو اور اس صوبے کے عوام کو اگر Equal opportunity دینی ہے تو پھر تو ہرصوبے کا، Sorry ہر ضلع کا ایک ٹرم چیف منسٹر ہونا چاہیئے کیونکہ ادھر یہ Role اگر ہم Perform کرتے ہیں تو مطلب اس Role سے ایک طرف کی ڈیویلپمنٹ ہوگی، اگر آپ کی اے ڈی پی کا More than sixty percent ایک ڈسٹرکٹ میں چلا جائے تو Remaining districtsکیا کریں گے؟ جناب سپیکر، تو اس پر بھی سوچنا چاہیئے اور ابھی میں یہ ضرور کہوں گا کہ جو Honey moon period تھا وہ تو چلا گیا، ابھی آپ کے تین مہینوں سے زیادہ ہوا ہے، ابھی لوگ کوئسچن کریں گے، اب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ جو بدعنوانی ہے یا یہ جو غلط کام ہے، یہ Because of caretaker ہے، یا Because of کوئی اور ہے، ابھی وہ سٹیج بھی گزر چکا ہے، تو ابھی آپ کی جو Performance ہے تو اس پر لوگ کوئسچن اٹھائیں گے اور جو Performance ہے وہ ہمارے سامنے ہے کہ

کیبنٹ نے دو بڑے Decisions کئے، ایک جو کیبنٹ ممبرز ہیں، ان کا ہاؤس رینٹ زیادہ ہوا ہے، یہ زبردست Achievement ہے، یہ پختونخوا کے لوگوں کا ڈیمانڈ ہے کہ کیبنٹ کے جو ممبرز ہیں ان کا ہاؤس رینٹ کم تھا، یہ زیادہ کیا جائے، تو یہ کام ہوا ہے، ایک وہ اسی دن میں نے کہا، مجھے کسی نے جواب بھی نہیں دیا کہ جو کچھ Wheat میں جو ہو رہا ہے Presently، پرانی باتوں کو چھوڑیں، جو Presently جو کچھ ہو رہا ہے، تو خدارا یہ چیزیں ساری ریکارڈ ہورہی ہیں، تو اس صوبے پر رحم کرنا چاہیئے، جناب سپیکر، اس صوبےکے عوام پر رحم کرنا چاہیئے، میں ان باتوں میں نہیں جانا چاہتا کہ پہلے کوئی کیا کہتا تھا، کوئی کیا کہتا تھا، Political slogans تھے، تو ادھر وہی Political slogans پر نہیں جانا چاہیئے، Realistic ہونا چاہیئے، اس صوبے کو اس نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ ہم سب کا ہے، اگر یہ صوبہ آگے چلے اور میں یہ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ اسی دن کافی میرے دوستوں نے گورنمنٹ سائیڈ سے کچھ لوگوں نے جو کچھ کہا، میں ان باتوں میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں نے اسی دن بھی کہا تھا، آج پھر کہہ رہا ہوں اور پشتو میں کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، که دا صوبه مخکښې ځی، ترقی کوی نو زمونږ د ټولو ترقی ده، مونږ ټول اول د دې صوبې یو، بیا د چا یو پارټئی سره تعلق دے د چا د بلې پارټئی سره تعلق دے، د چا به یو Political slogan وی، د چا به بل Political slogan وی، نو د دې صوبې د ترقئی د خاطره دا دوه درې ځله ما اووئیل او یو ځلې زه بیا هم وایمه چې مونږ له هغه رویه پکار ده چې هغه په چا باندې مونږ Rely کوؤ په دې بجټ کښې چې Ninety two percent مونږ چې په چا Rely کوؤ نو پکار ده چې زمونږه رویه هم ټهیک وی- ما تیر ځلې دا وئیلی وو په خپل سپیچ کښې چې چیف منسټر صاحب ښه کار اوکړو، لاړو هلته ئے میټنګ هم Attend کړو، بیا دوه ځله انرجی منسټر سره هم ملاؤ شو، د هر شی یو Way out وی، نو طریقه کار هم دا پکار دے چې خپل کیس صحیح Plead کول غواړی هلته په هغه فورم باندې، هلته Argue کول غواړی او هلته چې تاسو Argueکوئ نو ما مخکښې هم وئیلی وو او یو ځلې بیا هم وایم د دې صوبې د خاطره زمونږ سپورټ به وی، چې دې صوبې ته نقصان رسی نو مونږ ټولو ته نقصان دے، چې دې صوبې ته فائده رسی نو مونږ ټولو ته فائده ده۔ نو زه یو ځلې بیا ریکویسټ کوم، دغه نومونه زه نه اخلم او په هغه چکر کښې هم زه نه ځم،

ځکه تیر هم چیف منسټر ستاسو وو، د هغې نه مخکښې هم چیف منسټر د پی ټی آئی وو خو کومې منصوبې چې Slash شوې دی نو هغه منصوبې At least چې په هغې کښې Fifty percent او Sixty percent کار شوے دے نو هغه ختمول نه دی پکار، هغه Continue ساتل پکار دی، هغه هم ستاسو د ګورنمنټ شروع شوې منصوبې دی، که هغه د انرجی دی، که هغه د Communication دی، که هغه ایډمنسټریشن دے، که هغه نور ډیویلپمنټ دے نو پکار ده چې هغې ته Proper allocation اوشی او هغه دې سر ته اورسی۔ شکریه جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ نے بالکل ٹائم کی بڑی زبردست پابندی کی۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، میں آپ کا مشکور ہوں، جس طریقے سے آپ ہاؤس چلا رہے ہیں اور ہماری کوشش رہتی ہے جو کوالٹی بات کریں، تو میں آج بھی اپنے امام فکر خان عبدالغفار خان کے بیٹے غنی خان کےکچھ الفاظ ہیں، ان سے شروعات کرتا ہوں، وائی چې:

ے په فکرونو لیونے شوم، په لټون لټون شوم ستړے
په فکرونو لیونے شوم، په لټون لټون شوم ستړے
خو آخر دغې له راغلم، نه پوهیږم نه
پوهیږم
خو زه ځمه ځمه ځمه، تل روان یمه په مخه
خو زه ځمه ځمه ځمه، تل روان یمه په مخه
یو مقام ته ور رسیږم یو مقام ته به رسیږم
خو آخر دغې له راغلم چې تیاره وی که رنړا وی
زه رنړا کښې یم خوشحاله خو تیارو نه نه یریږم
زه رنړا کښې یم خوشحاله خو تیارو نه نه یریږم

سپیکر صاحب، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس فکر میں رہتے ہیں کہ آخر یہ لوگ کب اٹھیں گے، کب یہ لوگ Pro active ہوں گے؟ آج بھی آپ دیکھ لیں، یہ سپلیمنٹری بجٹ جو انہوں نے پیش کیا ہے، اس میں Total debt servicing basically charged expenditures ہیں، اس پہ ہم ڈسکشن کر سکتے ہیں، ووٹنگ نہیں کر سکتے، اس میں Two billion جو ہے وہ Interest ہے اور 900 ملین جو ہے وہ Capital ہے،ہم یہ دونوں چیزیں تقریباً02 ارب90 کروڑ روپے جو ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کو دے رہے ہیں سال 2023-24 میں، میں تو صرف یہی کہوں گا اور بار بار میں کہتا ہوں، اس ہاؤس میں ہم کسی کو بے توقیر کرنے یہاں پہ نہیں آئے لیکن کم از کم ہم کوئی Legacy چھوڑ کر جائیں، تمام جتنے بھی ہم

سیاسی ورکر بیٹھے ہیں، ہم ایک علمی فکری نظریاتی گفتگوکریں اور اختلاف رکھیں بنسبت اس کے کہ ہم آپس میں لڑائی جھگڑے کریں، میری تو تجویز یہ ہوگی، جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم ایک پندرہ سال کی رپورٹ بناتے ہیں کہ مختلف لوگوں کی حکومتیں آئی ہیں جن میں دس سال آپ لوگوں کی رہی، اس سے پیچھے بہت ساری گورنمنٹ رہی، آئیں رپورٹ بناتے ہیں کہ کتنا بجٹ تھا؟ کتنی اس کی اے ڈی پی تھی؟ کتنا Loan کس گورنمنٹ نے لیا ہے؟ اور سر، آپ کی سربراہی میں بناتے ہیں کیونکہ ہمیں آپ سے بڑی توقعات ہیں، آپ ایک ان شاءاللہ Legacy یہاں پہ چھوڑ کر جائیں گے جس طریقے سے آپ یہ ہاؤس چلا رہے ہیں، تو ہمیں آپ پہ فخر ہے اور آپ اس رپورٹ کو مرتب کریں، چاہے وہ پیپلز پارٹی نے لی ہے، چاہے وہ مسلم لیگ نون نے لی ہے، چاہے وہ تحریک انصاف نے لی ہے، آخر وہ صوبہ جس میں Potential موجود ہے(50) پچاس ہزار میگاواٹ بجلی کا، اور ہم کھڑے ہیں ٹوٹل (50) پچاس میگاواٹ بجلی پیدا کرنے پہ، دس سالوں میں وہ صوبہ جس میں پچاس لاکھ بچے آج بھی سکولوں سے باہر ہیں، وہ صوبہ جہاں آج پینے کا پانی نہیں ہے، وہ صوبہ جس میں بتیس (32) سال سےIRSA Accord کے مطابق اپنا پانی کا شیئر نہیں ملا، انفراسٹرکچر نہیں ہے اور تین ملین ایکڑ فیٹ ہمارا پانی Un Utilized جا رہا ہے جس کی قیمت چھ سو (600) ارب ہے، وہ اپنے شاہی خرچوں پہ بی آر ٹی جیسے منصوبے بنا رہا ہے جس پہ ہمارے کم از کم ایک سو (100) ارب روپے لگے ہیں اور وہ Loan ہے ایشیئن بینک کا، 2022 سے ہم نے اس کو واپس کرنا ہے اور اس کا بھی (Karachi Inter Bank Offer Rate)KIBOR plus one percent اگر آپ لگائیں اور ڈالر میں ہم نے واپسی کرنا ہے 2040 تک، ہم نے اس کو Twenty years میں واپس کرنا ہے، ڈالر کے ریٹ جس وقت ہم نے لئے تھے اور آج جو ریٹ ہے، تو میرے خیال میں اس سے بڑی زیادتی اس صوبے کےساتھ نہیں ہوسکتی، ان کے پاس اختیار ہے یہ کریں، ہم یہ نہیں کہتے لیکن کم از کم ایک چیز اگر اجتماعی فیصلوں سے ہوگی، اس میں Collective wisdom ہوگا، تو میرے خیال میں اس کے نتائج بھی اچھے ہوں گے۔ تو میری گزارش یہی ہے، آپ ایک رپورٹ مرتب کریں، کس نے کتنا قرضہ لیا، اس پر کون سے پراجیکٹس ہوئے، آیا وہ Productive projects تھے، Sorry وہ Productive loans تھے یا Un-productive تھے؟ اس پہ سیر حاصل گفتگو ہونی چاہیئے اور Future کا Road map

متعین ہونا چاہیئے۔ ابھی بھی ڈاکٹر صاحب نے گندم پہ بات کی، ظاہر شاہ صاحب بڑے بے چین نظر آرہے تھے، بار بار فلور مانگ رہےتھے، ہم نے اس دن بھی کہا کہ یہ ظاہر شاہ طورو کی بات نہیں ہے یا احمدکنڈی کی بات نہیں ہے، پرابلم کیا ہے؟ پرابلم یہ ہے، جب ہم حکومتوں میں آتے ہیں تو یہ افسر لوگ ہمیں ہاتھ سے پکڑ کر سارا دن گھما رہے ہوتے ہیں، پوسٹنگز / ٹرانسفرز پہ سارا دن، میں تو کہتا ہوں یہاں پہ رولنگ دیں، جو افسر کسی ایم پی اے یا ایم این اے کے پاس جائے گا سفارش کروانے کے لئے، تو اس کے خلافDisciplinary action ہوگا، بابا، یہاں پہ ہم آئین و قانون، رولز کی باتیں کرنے کے لئےآئے ہوئے ہیں، یہا ں پہ ہم گلی اور نالے کی سیاست کرنے کے لئے نہیں آئے ہوئے ہیں، سارا دن ایم این ایز، ایم پی ایز کو یہ سارے افسر اٹھا کر پھرا رہے ہوتے ہیں، اپنی پوسٹنگز / ٹرانسفرز کے لئے، اور کوئی کام ہی نہیں ہے، تو کہنے کا مقصدیہ ہے کہ گندم کا مسئلہ بنا کیوں ہے؟ میں اس میں آنا چاہتا ہوں، بات ظاہر شاہ طورو کی نہیں ہے، Structural problemہے، میں نے اس دن بھی کہا کہ تین لاکھ میٹرک ٹن گندم ہم لینے جا رہے ہیں، ہم اتنے Proactive نہیں ہیں، میں ڈی آئی خان کی بات کرتا ہوں، (40) چالیس ہزار میٹرک ٹن ہم نے گندم لینی ہے، ٹوٹل چار لاکھ بوری ہے ڈیپارٹمنٹ کے پاس، کیا اتنا میکنزم نہیں ہے کہ دوہزار، ڈھائی ہزار لوگوں کا وہ باقاعدہ ڈیٹا بنا لیں اور کہہ دیں کہ بھائی، یہ بوریاں ہیں، یہ آپ اٹھائیں اور یہ آپ کا سسٹم ہے، شاہی آرڈر ہے، کوئی کہہ رہاہے بابر سلیم سواتی کے ٹرک آ رہے ہیں، کوئی کہہ رہاہے احمد کنڈی کے آرہےہیں، کوئی کہہ رہا ہے علی امین کے آرہےہیں، تو بے توقیری اس ہاؤس کی ہے، تمام سیاسی ورکروں کی ہے، تمام سیاسی نمائندوں کی ہے اور ہمیں تو آپ سے بڑی توقعات ہیں، آپ جس سے متاثر ہو کر آئے ہیں، ہم تو چاہ رہے ہیں آپ لوگ پارلیمان کی حاکمیت کے لئے، آئین کی بالادستی کے لئے کام کریں گے، تمام ایم پی ایز اس بات پہ پڑے ہوئے ہیں، میرا ایس ڈی او لے آؤ، میرا ایکسئین لے آؤ، پوسٹنگز ٹرانسفرز میں لگے ہوئے ہیں، کلاس فور کی نوکریوں میں لگے ہوئے ہیں، نالی اور گلی کی سیاست میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں، بابا، خدارا ان چیزوں سے نکل آئیں، ہم یہی آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ایک Structural change کی ضرورت ہے، اس صوبے میں آپ لوگ کر سکتے ہیں، آپ کے پاس مینڈیٹ ہے لیکن آپ کی ترجیحات میں یہ باتیں شامل نہیں ہیں، تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا ؟ نتیجہ یہی نکلے گا، کوئی

مجھے گالیاں دے گا، کوئی طورو صاحب کو گالیاں دے گا، کوئی حکومت کو دے گا کیونکہ ہم ایک گندم تو خرید نہیں سکتے ہمارے پولیٹیکل ورکرز کی یا ایک ایم پی اے کی یا منسٹر کی یہ Capacity ہو جو وہ گندم نہیں خرید سکتا اور ہم باہر اپنی انتخابی مہم میں انقلاب کی باتیں کرتے ہیں، سپیکر صاحب، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دکھ ہوتا ہے، افسوس ہوتا ہے جب کسی سیاسی کارکن کی کوئی بےحرمتی ہوتی ہےیا بے توقیری ہوتی ہے اور اس میں ہمارا قصور بھی نہیں ہوتا ہے، قصور انہی افسروں کا ہوتا ہے، لعنت ہمارے اوپر آتی ہے، کل تو میں نہیں آیا لیکن میں Live speeches سن رہا تھا، پولیس کی بات ہورہی تھی، مجھے بتائیں 2017 کے پولیس ایکٹ پر آپ نے کام کیا؟ کس نے کہا کہ بھائی اس کے اوپر Implementation ہونی چاہیئے، اس ہاؤس میں نتیجہ کیا نکلا؟ آپ کے پیچھے پولیس پھر رہی تھی، آپ لوگ رو رہے تھے، آج آپ پھر حکومت میں ہیں، آپ نے کیا ایکشن لیا، کس کے خلاف آپ نے کارروائی کی؟ با با، خدارا پاکستان کی تاریخ ہے، آج پولیس آپ کے آگے ہے، کل آپ کے پیچھے پھر ہوگی لیکن جب تک اس ایوان میں آپ بیٹھ کر بات نہیں کریں گے، توجہ نہیں دیں گے، دستور کے اوپر عمل سازی نہیں ہوگی تو نتیجہ یہی ہوگا، کبھی آپ روئیں گے، کبھی ہم روئیں گے، کہنےکا مقصد یہ ہے کہ ہم ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ ایک Structural change لائیں گے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا زیادہ وقت بھی نہیں لینا چاہتا اور کوشش کرتے ہیں کہ جو بھائی بات کرتے ہیں وہ Positive اور Constructive بات کریں، خدارا یہ ایسی چھوٹی چھوٹی سیاستوں سے نکل آئیں، یہ افسر شاہی کسی کی نہیں ہے، اس State کی جو Backbone ہے، ان لوگوں کو لائیں جو Rule of law پہ یقین رکھتے ہیں، ان لوگوں کو لائیں جو Constitution پہ عمل درآمد کریں، نہ کہ ان افسروں کو بٹھائیں جو آپ کی خواہش کے مطابق Constitution کو موڑیں، یہاں پہ تمام لوگ یہی Practice کرتے رہے ہیں، چاہے وہ Interim government تھی، چاہے ان کی گورنمنٹ میں، تو ہم ان سے یہی توقع کرتے ہیں کہ یہ ان چیزوں پہ عمل درآمد کریں گے، Rule of law پہ Implementation کریں گے اور باقاعدہ Constitution میں ذکر ہے، اگر ہمیں Loyalty to the State کا سبق سکھایا جاتا ہے آرٹیکل 5 کے نیچے تو Obedience to Constitution and Law is inviolable obligation of every citizen ، دستور شناسی، اگر آپ ان سے پوچھ لیں تو میرے خیال میں مجھے نہیں لگتا کہ کوئی ایم پی اے،

سارا دن پوسٹنگز / ٹرانسفرز میں لگےہوئے ہیں، سارا دن کلاس فورکے پیچھے لگےہوئے ہیں، بابا، آپ لوگوں کو تو ووٹ ان چیزوں سے ملا ہی نہیں ہے، آپ کے لئے تو بہت Golden opportunity ہے، آپ سے تو آپ کا ووٹر یہ توقع ہی نہیں کرتا، میرٹ پہ چیزوں کو لائیں، بہت ساری چیزیں آ رہی ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں، میرے سامنے اس دن کوئی آیا تھا ، فنانس کی گریڈ سولہ کی بھرتی ہے، یہ شاہی آرڈر کے Through کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے اس کے لئے ٹیسٹ رکھ لیا ہے حالانکہ وہ تو پبلک سروس کمیشن کے Through ہوگا، وہ ہم لائیں گے اسمبلی میں اور آپ کی سربراہی میں ہم چیزوں کو ٹھیک کریں گے ان شاءاللہ اور ہمیں پوری توقع ہے کہ آپ کی سربراہی میں یہ اسمبلی اس حکومت کی ڈائریکشن کو درست کرے گی، ان کو ہم نے کہا کہ این ایف سی کی رپورٹ کے اوپر کیا Correspondence ہے؟ دو دن انہوں نے لے لئے، اگر ابھی آپ کی کہیں کوئی Release ہے کسی فنانس سیکرٹری کو، تو وہ دو منٹ میں آپ کو کر دے گا کیونکہ اس میں اس کا انٹرسٹ ہے، این ایف سی رپورٹ میں ان کا کوئی انٹرسٹ نہیں، صوبہ بھاڑ میں جائے، Biannual report میں کیا Correspondence ہے؟ کوئی پتہ نہیں، Principles of policy کی رپورٹ نہیں آئی ہے، کوئی پتہ نہیں، بابا، اس بیوروکریسی سے تو آپ لوگ جب پچھلی دفعہ حکومت میں رہے تو یہی لوگ آپ کے خلاف سارا دن سازشیں کرتے رہے، یہ کسی کے نہیں ہیں، اسی اسمبلی کی حاکمیت، اسی دستور کی حاکمیت اور قانون کی حکمرانی ہوگی تو یہ صوبہ ٹھیک ہوگا، اگر نہیں ہوگی تو اسی طرح آپ حکومت کر کے پھر رو ئیں گے، تو میں آخر میں یہی توقع کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کی شروعات ہیں اور جناب سپیکر، منہ پہ بار بار تعریف کرنا اچھا نہیں لگتا لیکن جس طریقے سے آپ نے آغاز کیا اس ہاؤس کا، جس طریقے سے آپ بنیادیں رکھنے جا رہے ہیں تو ہم جیسے سیاسی ورکر کو فخر بھی ہے اور حوصلہ افزائی بھی ہو رہی ہے، ہمیں یقین ہے، یہ ہاؤس آنے والے دنوں میں وہ انقلابی اقدامات کرے گا کہ شاید اس صوبے کی تاریخ میں وہ انقلاب نہیں آیا ہوگا، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ تمام اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے، ہم آپ کو Positive input دیں گے، ہمیں Rules of business change کرنے کا جو ٹاسک آپ دے رہے ہیں تو ہم آپ کو To the best of our ability چیزیں نکال کر دیں گے اور پہلے ہمیں اتنی توقعات نہیں تھیں لیکن جب سے آپ بیٹھے ہیں تو ہم میں بھی ایکDriving force develop ہوئی ہے، جو ہم کام کریں

مزید دستور شناسی سے فائدہ لیں، Rules of Business لائیں، سٹینڈنگ کمیٹیوں کو مضبوط کریں، اصل چیز وہی سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں اور ہمیں ان سے بھی یہی یقین ہے، یہ لوگ بڑا مشکل سفر کاٹ کر آئے ہیں اور سیکھ کر آئے ہوں گے، ہمیں توقع ہے ان شاءاللہ کہ یہ لوگ اس چیز کے اوپر توجہ دیں گے۔جناب سپیکر، میں آخر میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اور ممنون ہوں، آپ کا وقت دینے کا، آپ کی حوصلہ افزائی کرنے کا شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> .Thank you very much بہت شکریہ۔ جناب ظاہر شاہ صاحب، آپ تؤقف رکھیں تاکہ یہ بات کر لیں، باقی بھی یہ بالکل پوائنٹس اٹھائیں گے تو پھر آپ اس کو Justify یا پہلے آپ بولنا چاہتے ہیں، اگر آپ بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک)</u>: جی بولنا چاہتاہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ظاہر شاہ صاحب۔

<u>وزیر خوراک</u>: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، گزشتہ کئی دنوں سے آپ کو پتہ ہے کہ خیبر پختونخوا میں ایک Drive چل رہی ہے Procurement کی، اور اس حوالے سے میرے بھائی بہت پریشان ہیں اور وہ مختلف مواقع پہ خیبر پختونخوا کی Procurement میں کچھ دن پہلے ہمارے بھائی لیڈر آف اپوزیشن نے کہا کہ گندم کے عمل میں پانچ ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے، یا تو ہمارے بھائیوں کی Mathematics کمزور ہے اور یا میں نے تو FSc میں Mathematics میں 200 نمبروں میں سے 180 نمبر لئے ہیں، ان کا مجھے نہیں پتہ کہ انہوں نے کتنے نمبر لیے ہوں گے، جناب سپیکر، ساری گندم جو ابھی Capped ہوئی وہ 18 ارب سے زیادہ نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ29 ارب روپے کی ہم نے گندم خریدی ہے اور اس گندم میں05 ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے، "پہلے تولو تو پھر بولو"، آپ ہمارے محترم بھائی ہیں، ہمارے معزز بھائی ہیں لیکن لوگوں کی ڈائریکشن کو غلط نہیں کرنا چاہیئے، میں آپ کو بتاتا چلوں کہ خیبر پختونخوا کا ڈیمانڈ جو گندم کا ہے وہ 50 لاکھ میٹرک ٹن ہے، اس میں خیبر پختونخوا ایک اعشاریہ چار (1.4)ملین میٹرک ٹن گندم خود پیدا کرتا ہے اور ہم تین جگہوں سے گندم خریدتے ہیں، پاسکو سے، پنجاب گورنمنٹ سے یا پنجاب کے Growers سے اور Local growers سے، اور اس کے علاوہ TCP (Trading Corporation of Pakistan) کے ذریعے ہم گندم خریدتے ہیں، یہ چار مختلف طریقے ہیں گندم خریدنے کے اور جب اس سال ہم لوگ کیبنٹ

بیٹھی اور اس پہ Brain storming ہوئی کہ ہمارے سامنے، ابھی بھی میرے ایک بھائی نے کہا کہ گندم کا سکینڈل، تو ماشاءاللہ ماشاءاللہ جس طریقے سے اس سال گندم خریدی گئی ہے، میں تو اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا میں اس سے پہلے اس طریقے سے گندم نہیں خریدی گئی (تالیاں) یہ کوئی 1998 نہیں ہے کہ لوگ صوبے میں ہوتےتھے اور گندم باہر سے ڈائرکٹ لاتے تھے، قانون کی دھجیاں اڑاتے تھے اور پھر سارے جیل میں ہوتے تھے، یہ وہ وقت نہیں ہے، یہ عمران خان کے Vision کا فارمولہ ہم چلا رہے ہیں، عمران خان نے جس طریقے سے کہا ہے تو ہم نے گندم کی Purchase کے لئے وہی طریقہ کار اختیار کیا ہے، وہ کیا ہے؟ شفافیت کے لئے ہم نے کیا کیا ہے؟ تو میں ذرا آپ کو پہلے یہ بتاتا چلوں، یہ جو بات کر رہے ہیں، اس کی ایک ایک بات کا ہم اپوزیشن کو جواب دیں گے۔ جناب سپیکر، (3900) انتالیس سو روپے گندم کا ریٹ مقرر کیا گیا ہے، کیا یہ انتالیس سو روپے گندم جو ہے یہ خیبر پختونخوا نے مقرر کیا ہے ؟ یہ ECC نے مقرر کیا ہے، ECC کون ہوتا ہے؟ یہ ہے Economic Coordination Cabinet Committee کے لوگ ہوتے ہیں جو کہ مرکز میں ہوتے ہیں، انہوں نے وہ انتالیس سو روپے رکھے ہیں اور پنجاب میں بھی یہی قیمت ہے، پنجاب میں بھی یہ قیمت جو ہے انتالیس سو ہے اور یہاں پر بھی انتالیس سو ہے، ہمیشہ پنجاب جو ریٹ فکس کرتا ہے تو مرکز اس کے پیچھے خیبر پختونخوا کے ریٹ کو فکس کرتا ہے، اس وقت ہم جو گندم انتالیس سو کی خرید رہے ہیں، مجھے پتہ ہے کہ لوگوں کو بڑی تکلیف ہے کیونکہ ہم نے Transparency کی ایک چیز رکھی تھی، First come first serve اور اس میں جو مامے چاچے ہیں، ان کو وہ موقع ہم نے نہیں دیا (تالیاں) اس لئے وہ مامے چاچوں کے ٹرک ابھی تک کھڑے ہیں، وہ ٹرک ان شاءاللہ نہیں آئیں گے اور انہوں نے یہ کام اس لئے شروع کیا کہ وہ بہت پریشان ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ کس کے بھانجے ہیں اور کس کے کیا ہیں اور کس کے کیا ہیں؟ جناب سپیکر، شفافیت کی طرف ہمارے اقدامات کیا ہیں؟ پہلی مرتبہ خیبرپختونخوا کی تاریخ میں کیمرے نصب کئے گئے ہیں تمام Godowns کے اندر، خیبر پختونخوا میں نظام کو کمپیوٹرائزڈ کیاگیا ہے، ہم نے APPs لگائے ہیں، ایک App جو ہمارے کنٹرول روم میں لگا ہوا ہے، اس میں یہ ہوتا ہے کہ پورے صوبے کے اندر22 Godowns میں، 22 جو Purchase points ہیں، وہاں پہ جو گندم خریدی جاتی ہے، تو وہ گندم کس طرح خریدی جاتی ہے؟ اس کو یہ پتہ

ہوتا ہے کہ اس گودام میں اتنا Space ہے، 17 مئی کو اس میں اتنی گندم خریدی گئی ہے اور باقی Space میں یہ رہ گئی، اس کو Next date کو، تو آج تک یہ سارا عمل اس طریقے سے جاری ہے، تو ہمیں بتائیں، پی ڈی ایم والے بتائیں کہ ان کے وقت میں کیا ہوتا تھا؟ سارے کے سارے Godowns بیچے جاتے تھے، Godowns پر اپنی مرضی کے افسران لگائے جاتے تھے، سب سے بڑا چور سب سے بڑے گودام پہ لگایا جاتا تھا، آج ہم نے کیا کیا ہے؟ ہم نے آج یہ طریقہ اختیار کیا ہے جو شخص بھی اپنے SOPs سے تھوڑا سا بھی ہٹتاہے تو ہم نے بڑے بڑے آٹھ نو افسران جو ہیں ان کو Suspend کیا ہے، ان کے خلافInquiry initiate کی ہے (تالیاں) اور یہTransparency کے لئے سر، یہ پہلی مرتبہ خیبر پختونخوا میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ انتظامیہ، ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور ساتھ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اور پھر ہر ایک کا Role بھی آپ کو بتاتا ہوں کہ ان کا Role کیا ہوتا ہے؟ اس کے بعد نیب اور اینٹی کرپشن کی کمیٹی بنائی گئی ہے اور مل مالکان کا ایک Representative ہوتا ہے، ہم نے ایبٹ آباد میں ملز مالکان کے نمائندے کو بھی وہاں سے ہٹا دیا ہے اور اس کی جگہ ان کو کہا ہے کہ دوسرا بندہ دے دیں، یہ کس لئے ہم کرتے ہیں؟ یہ Transparency کے لئے یہ کمیٹی بنائی گئی ہے،بتائیں کتنی حکومتیں لوگوں کی گزر چکی ہیں، وہ بتائیں ناں ہمیں، انہوں نے Transparency کے لئے کیا کیا تھا؟ جواب ہم چاہیں گے ان لوگوں کی Transparency کا، ہمیں پتہ ہے کہ ان کی Transparency کیا ہے؟ ان کی جب سڑکیں بنتی تھیں تو Eghity six / eighty six percent above سڑک کی قیمت لگاتے تھے، زبردست، یہاں جو ڈیپارٹمنٹ ہوتا تھا اس کے سیکرٹری کے دفتر میں بیٹھ کر وہاں فیصلے کرتے تھے اور روڈوں کے بھاؤ اپنی مرضی سے ایک لگاتے تھے، یہ ہمیں نہیں پتہ کہ یہ لوگ کیا کرتے تھے؟ آج آکر یہ پانچ ارب روپے کرپشن جو ہے یہ اپوزیشن، میں اس پورے ہاؤس کو جواب دہ ہوں، یہ ہمیں دکھائیں گے کہ یہ پانچ ارب روپے کی کرپشن کدھر ہوئی، ایک کمیٹی بنائیں جناب سپیکر، دونوں طرف سے بنائیں تا کہ پتہ چل سکے کہ چور کون ہے اور یہ یہاں کے سسٹم کوخراب کس نے کیا ہے اور کون اب اس کو خراب کر رہا ہے اور پہلے لوگ کیا کرتے تھے اور آج کس طرح ہوتا ہے؟ یہ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائیں، (تالیاں) سارے لوگوں کی کمیٹی بنائیں، اچھے لوگوں کی کمیٹی بنائیں، ہم آج تک کسی کے پاس نہیں گئے کہ فلاں افسر کو فلاں جگہ لگاؤ، فلاں کو فلاں جگہ

لگاؤ، یہ ہم نے نہیں کیا اور نہ کریں گے، پاکستان تحریک انصاف کا ایک ایک ایم پی اے ہر بات کے لئے جواب دہ ہے، ہر ایک وزیر ہر بات کے لئے جواب دہ ہے، ہم نہ چوروں کے قافلے سے اٹھے ہیں، ہم اس قافلے کے ممبر ہیں جس نے کہا ہے، جو آج بھی سلاخوں کے پیچھے پڑا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اس پاکستان کو تبدیل کر کے رہوں گا۔ ہم جو تبدیلیاں لائے ہیں ان کو جس حقارت سے یہ لوگ دیکھتے ہیں، ان کے اندر کبھی جرات تھی کہ یہ اس قسم کی تبدیلی لائیں، سن47 سے پاکستان بنا ہے، 2013ء تک Reformsیہ لا سکتے تھے، کسی Reforms پہ یہ عمل کروا سکتے تھے؟ کہتے تھے ٹیچرز ڈر جائیں گے اگر Reforms لاتے ہیں، کہتے تھے ڈاکٹرز ڈر جائیں گے، عمران خان نے کہا ڈاکٹر ڈرتا ہے تو ڈرے مجھے عوام کی فکر ہے، استاد ڈرتا ہے، استاد سے ہم نہیں ڈرتے اس لئے کہ استاد اگر ہوگا تو وہ میرے لئے سکول کا بچہ Important ہے، میرے لئے ڈاکٹر Important نہیں ہے، مریض Important ہے اور ان کی فلاسفی کیا ہے؟استاد پھر کل ووٹ نہیں دے گا، ڈاکٹر کل ہماراساتھ نہیں دے گا، ہم نے اس قسم کی کوئی چیز جو ہے، ماشاءاللہ پاکستان تحریک انصاف ایک کھلی کتا ب کی طرح ہے۔ جہاں تک ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے، ہم نے اپنا جو ٹارگٹ ہے وہ ہم نے پورا کر لیا ہے، ابھی ہم نے ایک پریس کانفرنس کے ذریعے تفصیل بتادی ہے اور اگر ہمیں مزید ضرورت ہوگی تو ہم مزید بھی گندم کی خریداری کریں گے لیکن اصولوں پہ سمجھوتہ نہیں کریں گے، کرپشن کے لئے Zero tolerance ہے۔ جناب سپیکر، دوسری طرف بیٹھے ہوئے بتائیں کہ انہوں نے یہ سبق، کبھی کہا ہے کہ کرپشن کے لئے Zero tolerance ہے، کرپشن کے لئے تو وہاں پہ (100)ایک سو پرسنٹ اجازت ہے اور یہاں پہZero percent tolerance ہے، تو میں اپنے بھائیوں سے، یہ سب میرے بھائی ہیں لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ حقائق کےبرعکس باتیں نہیں کرنی چاہئیں، اگر حقائق کے برعکس آپ باتیں کریں گے تو پھر آپ کو بھی سننا پڑے گا ، پھر برداشت بھی کرنا ہوتا ہے، پھر جب آپ ہماری ایک بات کریں گے تو ہم آپ کی سو باتیں کریں گے، غلط بات جب ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ پاکستان تحریک انصاف جو ہے، اس میں ہم نے جو Economic activity ابھی کی ہے، پورے خیبر پختونخوا کے اندرEconomic activities بالکل ماند پڑھ گئی تھیں، کبھی کہتے ہیں کہ باہر ٹرک کھڑے ہوتے ہیں، تو کیا باہر ٹرک کھڑے ہونا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے، ہم تو ان لوگوں کے ٹرکوں کو پر

لگا کر دوسرے ٹرکوں کے اوپر جہاز کی طرح اوپر تو نہیں اڑا سکتے سفارشیوں کے لئے، ٹھیک قطار میں کھڑے ہوں گے، اگر قطار میں کھڑے نہیں ہوتے تو ایک دانہ گندم بھی نہیں لی جائے گی چاہے کسی کی بھی ہو، تو میں جناب سپیکر، آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور جو لوگ یہ باتیں کرتے ہیں، ان سے میں درخواست کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی کافی حکومتیں کی ہوں گی، تو وہ جو بات کرنا چاہتے ہیں، پہلے اس کے حقائق کی طرف دیکھا کریں اس کے بعد بات کریں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب احمد کنڈی: جناب، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ---

جناب سپیکر: ادھر دیکھو، ادھر دیکھو،جناب اپوزیشن لیڈر صاحب،آپ کر لیں، وہ تو سوال کا جواب کر رہا ہے۔

وزیر خوراک: جی، دا خو جواب درجواب دے-----

(شور)

جناب سپیکر: اچھا، نہیں، اس طرح ہے ناں، دیکھیں---

جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف): دا Point of personal explanation دے۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے کہ ایوان بڑا اچھا چل رہا ہے، انہوں نے پہلے بات کی، اس کے اوپر جناب وزیر صاحب نے بڑی Comprehensiveگفتگو کی، انہوں نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے جی، اچھی بات کی، انہوں نے بڑی توجہ سے سنا ہے، اگر کوئی پوائنٹ ہے، وہ اٹھانا چاہتے ہیں تو وہ اٹھا سکتے ہیں، اس کے بعد آپ بات کرلیں۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر، تحمل سے سنی طورو صاحب کی ڈیٹیل تقریر، اور اس نے بھڑاس بھی نکالی، اچھی بات ہے، موقع ملنا چاہیئے اور ہم نے بھی ڈیٹیل سے سنی، تحمل سے آپ کی ہر ایک بات۔ جناب سپیکر، فرسٹ اس نے ذکر کیا کہ 29 بلین، تو میں نے اس طرح نہیں کہا ، میں نے کہا کہ آپ کی جو تین سو میٹرک ٹن ہے اور آپ جو ریٹ لگا رہے ہیں، یہ بنتا ہے وہ ضرب دے کر 29 بلین اس سے بن رہے ہیں، آپ خود پھر وہ چیک کر لیں کہ آپ جو Figureلینا چاہتے ہیں تو اس کا کتنا بنتا ہے؟میں نے یہ کہا تھا کہ یہ جو ریٹ لگا رہے ہیں وہ 9750 Perبوری ہے، میں نےیہ چیلنج بھی کیا تھا، میں آج بھی تیار ہوں کہ 9750 کی بجائے 8300 پر اس پشاور میں Availableہے اور میں نے کہا کہ میں تیار بھی ہوں، اگر گورنمنٹ کی Will ہو تو میں تیار بھی ہوں، وہ

لوگ دینا چاہتے ہیں، تو میں نے یہ کہا تھا اور اس میں جو Difference آرہا ہے، وہ ہے پانچ بلین دس کروڑ، یہ میں نے ٹوٹل Figureکاکہا تھا، یہ نہیں کہا تھا کہ یہ آچکا ہے، آپ خرید چکے ہیں۔ نمبر ٹو، جناب سپیکر، اس نے کہا کہ جو ٹرک کھڑے ہیں، میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں، تو اس طرف جو میرے Colleaguesبیٹھے ہیں، یہاں سے نکلتےہیں تو نوشہرہ تک یہ ٹریلے کھڑے ہیں، دس دن سے کھڑےہیں جناب سپیکر، یہاں سے نکلتےہیں کوہاٹ روڈ پر، یہ ٹریلے کھڑے ہیں، دس دن سے کھڑے ہیں اور ادھر گوداموں میں کیا ہورہا ہے؟ جناب سپیکر، اس نے بات کی کہ ہمیں کسی کو Accommodate نہیں کرنا چاہیئے، تو نہ کرو ، میرا تواس میں کوئی بھی نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور پوچھوں گا جناب سپیکر، یہ جو ابھی مجھے لوگ ملے ہیں، اضاخیل جو ہےوہ پشاور میں ہے، ادھر DFCکون ہے؟ جناب سپیکر، یہ ذرا بتا دیں کون ہے، کس کی ڈیوٹی اس نے لگائی ہے؟ ادھر جو گودام کا انچارج ہے، احسان اللہ نام ہے جوانسپکٹر ہے اور Fire fighterتھا 1122میں، اس کو انسپکٹر لگا دیا گیاہے، اس طرح ہر ڈسٹرکٹ کی میرے پاس لسٹ ہے، وہ نام میں نہیں لینا چاہتا۔ دیکھیں منسٹرصاحب، جو میں نے کہا تھا وہ Practically----

وزیر خوراک: جناب سپیکر، گندم کی جو خریداری ہوئی ہے----

قائد حزب اختلاف: جب آپ کو مائیک مل جائے تو پھر کر لیں۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، ان کو بات کرنے دیں، آپ پھر جواب دے دیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر، انہوں نے جو گندم خریدی ہے، اس کے ریٹ کے بارے میں بات کی ہے تو----

قائد حزب اختلاف: اپنے نمبر پر----

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے، آپ تسلی رکھیں، آپ بیٹھ جائیں خیر ہے،بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف: آپ کو مائیک ملے گا پھر کہو۔ جناب سپیکر، یہ پوری لسٹ میرے پاس ہے کہ ایک دن میں تمام ڈسٹرکٹ میں یہ لوگ کس طرح چینج ہوئے؟ اور جو Irrelevant لوگ ہیں ان کی ڈیوٹی کس طرح لگ گئی؟ یہ دو نام تو میں نے لئے ہیں جو ادھر پشاور میں On duty ہیں، تو آپ یہ وضاحت کریں گے کہ یہ کہاں سے گئے، ان کی ڈیوٹی کدھر تھی، کس طرح ادھر گئے؟ اور دوسری وضاحت یہ بھی دیں گے کہ یہ جی ٹی روڈ پر اور کوہاٹ روڈ پر جو ٹریلے، جو ٹرک کھڑے

ہیں، بقول ان کے کہ ہمیں گودام والے کہہ رہے ہیں کہ آپ کی گندم ٹھیک نہیں ہے، اس کے پیچھے جو کچھ کہہ رہے ہیں، وہ میں نہیں کہنا چاہتا، وہ میں، خیر دے زه هغه نه وایمه چې هغه ولې نه خرڅیږی؟ چې کوم خرڅیږی نو هغه څه کوی او د هغوی هغه په منډه منډه خرڅیږی، د لسو ورځو نه چې ولاړ دی، نو هغه کار هغوی نه کوی، نو د هغوی هغه نه خرڅیږی، ما خو د اصلاح د پاره وئیلی دی، منسټر صاحب ته پکار ده چې په دی باندې ایکشن واخلی، پخپله په ګاډی کښې کیښنه، په دې جی ټی روډ باندې هم لاړ شه، په دې کوهاټ روډ باندې هم لاړ شه، دې ګودامونو کښې هم اوګوره چې دا کسان Irrelevant دی که نه دی، چې دا کسان د کوم ډیپارټمنټ نه راغلی دی، دا د چا بزنس پارټنران دی، دا چا دلته کښینولی دی او څه شے دلته روان دے؟ نو دا به ستا هم نیک نامی وی، دا به د دې ټولو خلقو نیک نامی وی او ستاسو د حکومت نیک نامی به هم وی۔ نورې خبری چې تا اوکړې چې کوم ګورنمنټ څه څه کړی دی، تاسو سره ګورنمنټ دے د تیرو لسو کالو، اوس هم دے درسره، چې چا غلط کار کړے دے، شاه صاحب، چې چا غلط کار کړے دے، په دې چوک کښې ئے زوړنده کړئ، د پهانسئی سزا ورله ورکړئ، د دې اسمبلئی بهر ئےزوړنده کړئ چې چا غلط کار کړے دے۔ تاسو په هغه ورځ باندې Oath اغستلو چې کرپشن به نه کوؤ، زه وایم چې دا ورسره Addکړئ چې چا کړے دے هغه سړی له هم سزا پکار ده، تاسو حکومت کښې یئی، حکومت بل ته ژاړی نه، تاسو حکومت کښې یئی، راونیسئی او سزا ورله ورکړئ۔ شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ اچھا جناب وزیر محترم، آپ میری ایک بات سن لیں، آپ بالکل تسلی رکھیں، دیکھیں آپ نے بھی یہ مجھے کہا کہ آپ اس پہ کمیٹی بنائیں، اپوزیشن نےبھی کہا کہ کمیٹی بنائیں، تو بجائے اس کے کہ ہم اس بحث کو بہت آگے لے جائیں، آپ کا پوائنٹ سب کے آگے Pleadہو چکا ہے کہ آپ نے شفافیت، اب یہ جو نکتہ اٹھا رہے ہیں کہ بہت ٹرک کھڑے ہیں اور ٹریفک بلاک ہوتی ہے، ہاں یہ ہو سکتا ہے کیونکہ ڈیپارٹمنٹس کی Coordination ٹھیک نہیں ہے، اگر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی اور ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کی آپس میں Coordinationہو تو میرا خیال ہے یہ بہت اچھے طریقے سے Manage بھی ہو سکتا ہے، تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، لوگ کھڑے رہتے ہیں جب وہ Loading / unloading کے لئے جاتے ہیں تو اس Processسے گزرنا پڑتا ہے، تو اس میں اتنی کوئی قباحت والی بات نہیں ہے، آپ کو انہوں نے جو نکتہ

دکھایا ہے، آپ اس پہ Respondکر دیں مگر بحث آگے نہ بڑھے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو ہم یہاں سمیٹ لیں۔

<u>وزیر خوراک</u>: سر، بس دو منٹ، یہ ٹرک کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے، یہ بہت اہم بات ہے کیونکہ جتنے ٹرک کھڑے ہیں، چودہ لاکھ میٹرک ٹن سے لے کر اٹھارہ ہزار میٹرک ٹن تک یہ جو سڑکوں کے اوپر یہ جو ٹرک پھر رہے ہیں، تو یہ ہمارے SOPs کے اندر لکھا ہوا ہے، اخباری اشتہار میں آیا ہواہے کہ اگر اس طرح لوگ آئیں گے اور ٹرکوں میں پھریں گے، اس کا ڈیپارٹمنٹ ذمہ دار نہیں ہوگا، یہ ایک جواب ہوگیا اور یہ پہلے سے ہمارے SOPsکے اندر ہے، اب ٹرک اگر آتے ہیں وہ گندم لاتے ہیں پنجاب سے، تو آپ کو پتہ ہے پنجاب میں دو کروڑ اسی لاکھ میٹرک ٹن گندم پیدا ہوئی ہے، ان کی ضروریات ڈیڑھ کروڑ ہیں اور ایک کروڑ تیس لاکھ ابھی ان کے پاس زیادہ گندم ہے، پچیس لاکھ میٹرک ٹن پنجاب جو ہے وہ باہر سے برآمد کر چکا ہے، تو وہ بھی، تو ہم یہی کہتےہیں کہ بڑے افسوس کی بات ہےکہ پی ڈی ایم کی اسی نگران حکومت کے ذریعے پی ڈی ایم کی موجودہ قیادت نے مل کر یہ گندم کا پرائیویٹ سیکٹر میں لا کر پنجاب کے کسانوں کا جو بیڑا غرق کیا ہے، اسی پہ تو ہم روتے ہیں، پنجاب والے خود آرہے ہیں، تو یہی وجہ ہے کہ یہاں پہ اتنے ٹرک ہیں، یہ بھی ان کی پارٹی کے کرتا دھرتا لوگوں کی وجہ سے ہے، یہ تو کسی اور وجہ سے نہیں ہے، اگر یہ پارٹی ادھر ملوث نہ ہوتی اور پرائیویٹ سیکٹر میں پچیس لاکھ میٹرک ٹن پنجاب میں نہ لاتے تو ادھر آج ان کے ٹرک کیوں آتے؟ کل ہم منتیں کرتے کہ ہمیں گندم دے دو لیکن آج وہ ہمیں منتیں کر رہےہیں اور ہم نے پھر بھی پاکستان کی خاطر یہ اچھائی کی ہے کہ ہم پاکستان کا حصہ ہیں، ہم پنجابی کسان کو خفا نہیں کر سکتے۔ سر، اس نے ایک اور الزام لگایا ہے کہ احسان اللہ میرا پی اےجو کہ وہ میرا اب سے نہیں ہے، جب Last government تھی، ہر ایک کے پاس ایک پرائیویٹ مطلب ایک پرسنل اسسٹنٹ ہوتا تھا، وہ 1122 میں کام کرتا تھا اور ابھی تو اس کو میرے ساتھ لگایا گیا ہے، سب کے ساتھ ایک نہ ایک بندہ ہوتا ہے، وہ بندہ اس کی ٹرانسفر آپ ادھر کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ نے----

<u>جناب حزب اختلاف:</u> ما نه نوم اغستلے دے نه ما دا وئیلی دی چې ستا پی اے دے۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک):</u> او ولې نه، احسان نوم دې واغستلو، نه تا اوئیل زه وایم، میں منافق تو نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے، احسان اللہ کا نام آپ نے لیا، آپ نے لیا احسان اللہ کا نام۔

وزیر خوراک: میں منافق ہوتا تو میں نام نہ لیتا لیکن میں آپ کو یہ کہتا ہوں کہ جو جھوٹ اس میں ہے، وہ جو اس کے اندر جھوٹی بات ہے وہ یہ ہے کہ فلاں جگہ وہ عاطف خان نے اس وقت جب کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہماری وہ Situation تھی، تو وہ مجھ سے ڈیپارٹمنٹ واپس لے گیا تھا، تو عاطف خان نے کہا کہ اس کو As a PA آپ کے ساتھ کس طرح لگائیں گے؟ یہ سب کے ساتھ ایک ایک پی اے ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا؟ میرے ساتھ وہی لڑکا پی اے ہے تو سر، اس کو عاطف خان اس ڈیپارٹمنٹ میں لایا تھا، وہ 1122 میں تھا، ڈیپوٹیشن پہ، اگر کسی نے ثابت کر دیا کہ وہ ادھر جس کے وہ اضا خیل میں وہ یا کسی جگہ بھی وہ انسپکٹر ہے یا رہا ہو فیلڈ میں یا اپوائنٹمنٹ اس کی ادھر ہو یا وہ ایک دن ادھر گیا ہو، تو میں یہ وزارت چھوڑ دوں گا، یہ میرا آپ کے ساتھ وعدہ ہے لیکن اگر یہ اس طرح نہ ہوا تو پھر آپ اپنی ممبر شپ چھوڑیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح نہ کریں، آپ نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ بات کر دی۔ دیکھیں---

وزیر خوراک: بس سر، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے Floor of the House، آپ آنریبل منسٹر ہیں اس گورنمنٹ کے، آپ کی بات پہ میرا خیال ہے سارے یقین رکھتے ہیں اور آپ نے جو بات کی اور بڑے اچھے طریقے سے آپ نے وضاحت کر دی، میرا خیال ہے یہ Much enough ہے اس بات کے End کرنے کے لئے۔ باقی اگر آپ کمیٹی چاہیں گے جی، تو ہم اس پہ کمیٹی Form کر سکتے ہیں، سپیشل کمیٹی بھی Form کر سکتے ہیں، تو اس کے لئے یہ ہے کہ کسی کوکہہ دیں موشن لے آئے پھر اس پہ ہم کمیٹی Form کر دیتے ہیں، اس کے ToRs طے کر دیتے ہیں، ٹائم پیریڈ طے کردیتے ہیں، اس کی ممبر شپ اناؤنس کر دیتے ہیں، پھر Quorum of the Committee بھی Decide کرلیں گے تو پھر دیکھ لیتے ہیں، تو کسی کو کہہ دیں کہ ان کو ایک موشن تیار کر کے دے دیں تو پھر اس پہ ہم وہ کر لیتے ہیں، کمیٹی قائم کرلیتے ہیں جی کچھ اپوزیشن اور ٹریژری دونوں بینچوں سے۔ اچھا عدنان خان، یہ پہلے کر لیں جی۔

جناب عدنان خان: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کل بھی ان کو میں نے Miss کردیا تھا۔

<u>جناب طفیل انجم:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔سپیکر صاحب----

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو اگلے اجلاس میں ہم یہ دیکھ لیتے ہیں، تو اس پہ پہلے بیٹھ جائیں ToRs طے کرلیں، پھر اس کے بعد آپ موشن لے آئیں گے اور اس کو ہم Probe کریں گے اور اگر یہاں نہیں کرتے تو ویسے بھی آپ کی سٹینڈنگ کمیٹیاں بن رہی ہیں، سٹینڈنگ کمیٹی کو ہم سپیشل ڈائریکشن دے دیں گے کہ اس کے اوپر وہ Priority پہ کام یہی پہلے سرے سے کریں، اس کو ایجنڈے پہ ڈال دیں گے، میرا خیال ہے وہ بہتر رہے گا۔ جنا ب طفیل انجم صاحب۔

<u>جنا ب طفیل انجم:</u> شکریہ جناب سپیکر، زہ ستاسو نوټس کښې یو ډیره ضروری خبره راوستل غواړمه۔ زه خبر شوے یمه چې زمونږه فوډ منسټر په کرپشن کښې یو کسSuspend کړے دے او هغه چې کوم دے نو زمونږه منسټر صاحب ته دهمکئی هم ورکړې دی چې ټوټې ټوټې کوم به دې، Calls ئے هم ورته کړی دی، میسجز ئے هم ورته کړی دی، نو آیا که داسې یو ممبر ته یا منسټر ته یا داسې نورو زمونږه د دی معزز ایوان ممبرانو ته داسې دهمکئی ملاویږی د یو ډیپارټمنټ، د یو محکمې افسر یا د هغې د یو رکن نه، نو دا ډیره د شرم او د افسوس خبره ده، په دې باندې دې فوراً چې څومره هم ده ته دهمکئی ورکړې شوې دی، په دې دې د دې کس خلاف ایف آئی آر درج کړے شی او تاسو رولنګ هم ورکړئ د هغه خلاف او چې کوم دے نو دلته په دې اسمبلئی په فلور باندې دې هم یو انکوائری مقرر شی او کم از کم داسې دې څوک نه کوی چې د یو ډیپارټمنټ منسټر ته هغه چې کوم دے نو خپل منسټر ته چې کوم دے دهمکئی ورکړی یا هغه دې د خپل قانون او د آئین نه څان اوباسی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ جی، ایک میں ادھر سے لے لوں، عبد الغنی خان، آپ Kindly ، عبدالغنی خان کو مائیک دے دیں، یہ عبد الغنی خان بات کرلیں بس اس طرح ہوجائے گا ادھر سے ایسے ایسے ہو جائے گا، وہ خیر ہے۔

<u>جناب عبدالغنی:</u> تھینک یو آنریبل سپیکر صاحب، میرا ایک Point of Order ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> Point of Order نہیں ہوسکتا، آپ بات کریں۔

<u>جناب عبدالغنی:</u> سر، میری Constituency PK-71 میں ایک علاقہ ہے تیراہ میدان، وہاں پر تین دنوں سے پہاڑوں میں آگ لگی ہوئی ہے اور

جنگلات آگ کی لپیٹ میں ہیں، تو Kindly متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو آپ آرڈر ایشو کریں تاکہ آگ پر قابو پایا جا سکے اور مزید نقصان نہ ہو۔

جناب سپیکر: تیراہ میں؟

جناب عبدالغنی : تیراہ میدان میں PK-71 میرا حلقہ ہے، تیراہ، یہ PK-71 میرا حلقہ ہے، وہاں پر ایک علاقہ ہے تیراہ میدان۔

جناب سپیکر: تیراہ میدان، تو ادھر یہ 1122 اور فارسٹ والے؟

جناب عبدالغنی: سر، وہاں پہ 1122 نہیں ہے، وہ No go area ہے، وہاں پہ ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہوسکتا۔

جناب سپیکر: وہ کیا ہے؟

جناب عبدالغنی: وہ No go area ہے۔

جناب سپیکر: No go area کو آ پ Explainکریں ناں، کیسے No go area ہے؟

جناب عبدالغنی: سر، وہاں پہ سیکیورٹی فورسز، وہاں پہ حالات ٹھیک نہیں ہیں، ابھی دوبارہ وہاں پہ Militancy شروع ہوچکی ہے، حالات ادھر ٹھیک نہیں ہیں تو اس وجہ سے وہاں پہ پرائیویٹ لوگ نہیں جاسکتے تو آپ Kindly۔

جناب سپیکر: تو ادھر پھر ہماری فورسز موجود ہوں گی۔

جناب عبدالغنی: آرمز فورسز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کوشش تو کر رہی ہوں گی اس آگ کو بجھانے کی؟

جناب عبد الغنی : بالکل سر، بالکل سر۔

(شور)

جناب سپیکر: مجھے بات کو سمجھنے دیں ناں تاکہ پھر میں کسی کو آگے بات کروں، پہلے میں بات سمجھ لوں عبدالغنی خان، No go Area سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس علاقے میں حالات ٹھیک نہیں ہیں۔

جناب عبد الغنی: وہاں پہ Militancy دوبارہ شروع ہوچکی ہے، وہاں پہ حالات ٹھیک نہیں ہیں تو اس وجہ سے وہاں پہ پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹ نہیں جاسکتے، اصل میں جب جاتے ہیں تو وہاں وہ سیکیورٹی فورسز سے اجازت لینا پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: سیکورٹی فورسز اسے بجھانے کے لئے کچھ نہیں کر رہی؟

جناب عبدالغنی: نہیں سر، تو کل میری ڈپٹی کمشنر سے دو دفعہ بات ہو گئی، وہ کہہ رہے تھے کہ میں سیکٹر کمانڈر سے بات کر لیتا ہوں لیکن ابھی تک وہ آگ لگی ہوئی ہے اور جنگلات آگ کی لپیٹ میں ہیں۔

جناب سپیکر: میں آنریبل لاء منسٹر کو کہتا ہوں کہ وہ اسے دیکھ لیں، اچھا وہ فنانس والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب میجر صاحب، آپ اس چیز کو نوٹ کرلیں، یہ جو عبد الغنی خان بات کر رہے ہیں، تو اس کو دیکھ لیں اور Concerned quarter کو یہی پہ بیٹھے ہوں گے ان کے افسران بھی، ان کو Direct کردیں کہ یہ Situation کو دیکھ لیں اور اگر اس سے وہاں لوگوں کی جانیں ضائع ہوگئی ہیں اس آگ کی وجہ سے یا ہماری بہت ساری قیمتی جنگلات یا لکڑ ی اس قسم کی ، اور آبادی کا نقصان ہو ا ہو تو یہ۔۔۔

جناب محمد سجاد(وزیر زراعت): ٹھیک ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نہیں، تو اس پہ کوئی ڈائریکشن ہوم ڈیپارٹمنٹ والوں کو دے دیں، پولیس کو دے دیں، Law enforcing agencies کو دے دیں، جو اسی صوبے کے اندر Operate کر رہی ہیں، اس صوبے سے باہر Operate نہیں کر رہی ہیں، صوبے سے باہر تو Operate نہیں کر رہی ہیں۔

وزیر زراعت: ان شاءاللہ یہ کرلیں گے۔

جناب سپیکر: تو یہ بھی تو حفاظتی اقدامات کے اندر ہی آتاہے، سب کے پاس، تمام Law enforcing agencies کے پاس Water bowsers ہیں، Water canons ہیں، ہم یہ بھی استعمال ہوتی رہے ہیں، ٹھیک ہے یہ سارے ہم نے دیکھے ہیں، سب کے پاس موجود ہیں، تو وہ ایسے موقعوں پہ استعمال کے لئے ہوتے ہیں، اگر وہ کئے جائیں تو بہتر ہے، ٹھیک ہے عبدالغنی خان، آپ کا پوائنٹ Plead ہوگیا۔

جناب محمد سجاد: نوٹ کر لیا ہے سپیکر صاحب، ہم اس کو Consult کر لیں گے۔

جناب احمد کنڈی: سر، بات یہ ہے کہ نوٹ کرنے پر یہ بات ختم نہیں ہے، ایکشن ان سب چیزوں پر Important ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو سر، ہم انہیں Noting کرائیں گے تو یہ آگے ایکشن لیں گے، تو پھر یہ ہم اگلے اجلاس میں پوچھ بھی لیں گے کہ جناب، ہم نے ادھر سے کچھ آپ کو کہا تھا اس کا کیا ہوا؟ جی داؤد شاہ صاحب، آپ کل سے بڑے بے تاب ہیں، یہ بہت بے تاب ہیں۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جناب سپیکر صاحب، بجٹ کے حوالے سے جو بجٹ پیش ہوا ہے وہ عوام دوست بجٹ پیش ہوا ہے اور میں سی ایم خیبر پختونخوا اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا اور اس ہاؤس کوبھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ چونکہ

سپیکر صاحب، واپڈا کے حوالے سے میں کچھ بات کروں گا، خیبر پختونخوا تقریباً (5600) پانچ ہزار چھ سو میگا واٹ بجلی پیدا کر رہا ہے.جبکہ ہماری جو Required capacity ہےوہ 3200 میگا واٹ ہے۔ جناب سپیکر، سب سے سستی بجلی ہم پیدا کر رہے ہیں اور سب سے مہنگی بجلی بھی ہمیں بیچی جا رہی ہے اور ہم پر ظالمانہ لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، واپڈا بے لگام گھوڑا بن چکا ہے اور اس کو لگام دینا چاہیئے اور میں اس ہاؤس سے التجاء کرتا ہوں کیونکہ ظلم اور جبر کی داستان رقم ہو رہی ہے، 18 سے 22 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اور بدقسمتی سے کل ہمارے گرڈ اسٹیشن میں آگ بھی لگ چکی ہے، تو سپیکر صاحب، جب کشمیر کے لوگ کھڑے ہو گئے، انہوں نے اپنے حق کے لئے آواز اٹھائی تو ان کی جو Units capacity ہے، ان کو مطلب جو یونٹ بیچا گیا وہ تین سے لے کر پانچ روپے اور بدقسمتی سے ہم35 روپے سے لے کر 32 روپےPer unit لے رہے ہیں جو ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ سپیکر صاحب، اس کے علاوہ کوہاٹ پر گیس وڈکشن زون بھی ہے اور وہاں بھی گیس کی مد میں مطلب ہمارا جو Low pressure ہے، وہاں پہ بھی Low pressure ہم برداشت کر رہے ہیں اور میٹرنگ بھی نہیں ہو رہی ہے، ہمارے حلقہ PK-91 میں جو علاقہ لاچی ہے، وہاں پہ بھی ہمارے گیس کے جو جی ایم ہیں، ان کے ساتھ بھی ہماری میٹنگ ہو چکی ہے لیکن وہاں بھی میٹرنگ وغیرہ لوگوں کو نہیں، اور دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر جو پروڈکشن ضلع ہے وہاں پر میٹرنگ کی جو Connections وغیرہ ہیں ان پہ Ban بھی لگ چکا ہے، تو سپیکر صاحب، جو ضلع گیس پیدا کرتا ہے وہاں پر گیس میٹرنگ پر Banہو تو وہ لوگ مطلب ہے کیسے وہ علاقہ محرومیوں کا شکار ہوتا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، ایک اور علاقہ ہے، ہمارا علاقہ ہائی وے پہ Touch ہے، ہمارے حلقے سے Constituency سے وہاں پر تقریباًاین ایچ اے کا ایک روڈ جو سی پیک کے ساتھ Link ہو چکا ہے، وہاں پر تقریباً 52 سے 55 لوگ ایکسیڈنٹ میں مارے جا چکے ہیں، ایکسیڈنٹ کی وجہ سے مر چکے ہیں، تو سپیکر صاحب، وہاں پہ بھی اگرUnder pass یا Flyover بن جائے تو وہ علاقہ ہے خرماتو اور ڈوڈہ جو روڈ ہے تو سپیکر صاحب، این ایچ اے والے ڈیپارٹمنٹ کو بھی ڈائریکشن دی جائے اور جناب سپیکر صاحب، یہ لوڈشیڈنگ کے حوالے سے لوگ اذیت میں مبتلا ہو چکے ہیں، تو میری التجاء ہے کہ چیف ایگزیکٹیو اور چیف آپریشن کو یہاں بلایا جائے تاکہ ان سے پوچھ

کچھ ہو جائے کہ وہ کیوں اتنا ظلم اور جبر کرتے ہیں جبکہ اس صوبے کا صرف اور صرف قصور یہی ہے کہ انہوں نے عمران خان کو ووٹ دیا ہے اور ان شاءاللہ یہ صوبہ عمران خان کا ہے اور رہے گا۔ تو سپیکر صاحب، صرف اور صرف ہمارا یہی قصور ہے کہ خیبر پختونخوا کے عوام نے عمران خان پہ اعتماد کیا اور فارم سینتالیس والے جو مرکز میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہمارے ساتھ ظلم اور جبر کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ یہ ظلم اور جبر جب کشمیر کے لوگ نکل گئے، اسی طرح خیبر پختونخوا کے لوگ بھی اپنے حقوق کے لئےنکلیں گے اور ان شاء اللہ یہ حق ہم لے کر رہیں گے، یہ سستی بجلی بھی ہم حاصل کریں گے اور یہاں پر یہ ظلم اور جبر کا نظام نہیں چل سکتا ان شاء اللہ اور یہ ظلم اور جبر کے خلاف ہم کھڑے رہیں گے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں اپنے معزز ممبر صاحب کی طرف سے جو اس نے شکایت کی ہے کہ دھمکیاں ملی ہیں، تو اس کا ایک Proper procedure ہے استحقاق کمیٹی کے ذریعے وہ موشن موؤ کر دیں، ہماری استحقاق کمیٹی ابھی بنی نہیں ہے، وہ کمیٹی بنے گی اور وہ موشن جو ہے ناں میرے معزز منسٹر صاحب پیش کریں کیونکہ ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم یہاں پہ جب بات کریں گے، ٹھیک ہے ہم تنقید بھی کریں گے لیکن اصلاح کے لئے اور یہ ہمارا بھائی ہے، اس کے لئے جان بھی حاضر ہے، اس کے خلاف اگر کسی نے کوئی دھمکی دی ہے، کوئی بات کی ہے تو یہ ہم سب کی عزت ہے، ہم منسٹر صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر: سر، یہ ذہن میں رکھیں۔

جناب عدنان خان: سر۔

جناب سپیکر: کہ وہ آنریبل منسٹر ہیں اور منسٹر گورنمنٹ ہے، پریویلیج تو ممبرز کا ہوتا ہے گورنمنٹ کا نہیں ہوتا ہے، تو اس لئے پریویلیج موشن موؤ نہیں کر سکتے۔

جناب عدنان خان: تو بہرحال سر۔

جناب سپیکر: یہ اس میں کوئی Administrative step لے سکتے ہیں۔

جناب عدنان خان: بس ٹھیک ہے لیکن بہر حال میرے معزز ممبر صاحب نے بات کی کہ اس کو میسیجز آئے ہیں تو وہ تو منسٹر صاحب کو کہنا

چاہیئے تھی کہ ہمارے ساتھ ایسا ہوا ہے، تو میرے ممبر صاحب کے Knowledge میں لانا۔

جناب سپیکر: ممبر صاحب نے شاید اپنے Point of view سے کہا ہوگا، بحیثیت ممبر کہا ہوگا۔

جناب عدنان خان: انہوں نے تو کہہ دیا، تو میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ہماری Proper Committee ہے استحقاق کمیٹی، اس میں لے آئیں تو پھر ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ اپوزیشن کے دو تین لے لوں پھرآپ اس کے بعد بولیں تاکہ ان کے پوائنٹس آجائیں۔

جناب عدنان خان: اور سر، ایک دوسری گزارش، یہ میں بجٹ کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، ہماری جو یہ ضمنی بجٹ کی باتیں ہو رہی ہیں، تو اسمبلی کا Procedure یہ ہوتا ہے، جب آپ بجٹ پیش کر دیتے ہیں تو اس کے اوپر ڈسکشنز ہوتی ہیں، اس کے اوپر پھر کٹ موشنز ہوتی ہیں، یہاں پہ جب ہم بولتے ہیں یہ کٹ موشن کے اوپر ہم ڈیبیٹ کرتے ہیں، اس میں ہم پوائنٹس بتاتے ہیں، یہ ویسے سننے کے لئے نہیں ہوتے ہیں، اس کے اوپر گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں مدلل جواب آنا چاہیئے اور اس کے اوپر انہوں نے عمل کرانا ہوتا ہے، جو Winding speech ہوتی ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں پھر یہ یا د دہانی کرائی جاتی ہے، یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ یار اپوزیشن بنچز کی طرف سے اس کے اوپر یہ اعتراضات اٹھائے گئے تھے اور گورنمنٹ نے اس کے حل کے لئے یہ یہ فیصلے کئے ہوئے ہیں۔ سر، ہم نے بجٹ میں مختلف قسم کی Proposals دی تھیں، ہم نے تنخواہوں کے بارے میں Proposal دی تھی، ہم نے جو ملازمین ہیں جتنے بھی پراجیکٹس ہیں ان کے ملازمین کے ریگولرائزیشن کی بات کی تھی، .ہم نے مختلف تجاویز دی تھیں لیکن Winding speech میں اس کے اوپر کوئی ہمیں مدلل جواب گورنمنٹ بنچز کی طرف سے نہیں آیا ہے،.اگر گورنمنٹ بنچز چاہتی ہیں کہ ہم یہ صوبہ اسی طرح ہی چلائیں گے تو ہم کچھ نہیں، یہ Two third majority سے ہیں، یہ ساری چیزیں بلڈوز کر سکتی ہیں، قانون سازی بھی کر سکتی ہیں لیکن سر، ہم ایک ان کے ذہن میں باتیں لائیں گے عوام کی فلاح وبہبود کے لئے،.میں نے تو اس سپیچ میں بھی کہا تھا کہ یہ IMF کا بجٹ ہےجو بھی بجٹIMF کا ہوگا تو وہ انہی کے مطابق بنے گا اور اس میں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہیں ہوگا، ہم یہاں پہ

بیٹھے ہوئے ہیں، عوام کی فلاح و بہبود کے لئے آپ لوگوں کو، ہمیں لوگوں نے منتخب کیا ہوا ہے، ووٹ ہمیں عوام نے دیئے ہیں، ہم نے عوام کی سننی ہے، ہم نے IMF کی نہیں سننی ہے، تو خدارا میں پھر یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں، جتنے بھی ہمارے پراجیکٹس کے ملازمین ہیں جن کے بارے میں ہم Point of Order پہ، Sorry کٹ موشن میں بات کر چکے ہیں، ان کے بارے میں سیریس انداز میں سوچیں اور ان کے لئے قانون سازی کر کے ان کو Regularize کرائیں، اس کے لئے بل لے آئیں۔ دوسری بات سر، جو نوکریوں کے اوپر Ban لگا ہوا ہے، ہم لوگوں کے روزگار کے لئے بھی بیٹھے ہوئے، ان نوکریوں کے اوپر Ban لگا ہوا ہے، کچھ نوکریاں ایسی ہیں جس طرح 1122 کی کہ ان کے اوپر ٹیسٹ بھی ہو چکے ہیں، وہاں پہ ساری چیزیں Complete ہو چکی ہیں، صرف اپوائنٹمنٹ کا انتظار ہے اور وہ بھی پی ٹی آئی گورنمنٹ ہے، یہ میں نہیں کہتا، یہ ہمارے بھائی ہیں، میں کہتا ہوں اپنے لئے قانون سازی کریں، ہماری نہ کریں۔ سر، یہ جو ابھی ہم نے ضمنی بجٹ پیش کیا ہوا ہے، اس کے اوپر میں تھوڑی سی گزارشات کرنا چاہتا ہوں، یہ جو Two billion ہے، یہ ہم سود میں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ہم کتاب اٹھا کر دیکھ لیں تو جو 02 ارب روپے ہم Pay کر رہے ہیں تو یہ ہم سود کی مد میں Payکر رہے ہیں اور جو 90 کروڑ روپے ہیں وہ بھی Debt services ہیں، یہ ایک ہی لفظ ہے، اگر آپ انگلش کی ڈکشنری اٹھالیں اور اس میں اس کی Wordings دیکھ لیں کہ ایک Loan ہوتا ہے اور ایک Debt ہوتا ہے More or less the same things ہیں لیکن معنی اس کے بدل جاتے ہیں، ان کے اوپر ہمیں دھیان دینا چاہیئے کہ ہم جب ضمنی بجٹ پیش کرتے ہیں تو ہم تخمینے لگاتے ہیں، ہمActual figures کے اوپر نہیں جاتے ہیں اور آخر میں جا کر ہم ضمنی جو پیش کرتے ہیں، سپلیمنٹری بجٹ پیش کرتے ہیں وہ سود کے لئے پیش کرتے ہیں، تو ہم کب خود مختار ہوں گے، یہ میرا صوبہ کب خود مختار ہوگا؟ ہم تو یہاں پہ صرف تقریر کے لئے نہیں آئے ہوئے ہیں، ہم تو عملی اقدامات کے لئے آئے ہوئے ہیں، ہم گورنمنٹ سے چاہتے ہیں، ہمارے منسٹر فوڈ صاحب برا مان گئے ہیں کہ یہ اس طرح ہوا ہے؟ اس کو برا نہیں ماننا چاہیئے، میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں کوٹہ نہیں چاہیئے، پہلے تو غلطی یہ ہے کہ اس کے آیا ٹینڈرز ہوئے ہیں؟ جب ہم گندم کی Procurement کر رہے ہیں تو Officially ، قانونی طور پہ اس کے لئے تو ٹینڈرز ہونے چاہیئے تھے، اس کے علاوہ میرے پاس یعنی ایک سو

کے حساب سے کاشتکار میرے پاس آگئے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یار ہم 2500 کے اوپر من دینے کو تیار ہیں، تو 2500 سے لے کر 2800 کے درمیان وہ من دینے کے لئے تیار تھے، کہتے ہیں یار ہماری گندم رہ گئی ہے اور پنجاب سے Procurement آگئی ہے، جب ہمارے اوپر بحران آتا ہے، جب آٹے کا بحران آتا ہے تو پنجاب ہمارے لئے راستہ بند کر دیتا ہے اور جب ہماری باری آتی ہے، جب ہمارے صوبے کی باری آتی ہے، جب ہمارے غریب کا شکاروں کی باری آتی ہے تو پھر ہم Procurement کرتے ہیں پنجاب سے، یہ تو ہم خود اپنےپاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر فوڈ صاحب کو تنقید کا نشانہ نہیں بنا رہا ہوں، میں اس کو یہ بتا رہا ہوں، ہم اس کو یہ بتا رہے ہیں کہ ہم کمیٹی بھی بنائیں گے، موشن بھی لے آئیں گے کیونکہ اس نے خود وہ Endorse کیا ہوا ہے، ہم Practically، کیونکہ یہ جو گندم کا سکینڈل فیڈرل میں بنا ہوا ہے وہ سب کے سامنے ہے، منسٹر صاحب بجا فرما رہے ہیں، یوکرائن سے اتنی گندم ایمپورٹ کی ہوئی ہے کہ وہ گل سڑ چکی ہے، وہ بہت بڑا سکینڈل ہے، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ خدارا ہمارے صوبے میں یہ سکینڈل نہ بنے، ہم جب یہ بات کریں گے، یہ جو ٹرک کھڑے ہوئے ہیں، میں بنوں سے جی آ رہا تھا تو کلومیٹر کے حساب سے لائنیں کھڑی ہیں، تو میں نے ویسے پوچھا، میں نے کہا کہ اس کے ڈرائیور سے پوچھ لو کہ کیا ہے؟ تو کہتا ہے، اگر کچھ بات بن جاتی ہے، بے ادبی معاف، غیر پارلیمانی لفظ نہیں استعمال کریں گے، تو ہماری باری آگے ہو جاتی ہے، نہیں ہوتی تو اللہ نہ کرے، یہ منسٹر صاحب کو پتہ نہیں ہے، یہ ہمیں پتہ ہے، ہم نے تو ویسے پوچھا ہے۔ تو سر، یہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہم یہ اصلاح کے لئے کہہ رہے ہیں اور اس کے اوپر عمل ہونا چاہیئے، یہ نہیں ہے کہ Winding speech ہماری اسمبلی میں ہوجاتی ہے اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ اس کے اوپر عمل درآمد ہوا ہے کہ نہیں ہوا؟ ہم عوام کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ IMF کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں یا ہم دوسری سرکار کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سر، یہ زیادہ ٹائم نہیں لیتے، ہم کٹ موشنز بھی اس لئے نہیں لائے کیونکہ ہم آپ کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں، الفاظ نہیں ہیں ہمارے پاس کہ ہم آپ کی تعریف کرلیں، بار بار آپ کی تعریف کر رہے ہیں، ہمیں سننے کا موقع دے رہے ہیں لیکن گورنمنٹ بنچز کو صرف اتنا کہتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ یہاں لڑنے نہیں آئے ہیں، ہم صرف آپ کا قبلہ درست کرانے آئے ہیں کہ یہاں پر یہ غلط کیا ہے----

جناب سپیکر: آپ حکومتی بنچوں کو Appreciate بھی کیا کریں، کبھی کسی اسمبلی میں ایسا نہیں ہوا کہ اتنے سکون سے یہ سارے بیٹھ کر توجہ سے سنتے ہیں۔

جناب عدنان خان: سر، ہم بھی تو سنتے ہیں۔

جناب سپیکر: توجہ سے سنیں اور پھر جواب دیں۔

جناب عدنان خان: سر، ہم Appreciate کرتے ہیں لیکن آپ پھر دیکھ لیں، منسٹرز صاحبان کتنے بیٹھے ہوئے ہیں، ذرا ان سے بھی پوچھ لیں، یہ دیکھ لیں یہ Serious ہی نہیں لیتے، ایک لائن میں کھڑے ہوجائیں کہ کتنے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں؟ بے ادبی معاف، پلیز آپ چیک کرلیں، ویسے ہی یہ چیک کرلیں کہ کتنے منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں؟ تو یہ بھی تو بری بات ہے، آپ دیکھ لیں، آپ کے سامنے ہیں، ہم تو یہ نہیں کہتے ہیں، ہم تو گنے چنے اپوزیشن کے ہیں لیکن یہ کھڑے ہوجائیں، یہ گن لیں کتنے منسٹرز ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، خیر ہے ٹھیک ہے، ابھی یہ کافی ہیں، (قہقہے) نہیں مجھے پتہ ہے کہ منسٹر حضرات ان سے زیادہ ہیں اس وقت۔

جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب، بس باقی میں اپنی Speech windup کر رہاہوں لیکن Winding speech کے ساتھ صرف ایک دو اشعار پڑھوں گا کیونکہ میرے محترم بھائی کنڈی صاحب نے بھی غنی خان کے اشعار پڑھے ہیں تو میں بھی پڑھ لیتا ہوں کیونکہ ہم یہاں پر آئے ہوئے ہیں اپنے صوبے پختونخوا کی آبادی کے لئے نہ کہ بربادی کے لئے، پشتو میں ہے کہ:

ے کہ خازی شنې مې پہ قبر وی ولاړې
کہ غلام مړ ووم راځئی توکئ پرې لاړې
کہ پہ خپلو وینو نہ ووم لمبېدلے
پہ ما مہ پلیتوئ د جومات غاړې
یا بہ دا بې ننګہ ملک باغ عدن کړم
یا بہ کړم د پښتنو کوڅې ویجاړې

ستاسو ډیرہ مننہ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب تاج محمد خان کدھر ہیں؟ تاج محمد خان کو مائیک دیں ۔ تاج محمد خان کے بعد پھر آپ انور خان، آپ بولیں، تو پھر ہم ادھر سے لے لیں گے۔ اصل میں ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ ہم ایک دوسرے پر Hooting کرتے رہے ہیں، ایک دوسرے پر آوازیں کستے رہے ہیں، ہم نے کبھی بزنس کو، ہم سے مراد یہ ہے کہ ہم سے پہلے جتنے بھی لوگ آئے ہیں، ہم نے Serious نہیں لیا، تو تب اس صوبے کی اور اس ملک

کی یہ حالت بنی ہوئی ہے، ہم چیزوں کو Serious لیں، ہم نہ دیکھیں بیوروکریٹس کی طرف، نہ دیکھیں ہم اداروں کی طرف، ہم پڑھیں، ہم توجہ دیں، ہم ٹائم دیں، تو شاید یہ صورتحال نہ ہو۔ یہ جو باتیں کرتے ہیں، آپ اپنی چیزوں کو بہتر کریں گے، اس پر اپنا عمل دیں گے، آج بھی یہ آپ کی Seriousness کا یہ عالم ہے کہ کل اس دن ایک ورکشاپ ہو پھر میں نے اناؤنس کیا ، آج یہ ورکشاپ تھا، ٹھیک ہے تمام ممبران کو ہم نے کل دو سے تین مرتبہ اناؤنس کیا جو مستحکم پاکستان GIZ اور PIPS کی طرف سے Conduct کیا گیا تھا اس اسمبلی سیکرٹریٹ کے تعاون سے، ٹھیک ہے، آج بھی چودہ ممبران وہاں شریک ہوئے اتنے بڑے ایوان میں سے پھر جب آپ Seriousness کی باتیں کرتے ہیں تو پھر مجھے عجیب سا لگتا ہے، یار یہ کیا کہہ رہے ہیں، یہ کس Seriousness کی بات کر رہے ہیں۔ جناب تاج محمد صاحب۔

<u>جناب تاج محمد</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔شکریہ جناب سپیکر، اس دن آپ نے میری تقریر آدھے میں کاٹ دی، ٹائم شارٹ کرنے کی وجہ سے، میں زیادہ بات تو نہیں کروں گا، آج ہمارے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، پچھلی جو ہماری گورنمنٹ تھی، اس میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے بٹگرام کا جو ہماری یونیورسٹی کا سب کیمپس ہے ہزارہ یونیورسٹی کا، اس کے لئے پچاس کروڑ روپے زمین کی خریداری کے لئے رکھے گئے تھے اور جناب سپیکر، اس پر Process جاری تھا، Unfortunately ہماری گورنمنٹ وقت سے پہلے ختم ہوگئی تو بدقسمتی سے جو ہماری نگران حکومت آئی، حالانکہ ان کا Tenure تو تین مہینے کا تھا لیکن وہ Prolong ہوتے ہوتے تقریباً تیرہ مہینے وہ اقتدار میں رہے غیر آئینی طور پر، تو اس دوران انہوں نے وہ جو ہمارا پراجیکٹ تھا، یونیورسٹی کے لئے زمین کی خریداری کا، وہ انہوں نے اے ڈی پی سے نکال دیا، تو اس دفعہ بھی وہ اے ڈی پی میں Reflected نہیں ہے، تو میں ہائر ایجوکیشن کے جو ہمارے منسٹر صاحب ہیں، اس سے گزارش کروں گا کہ اس کو چونکہ ابھی تو وہ اے ڈی پی میں شامل نہیں لیکن اس کو As a non ADP scheme جو ہے وہ منظور کریں تاکہ وہاں پر ہزارہ یونیورسٹی کا جو کیمپس ہے، وہ اس وقت گرلز کالج میں کام کر رہا ہے، تو ان کے لئے باقاعدہ اپنی بلڈنگ وہاں پر بنا ئیں۔ شکریہ جی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: انور خان کو مائیک دے دیں اور پھر مینا خان اس پر بات کرلیں گے۔

جناب محمد انور خان: نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِہِ الْكَرِيْمِ اَمّا بَعْدُ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے Floor دے دیا، بجٹ سیشن ہے اور بجٹ2024-25 پر بحث ہو رہی ہے، اس طرح اس ایوان میں ہم جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں ہم عوامی نمائندے ہیں، خواہ وہ اپوزیشن میں بیٹھے ہیں یا گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے ہیں اور حسب روایت جب بجٹ پر بحث شروع ہوگئی تو ہماری اپوزیشن سائیڈ سے ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن ڈاکٹر صاحب نے بحث شروع کی، میں تو سوچ رہا تھا کہ بہترین بجٹ پیش کیا گیا ہے ان حالات میں کہ تیرہ مہینے یہاں پر ایک غیر آئینی حکومت رہی تھی، اس نے امن امان کا جو بیڑا غرق کیا تھا، اس نے جو معیشت کا ستیاناس کیا تھا، ان حالات میں اتنا بہترین بجٹ پیش کرنا، وہ حکومت کو Appreciate کرنا چاہیئے تھا لیکن اپوزیشن کی تقاریر، میرے دوست ہیں، ہمارے ساتھی ہیں لیکن ان کی تقاریر سے بار بار اور ہر وقت وہ اپنی تقریروں میں کہہ رہے تھے کہ آپ نے جو بجٹ پیش کیا ہے، کیا مرکزی حکومت آپ کو پیسے دے گی کہ نہیں دے گی؟ تو سر، بڑے افسوس کی بات ہے کہ اگر اتنے ذمہ دار لوگ یہ کہہ رہے ہیں On the Floor of the House کہہ رہے ہیں کہ مرکزی حکومت فیڈرل گورنمنٹ آپ کو اپنا شیئر دے گی کہ نہیں دے گی؟ تو میرا کوئسچن یہ ہے کہ آپ کی حکومت ہے مرکز میں، اگر ہم اپنے شیئر کی بات کرتے ہیں، میں تو اپنے ہر دلعزیز وزیر اعلیٰ صاحب کو سلوٹ پیش کرتا ہوں، میں تو اس کو سلام پیش کرتا ہوں کہ وہ جس طرح اپنے صوبے کی نمائندگی کر رہے ہیں لیکن اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو شئیر نہیں ملے گا تو کیا وہ شیئر ہمیں صدقے میں مل رہا ہے؟ کیا وہ شیئر ہمیں زکواۃ میں مل رہا ہے، کیا وہ شیئر ہمیں خیرات میں مل رہا ہے؟ یہ تو ایک آئینی تقاضا ہے کہ ہمیں اپنا شیئر ملے گا اگر یہ کھلم کھلا اس طرح کہتے ہیں کہ آپ کو شیئر نہیں ملے گا تو یہ تو آئین سے بغاوت ہے----

جناب سپیکر: خیر ہے، بجٹ پہ آجائیں جی۔

جناب محمد انور خان: تو سر، بجٹ بہترین بجٹ پیش کیا گیا ہے، یہاں پہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، ہم عوامی نمائندے ہیں، جب پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ

بجٹ پیش کرتا ہے تو اس سے پہلے یہاں کے عوامی نمائندوں سے مشاورت کرنی چاہیئے کہ آپ کے حلقوں میں لوگوں کو کیا تکالیف کا سامنا ہے؟ ہمارا ضلع دیر اپر ایک پسماندہ ضلع ہے، وہاں تقریباً دس لاکھ کے لگ بھگ آبادی ہے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ جو پشاور میں بیٹھ کر دو تین مہینے بجٹ پہ اپنا ٹائم لگاتا ہے یا میں یہ کہوں کہ Waste کرتا ہے تو کیا وہ ان علاقوں کا بھی سوچتے ہیں، کیا ہمیں جو صحت کی مد میں جن تکالیف کا سامنا ہے، کیا ان کی سوچ بھی ہے؟ ایجوکیشن کی مد میں ہمارے لئے بالکل یہاں پہ ہمارے انتہائی عزت مند اور ہمارے Energetic Minister Higher Education Sahib تشریف رکھتے ہیں، میں ان کی توجہ بھی چاہتا ہوں، منسٹر ہائر ایجوکیشن تشریف رکھتے ہیں جی، وہ بالکل پی ٹی آئی کا ایک بہترین، Youth سے ہے اورYouth کا پریزیڈنٹ بھی رہا ہے سر، میرے حلقے میں چار کالجز ہیں، گورنمنٹ ڈگری کالج دیر، گورنمنٹ ڈگری کالج براول، گورنمنٹ ڈگری کالج داروڑہ اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج دیر لیکن وہاں پہ ٹیچنگ سٹاف بالکل پورے کالج میں دو یا تین پروفیسرز ہیں، کالج پرتو حکومت نے پیسے لگائے ہیں، حکومت نے کالجز بنائے ہیں، پیسہ لگایا ہے لیکن اگر اس میں ٹیچنگ سٹاف نہ ہو تو پھر اس کالج کا کیا فائدہ؟ تو میری ہمدردانہ ریکویسٹ ہوگی Chair کے توسط سے کہ ہماری جو ہائر ایجوکیشن ہے، میں اس پہ فخر محسوس کرتا ہوں جب بھی ہم اس کےKnowledge میں لاتے ہیں، ہمارے جو مسائل ہوتےہیں وہ اس کو Address بھی کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ہمیں جی ایجوکیشن میں سکولوں کا بڑا مسئلہ ہے، ان میں بھی ٹیچرز نہیں ہیں، سائنس کا کوئی ٹیچر نہیں ہے، تو یہ جو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے، میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی ضرورت پھر کیا ہے؟ یہ تو ہر ڈیپارٹمنٹ کو پتہ ہوتا ہے کہ ایجوکیشن میں کیا کرنا چاہیئے؟ صحت کے ڈیپارٹمنٹ کو پتہ ہوتا ہے کہ صحت میں کیا کرنا چاہیئے اور ہر ڈیپارٹمنٹ کو، تو میں کہتا ہوں کہ ہر ڈیپارٹمنٹ اپنا بجٹ خود بنائے، اپنے مسائل عوامی نمائندوں سے سنے اور عوامی نمائندوں کو سن کر ان کی جو تکالیف ہیں، ان کے سامنے رکھ کر ان کا کوئی حل نکالیں۔ سر، دیر اپر پاکستان کا خوبصورت ترین علاقہ ہے، ہمارے پاس ٹورازم کے علاوہ کوئی دوسری انڈسٹری نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس بجٹ میں ہر سیکٹر میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بھی کافی پیسہ ملا ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھی کافی پیسہ ملا ہے،

ہائر ایجوکیشن کو بھی ملا ہے، ٹورازم ڈیپاٹمنٹ کو بھی کافی پیسہ ملا ہے----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، انور خان۔

جنا ب محمد انور خان: تو سر، میری ریکویسٹ ہوگی۔

جناب سپیکر: انور خان، Windup کریں۔

جناب محمد انور خان: کہ ہمارے پاس دیر اپر میں ٹورازم کے علاوہ کوئی دوسرا شعبہ نہیں ہے، لہذا میں اس ٹورازم ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں کہ جو بجٹ بنایا گیا ہے، اس میں دیر اپر کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے علاقے کی ترقی کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اور سر، میں آخری ایک ریکویسٹ کرنا چاہوں گا، وہ یہ ہے کہ پچھلی اے ڈی پی میں ہمارا کیڈٹ کالج دیر اپر Reflect تھا، ابھی وہ Drop تو نہیں ہے، بقول سی ایم صاحب کہ وہ Drop تو نہیں ہے لیکن Freeze ہے۔ سر، یہ علاقہ دیر اپر ہم نے قربانیاں دی ہیں، ہم چار دفعہ جی ایک دفعہ Militancy میں، پھر 2010 فلڈ میں، پھر 2015 کا زلزلہ اور پھر 2022 کا سیلاب اور اس وقت بھی جو 2024 میں سیلاب آیا ہے، تو ہمارا علاقہ بڑا پسماندہ ہے، یہ کیڈٹ کالج اگر Freeze ہے----

جناب سپیکر: بہت شکریہ، آپ یہ جواب دے دیں۔

جناب محمد انور خان: تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ میرے کیڈٹ کالج کو فنڈ دے دیں۔

Mr. Speaker: Janab Mina Khan Sahib, honourable Minister Higher Education.

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ شکریہ جناب سپیکرصاحب، آج میں ایک انتہائی اہم موضوع کے اوپر بات کرنا چاہوں گا ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے، لیکن اس سے پہلے ایم پی اے صاحب نے جو Point out کیا ٹیچنگ سٹاف کے حوالے سے، تو وہ یقیناً پچھلے سال یا اس سے زیادہ کے عرصہ کی ایک ناجائز حکومت رہی ہے، تو اس سلسلے میں اس وقت جو ہے بالکل من پسند لوگوں کو ایک جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ پہ اور سارے ٹرانسفرز/ پوسٹنگز ہوئے ہیں، ان شاءاللہ عنقریب ہم ایک پالیسی لے کر آرہے ہیں ہائرایجوکیشن کے اندر اور ایک Rationalization کی پالیسی لے کر آرہے ہیں کہ جہاں پہ تمام ڈسٹرکٹس کو، تمام کالجز کو ان شاء اللہ تعالیٰ ٹیچنگ سٹاف کی کمی بھی نہیں

ہوگی بلکہ ان شاءاللہ وتعالیٰ پورا ان کو ٹیچنگ سٹاف مہیا کیا جائے گا لیکن میری یہ خواہش بھی ہے اور مطالبہ بھی ہے، اپنے لوگوں سے بھی، کہ ٹیچنگ کے حوالے سے پرائمری جو ہمارا فوکس ہے وہ سٹوڈنٹس کے اوپر ہے، لہذا آپ بھی بے جا سفارش کرکے لوگوں کو بالکل سرپلس کے اوپر اور Over and above نہ لے کر جائیں، بلکہ ان کو رہنے دیں تاکہ وہ اپنے متعلقہ کالجز میں پڑھائیں۔ سر، جس موضوع کے اوپر میں بات کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ تین دن پہلے فیڈرل گورنمنٹ نے ایک اعلامیہ جاری کیا ہے جس کے اندر فیڈرل گورنمنٹ نے تمام صوبائی یونیورسٹیز کے فنڈز کو Stop کر دیا ہے۔ سر، تمام جتنے بھی پاکستان کے اندر پبلک یونیورسٹیز ہیں، پچھلے سات آٹھ سال سے ان کو ایک Stagnant amount Sixty five (65) billion rupees گرانٹ میں ملتی تھی اور ہمارا تو یہ مطالبہ تھا کہ یہ جو گرانٹ مل رہی ہے اور یہ جب 17-2016 میں بھی 65 بلین روپے تھی اور آج بھی 65بلین روپے ہے جو کہ تب کوئی 450ملین ڈالرز بنتی تھی اور آج Reduce ہو کر کوئی 250 ملین ڈالر بنتی ہے، تو یہ تو Stagnant بھی نہیں ہوئی بلکہ کم ہوئی With passage of time، تو ہمارا مطالبہ یہ تھا فیڈرل گورنمنٹ سے کہ اس کو بڑھایا جائے اور اس کو کوئی ایک سو (100)بلین سے اوپر رکھا جائے تاکہ ہماری یونیورسٹیز کے اوپر جو فنانشل بوجھ ہے وہ کم کیا جاسکے، Instead of increasing the budget or the grants فیڈرل گورنمنٹ نے اس کو بالکل Unanimously decision لے کر ختم ہی کردیا ۔ سر، اس وقت آپ کو پتہ ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں، نہ صرف خیبر پختونخوا کی بلکہ پورے پاکستان کی یونیورسٹیاں Financial crisis میں ہیں اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جو یہ Stagnant budget ہے فیڈرل کی طرف سے، دوسری جو مہنگائی آئی ہے، سب چیزوں کی Prices بھی زیادہ ہوگئی ہیں، تو اس وجہ سے ہم ایکCrisis کے اندر ہیں، پھر سر، آپ کو پتہ ہے کہ ایک ہفتہ پہلے، دو ہفتے پہلے پرائم منسٹر صاحب نے اسلام آباد میں ایک پروگرام کے اندر یہ اناؤنس کیا تھا کہ ہم پاکستان کے اندر آنے والے چار سالوں میں تعلیمی ایمرجنسی نافذ کر رہے ہیں اور انہوں نے کہا کہ آپ یہ سمجھیں کہ آج کے دن سے ہم نے تعلیمی ایمرجنسی نافذ کردی ہے، تو سر، سوال یہ بنتا ہے کہ تعلیمی ایمرجنسی میں تو لوگ زیادہ فنڈ دیتے ہیں، زیادہ وسائل دیتے ہیں، Resources دیتے ہیں، لوگوں کو Engage کرتے ہیں اور تعلیم پسند پالیسز لے کر آتے ہیں، میں نے کبھی نہیں سنا ، میں نے کبھی کسی کتاب کے اندر نہیں پڑھا کہ

آپ جب تعلیمی ایمرجنسی لگاتے ہیں تو آپ جو ہے وہ جو Already budget دیتے ہیں، اس کو بھی آپ نہ صرفReduce کرتے ہیں بلکہ اس کو سرے سے Eradicate کرتے ہیں، Stop کرتے ہیں، تو میں مطالبہ کرتا ہوں اس Floor کے توسط سے، ہمارے اپوزیشن کے دوست بیٹھے ہیں، خصوصی طور پہ ہمارے مسلم لیگ نون کے جو دوست ہیں، یہ ہمارا Matter ہے ایجوکیشن کا، یہ ہمارا Matter ہے صوبے کا ، صوبے کے تعلیمی نظام کا، پیپلز پارٹی کے دوست کنڈی صاحب بھی بیٹھے ہیں، ان سے میری درخواست ہے کہ اس کے اندر آپ بھی اپنا Role ادا کریں کہ اگر وہ بڑھا نہیں سکتے تو کم ازکم اس کو ختم نہ کریں۔ سر، اس کے علاوہ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے وائس چانسلرز ہیں، ہماری Academia ہیں، وہ اس کے اوپر سراپا احتجاج ہیں اور وہ اپنا لائحہ عمل بھی آگے دینے والی ہیں۔ سر، ہم نے Provincial level پہ چیف منسٹر خیبر پختونخوا علی امین گنڈا پور صاحب کی ڈائریکشنز پہ اپنی ایک ٹاسک فورس بھی بنائی ہے کہ ہم اپنی Financial crises سے کیسے نکل سکتے ہیں تاکہ وہ ہمیں ایک Road map دے اور وہ ہمیں تجاویز دے۔ دوسرا یہ Matter جو ہے یہ A matter of CCI (Council of Common Interest)، اس میں فیڈرل گورنمنٹ Unanimously decision لے بھی نہیں سکتی کیونکہ اس میں چاروں صوبوں کاStake involve ہے، تو یہ غیر آئینی بھی ہے اور میں مطالبہ کرتا ہوں کہ فوری طور پہ اس اقدام کو واپس لیا جائے کیونکہ ان کا ابھی بجٹ نہیں ہوا بلکہ اس میں جو ہے ایک سو (100) بلین سے بڑھا، پینسٹھ (65)بلین سے بڑھا کر ایک سو (100)بلین سے Above پہ لے جایا جائے تاکہ ہماری جو یونیورسٹیز ہیں، ان کو اس چیز کی فکر نہ ہو کہ وہ فنڈ کہاں سے لائیں گی بلکہ ان کو اس چیز کی فکر ہو کہ وہ ریسرچ اور تعلیم کے نظام میں کیسے آگے جائیں گی۔ بہت شکریہ سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب جلال خان، یہ جلال خان بات کرلیں پھر ادھر آتا ہوں۔ جی احمد کنڈی صاحب،احمد کنڈی صاحب کا پہلے On کردیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سر، اکثر یہاں سے بڑی Proposal آتی ہے گورنمنٹ کی طرف سے فیڈرل گورنمنٹ کو، تو میری صرف گزارش یہ ہے، ماشاءاللہ یہ کافی Vigilant بھی ہیں اورہمیشہ اس دن عباسی صاحب کی Proposal آئی ہے FBRکے ٹیکسز کے بارے میں، آج ہائر ایجوکیشن کے بارے میں Proposal آئی۔ میں صرف ان کے آگے گوش گزار کرنا

چاہتا ہوں، آرٹیکل 154 اگر اس کو آپ ذرا نکال کر دیکھ لیں کیونکہ یہ ہمیں ہمیشہ کام آئے گا، Functions of the Council وہ کہتے ہیں:

"The Council shall formulate and regulate policies in relation to the matters in Part II of the Federal Legislative List and shall exercise supervision and control over related institutions."

اس کے آگے Clause کیا کہتی ہے، جو بھئی یہ اس کونسل کی Composition کب ہوگی، Within thirty days of the Prime Minister taking oath. تیسری Clause اس کی کیا کہتی ہے؟ جس کا سیکرٹریٹ ہوگا اور اس کا Once in ninety days اس کو ملنا پڑے گا اور ایک اور Clause ہے۔

Provided that Prime Minister may convene an emergency meeting on the request of the Chief Minister.

یہ بڑی اہم Clause ہے مجھے یہ بتائیں، یہ باتیں فرمائشوں سے یا درخواستوں سے نہیں ہوتیں بابا، اگر آپ نے ڈی آئی خان جانا ہے، تو آپ کا منہ South کی طرف ہوگا تو آپ ڈی آئی خان پہنچیں گے، اگر آپ کا منہ North کی طرف ہوگا تو آپ ایبٹ آباد ہی پہنچیں گے، میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ دستور سے شناسائی حاصل کرکے جو Procedure ہے سر، یہ میں باربار ریکویسٹ کررہا ہوں، یہ چیف منسٹر کو صرف کہہ دیں، ایک خط لکھ دیں CCI کو And he can do it ، آج خط لکھیں، آپ اور ہم اپنا Influence ڈالیں گے، ریکویسٹ کریں گے، کہیں گے بعد میں لیکن آپ اپنا Procedure تو Follow کریں، یہاں یہ Procedure follow نہیں ہوتا، ایک اٹھتا ہے فیڈرل گورنمنٹ یہ کردے وہ کردے، بات کرنا آسان ہے، Procedure follow کریں، Timely، CCI کا فورم ہے Entry No.12 پہ ہائر ایجوکیشن کی جو بات انہوں نے کی ہے، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں Unanimously، نہیں ہوسکتا، Please follow the functions of the Council of the Common Interest and we will support it. Thank you.

<u>جناب سپیکر:</u> جناب جلال خان، اب ادھر جائے گا پھر ادھر آئے گا۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔جناب جلال خان۔

<u>جناب جلال خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔تھینک یو جناب سپیکر، میرے ممبر صاحبان کہہ رہے ہیں کہ جب آپ اٹھتے ہیں تو اذان شروع ہو جاتی ہے، میں نے کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے Blessing ہے۔

جناب سپیکر: یہ Blessing ہے ناں جی۔
جناب جلال خان: جناب سپیکر، Thank you so much ماشاءاللہ ہمارے معزز ممبران نے بہت اچھی اچھی باتیں کیں، اچھی اچھی Suggestions دیں، جناب سپیکر، یہ ایشوز جو Resolve ہوتے ہیں، یہ اسمبلی میں کھڑے ہو کر فلمی ڈائیلاگ مارنے سے نہیں ہوتے ہیں، ہم نے گورنمنٹ سے Day one ریکویسٹ کی تھی کہ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہم آپ کے ساتھ جو اچھا کام ہے اس میں سپورٹ کریں گے، آپ کے ساتھ جاکر وفاق میں بیٹھیں گے، آپ کی خاطر اور صوبے کی خاطر ہم لوگ لڑائی بھی کریں گے، جھگڑا بھی کریں گے، ریکویسٹ بھی کریں گے، منت ترلے بھی کریں گے لیکن جاکر اچھے کام میں آپ کو سپورٹ کرکے کچھ حاصل کریں گے وفاق سے لیکن Unfortunately ہم لوگ انہی چیزوں میں پھنسے ہوئے ہیں کہ ایک دوسرے کے اوپر تنقید اور لڑائی اور جھگڑے۔ جناب سپیکر، میں بجٹ سے Related ایک دو باتیں کروں گا ماشاءاللہ پہلے تو آپ سب کو مبارک گورنمنٹ کو لیکن جناب سپیکر، بجٹ پہ بہت سارے ایشوز ہیں، یہ کوئی عوام دوست بجٹ نہیں ہے، صرف اور صرف یہ کتابوں میں Calculation کرکے بجٹ بنایا گیا ہے جو بالکل جس کو سمجھنے کے لئے آپ کو ایک Economy analyst ہونا پڑے گا ۔ جناب سپیکر، جب ایک گھر کا بجٹ بنتا ہے تو اس میں ہم لوگ Calculation کرتے ہیں کہ میری Monthly income یہ ہے اور Expenditure یہ ہے، اس میں کوئی اس طرح کی Calculation نہیں کی گئی ہے۔ جناب سپیکر، میری میٹنگ کل ہوئی ہے، کچھ Industrialists سے، جن کو بالکل اس بجٹ میں لیا ہی نہیں گیا ہے، In loop نہیں لیا گیا ہے اور کافی جو ہے ہماری، آپ کو پتہ ہے سپیکر صاحب، کہ آپ کے Country کی جو Backbone ہوتی ہے وہ انڈسٹری ہوتی ہے، جب ہماری انڈسٹری تبا ہ ہو اور وہ خسارے میں جارہی ہو تو آپ کا یہ ریونیو کیسے بڑھے گا؟ جناب سپیکر، یہ طورو صاحب تو میرے خیال میں چلے گئے لیکن ان کی یہ گندم پہ میں نے خود Working کی ہے، ہم لوگ تو اسلام آباد، پنجاب اور وفاق سے اختلافات کرتے ہیں کہ ہم ان کے بالکل Opposite جائیں گے لیکن جب گندم کی Price کی بات آئی، تو جو Price انہوں نے رکھی ہے، ہم بھی وہی Follow کر رہے ہیں، یہ کیوں کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، باہر روڈ پہ 25سو کی گندم مل رہی ہے اور وہ تین ہزار نو سو (3900)پہ خرید رہے ہیں، اتنا بڑا Gap کیوں انہوں نے رکھا ہے؟ تو اس کو میں چیلنج دیتا ہوں، یہ پورے ہاؤس کے سامنے کہ اس

کو Privatized contract دیا جائے، میرے خیال میں میں نے جتنی Calculation کی ہے یہ29 سو ارب کی گندم Maximum ہمیں پورے 24 اور 25 ارب کی پڑے گی۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں ایک اور ایشو ہوا ہے، کچھ دن پہلے ہمارے حلقے کا ایک ایس ایچ او تھا اور ایک دن میں تین ایس ایچ اوز چینج ہوئے ہیں اور وہ صرف اور صرف پولیٹیکل پریشر کی وجہ سے چینج ہوئے ہیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ جناب سلطان روم صاحب، سلطان روم صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب سلطان روم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔سب سے پہلے تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایوان کے بزرگ ترین72 سالہ نوجوان کو موقع دینے کا، اس کے بعد میں فناس منسٹر کو اور اس کی ٹیم کو مبارکباد دیتاہوں کہ اس ایوان کو آپ اس خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں سر، اس کے بعد آپ کی توجہ چاہوں گا ، میں اس صحت کارڈ کے اوپر بات کرنا چاہتا ہوں جوکہ صحت کے لحاظ سے دنیا کا سب سے ا چھا منصوبہ ہے اور یہ میں ایسے ہوا میں نہیں اڑاتا ہوں، یہ میں اپنے مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں کیونکہ میں نے زندگی کا زیادہ حصہ یو ایس اے میں گزارا ہے اور اس کے بعد میں اکثر اوقات آسٹریلیا، یو کے اور Western countries میں اپنی فیملی کے ساتھ آتا جاتا ہوں اور زیادہ تر اپنے پوتے پوتیوں، نواسیوں کو ہسپتال لے کر جاتا ہوں، تو میں نے کبھی ایسی سہولت پوری دنیا میں نہیں دیکھی ہے، یہ میں حلفاً بات کرتا ہوں، تو یہ ایک اگر اس کے اوپر کوئی تنقید کرتا ہے تو وہ بےجا ہے اور وہ با دل نخواستہ کرتاہے، یہ تنقید وہ اپنے حلقے کے عوام میں جاکر کبھی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ بذات خود یا ان کے رشتہ دار کہیں نہ کہیں اس سے مستفید ہوتے ہوں گے اور ہو رہے ہوں گے، تو صحت کارڈ کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ باقی بات ہوئی شفافیت کی، تو پاکستان کی شفافیت ہر منصوبے سے یہ زیادہ شفاف ہے، اس میں کوئی مجھے بدعنوانی ابھی تک میں نے نہیں دیکھی اور اس کا مجھے خود اپنا مشاہدہ ہے، البتہ اس میں بہتری کی گنجائش بہت زیادہ ہے کیونکہ ہمارے پچھلے دور حکومت میں اس کی تعداد اتنی زیادہ تھی تو پھر جب'کیئر ٹیکر' یا پی ڈی ایم والی حکومت آئی تو انہوں نے کم کرتے کرتے اس کو آخر کار بند ہی کردیا ، تو جب اب ہماری حکومت آئی اور عوام سے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق ہم نے اس کو دوبارہ کھول دیا لیکن اس کی تعداد اب بہت کم ہے، اس کو وہی 2022 تک جو

تعداد تھی ادھر تک لے جانا پڑے گا تاکہ عوام کو سہولت زیادہ میسر ہو جائے اور یہ وہی اسی بجٹ پر ہو سکتا ہے، تو اس پر زیادہ ہسپتال بھی کھولے جائیں گے اور زیادہ تر میڈیکل سٹاف اور ڈاکٹرز بھی اس سے مستفید ہوں گے، تو میری التجاء ہے کہ اس کی تعداد بڑھا دی جائے تاکہ جگہ جگہ، ہمارے حلقے میں پچاس پچاس کلومیٹر سے لوگ آتے ہیں کیونکہ ہسپتال بہت دور پڑتے ہیں، تو اگر اس کو زیادہ بڑھایا جائے تو بہت اچھی بات ہوگی۔ اس کے علاوہ میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں سپیکرصاحب، یہ سوات موٹروے کا جو فیز ٹو ابھی بننا شروع ہوگیا ہے، تو یہ بہت ہی اچھا منصوبہ ہے پورے صوبے کے لئے اور خاصکر ضلع سوات کے لئے لیکن اس میں 2017 کے بعد اس کے کئی پلان اور نقشے بنائے گئے، اس میں ایک نقشہ ایسا ہے جو سارے عوام اس کے اوپر متفق ہیں کیونکہ اس میں بہت کم زرعی زمین خراب ہوجاتی ہے، اس میں بلڈنگز اور مکانیں بھی بہت کم خراب ہوجاتے ہیں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں پھلدار درخت بھی بچ جاتے ہیں، تو اگر آپ PD کو جو پلاننگ ڈائریکٹر ہے اور اس کی جو ٹیم ہے، ان کو بلا کر اسی پلان کےاوپر بنانے پر مجبور کیا جائے تو عوام اس کے اوپر متفق بھی ہوں گے اور کم ازکم نقصان ہوگا، تو میری التجاء ہے کہ آپ اس کے اوپر ضرور کوئی کمیٹی بنائیں اور اس کے اوپر کام کیا جائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔

جناب عدنان خان: سر، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وقفہ نہ کریں، میرے خیال میں Continue رکھیں کیونکہ اتنا لمبا ایجنڈا تو ہے نہیں، یہ کوئی ہماری بہنیں بات کرلیں گی، کچھ بھائی بات کرلیں گے۔جی کورم Point out ہوگیا ہے، اصولاً ہمیں اس کو لینا پڑے گا ، گھنٹیاں بجائیں جی، دو منٹ کے لئے۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گن لیں جی، کورم پورا ہے۔

مالی سال 2023-24 کے منظور شدہ اخراجات کے توثیق شدہ جدول کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب سپیکر: اب میں ایجنڈا آئٹم نمبر 4 لیتا ہوں۔ The honorable Minister for Finance, to please lay in the House, the authenticated schedule of authorize expenditure for the Financial Year 2023-24, under Article 123 of the Constitution of Islamic Republic of

Pakistan. Honorable Minister for law.

جناب آفتا ب عالم آفریدی (وزیر خزانہ و قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔میں آئین کے آرٹیکل 123 کےتحت ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2023-24 کے لئے توثیق شدہ جدول میز پر رکھتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands laid.

محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ، اگر بات کرنا چاہیں، نیلوفر بابر صاحبہ بات کرلیں۔

محترمہ نیلوفر بابر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ، میرے بھائیوں نے اور بہنوں نے بھی بڑی باتیں کیں اور بجٹ پہ بھی بات ہوئی اور بڑی اچھی اچھی باتیں کیں، ابھی اللہ کرے کہ یہ ساری پوری ہوں اور دعا گو ہیں مگر نظر کچھ آ نہیں رہا کیونکہ جب تنخواہ ملنے سے پہلے ہی آپ بجٹ بنائیں تو کیا ہوگا؟ اس کا تو جناب سپیکر، میں تو اپنے علاقے کی پسماندگی کا رونا روؤں گی چترال کے بارے میں، یہ اتنے سال گزر گئے نہ ہمارے راستے بنے، نہ ہمیں پینے کا صاف پانی ملا، نہ ہماری بجلی پیدا ہوتی ہے وہاں پہ پانی پہ، اور پہلے ہمارے جوغریب عوام کے لئے ایک سہولت تھی تین سو روپے، دو سو روپے یا چار سو روپے بل آتا تھا، ابھی ان کے لئے بھی ہزاروں روپے بل آرہا ہے، تو میں اپنے عوام کے لئے یہ بات کروں گی اور روڈوں کی حالت بہت زیادہ خراب ہے، گاڑیوں کی جو حالت ہوتی ہے وہ تو ہوتی ہے اور جو ادھر بندے اترتے ہیں وہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتے، تو آپ مہربانی کر کے اس بجٹ میں اگر ہمارے راستوں کے لئے کوئی اچھا پیکیج رکھیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اور دوسری بات، بڑے افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے، میں نوشہرہ میں رہتی ہوں، ہوں میں چترال کی لیکن دونوں جگہوں کی نمائندگی کروں گی، یہ جو گندم کے بارے میں یہاں پہ بات ہو رہی تھی، تو میرے گھر کے سامنے جناب ہزاروں کی تعداد میں ٹرک کھڑے ہیں اور آپ اللہ پہ یقین کریں، وہ ڈرائیور جو جھولیاں پھیلا پھیلا کر جو بد دعائیں دیتے ہیں، اس کڑی دھوپ میں وہ بیٹھے ہوتے ہیں، میں اپنے گھر سے دو گھنٹے پانی کی مشین چلاتی ہوں، ہزاروں کی تعداد میں پانی کے کولروں کو وہ بھرتے ہیں، تو مہربانی کر کے طورو صاحب کو میں گزارش کروں گی کہ کوئی انتظام کریں ان کے لئے اور جو باتیں ہیں، وہ تو میں کہنا نہیں

چاہتی، جو وہ بتا رہے ہیں، ادھر میرے گھر کے بالکل سامنے ڈرائی پورٹ ہے جی، تو مجھے سارا کچھ نظر آتا ہے، میں بہت کچھ بولنا چاہتی ہوں لیکن اس وجہ سے نہیں بول رہی کہ پھر طورو صاحب کھڑے ہوں گے، ہمارے پرانے بھائی ہیں، ہمارے ساتھ انہوں نے بہت کام کیا ہوا ہے پیپلز پارٹی میں، تو طورو صاحب کو میں ناراض نہیں کرنا چاہتی مگر کم از کم وہاں پہ چکر لگائیں، ڈرائی پورٹ کی حالت دیکھیں، جو میرے بھائیوں نے بات کی ہے، یہ بالکل صحیح ہے، تو برائے مہربانی میری یہ دو جگہیں ہیں، ایک میں پیر پیائی نوشہرہ میں رہتی ہوں اور ایک چترال، دونوں کی حالت، اور دوسری، ہاں میرے بڑے بہت Young بچے نوشہرہ سے آئے ہوئے ہیں تو وہ جب اسمبلی آتے ہیں نوشہرہ سے تو ان کو چاہیئے کہ یہ موبائل ذرا نیچے رکھ کر سڑک کے ادھر ادھر بھی دیکھا کریں، یہ کیا حالت ہے سڑک کی؟ پانی کے نکاس کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے، سڑک خراب، تو میرے بچو! ذرا آپ اپنے علاقے کا جو جس نے ووٹ دیا ہے آپ کو، ان کا بھی ذرا خیال رکھیں۔ لوڈ شیڈنگ جناب عالیٰ، ظلم ہے بالکل، بیچارے دیہاتی لوگوں پہ ایک گھنٹہ بجلی ہوتی ہے اور چھ گھنٹے بجلی نہیں ہوتی ہے، کب تک کوئی جنریٹر چلائے یا UPS کو، چلیں امیروں کے گھر میں ہیں، غریب بیچارے کیا کریں گے؟ تو آپ سے گزارش ہے، یہ شکایتیں ہیں، میری آپ سنیں تھوڑی، مہربانی آپ کی کہ آپ نے ٹائم دیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ جی۔ جناب رجب علی عباسی، اس طرح ہے جناب وزیر محترم، کہ رجب علی عباسی صاحب بات کریں گے اس کے بعد ثوبیہ شاہد صاحبہ بات کریں گی، کبیر خان کریں گے----

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، پھر آپ جواب دیں گے، پھر اس کے بعد آپ دونوں کو بعد میں لے لیں گے، نہیں، یہ چھوڑتے نہیں ہیں، بیچ میں Lapse بھی ہو سکتا ہے۔جناب رجب علی عباسی صاحب۔

<u>جناب رجب علی خان عباسی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ آپ کے بجٹ پہ تو سارے دوست بات کر چکے ہیں، ایک ایشو ہے، ہمارے پورے پشاور کے ہمارے جو ایگریکلچر ریسرچ والے ہیں، ان کا ایک ایشو ہے، اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، ICT Agriculture Transformation Plant Project کے لئے جو پیسے مبلغ Two thousand million مختص کئے گئے تھے، ان میں سے ابھی تک جو خرچ ہوئے ہیں وہThree hundred fifty million ہوئے ہیں اور

پراجیکٹ کے مقاصد پورے کرنے کے لئے One thousand sixty five million موجود ہیں، چونکہ اس سال اس سکیم کو اے ڈی پی میں ختم کر دیا گیا ہے، یہ سکیم عمران خان صاحب نے شروع کی تھی اور ان کا خواب تھا، اس طرح کی سکیمیں دوسرے صوبوں جیسے پنجاب اور سندھ میں بھی تاحال جاری ہیں اور یہ کسان کے لئے بہت فائدہ مند ہے اور وہاں پہ جاری ہے اور یہ یہاں پہ بھی جاری رہنی چاہیئے، اس لئے گزارش یہ کی جاتی ہے کہ کسانوں کی بہبود کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سکیم کو Neutral cost extension دے دی جائے اور 2024-25 کی اے ڈی پی میں فوری طور پر شامل کیا جائے تاکہ اس سکیم میں بقایا رقم کسانوں کی فصل و پیداوار بڑھانے میں اور صوبے کی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی غرض سے موجود فنڈ کو قابل استعمال کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں اصل ایشو یہ ہے کہ اس سکیم میں جتنے بھی ریسرچرز لیے گئے تھے، وہ سارے کے سارے پی ایچ ڈی اور ایم فل تھے، ابھی ان لوگوں کو یہ پریشانی ہو گئی ہے کہ اگر یہ سکیم ختم کر دی گئی، تو ان کے اور ان کے اہل و عیال کا اور ان کے بچوں کا مسئلہ بن جائے گا، بے روزگار ہو جائیں گے، تو گزارش یہ ہے کہ یہ ویسے بھی ہمارے صوبے کے لئے آگے ہم نے زراعت کی پیداوار بڑھانی ہے، پنجاب میں اس وقت فی من ایکڑ جو پیداوار ہے وہ 30 سے40 من ایکڑ ہے اور ہم تقریباً پچھلے دنوں جو عثمان خان ڈیٹا دے رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ ہم کوشش کریں تو اس کو 9 من فی ایکڑتک لے کر جاسکتے ہیں، ہمارے جو South میں جو کینال کا منصوبہ تھا جس کے لئے پیسے، ڈیبیٹ ہو رہی تھی کہ 10 ارب رکھے گئے تھے، اگر وہ کینال کو شروع کر دیا جائے اور اس کے لئے زیادہ فنڈ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا South جو ہے وہ بھی گندم کی پیداوار بڑھانے میں صوبے کے لئے بہت مددگار ثابت ہوگا اور پورے پاکستان کو فائدہ ہوگا۔ دوسری بات جناب سپیکر، میں اپنے ایبٹ آباد کے حوالے سے کروں گا، مون سون کا سیزن شروع ہونے والا ہے،' پری مون سون' اگلے دس پندرہ دن میں شروع ہو جائے گا اور جولائی سر پہ ہے، پچھلے سال ایبٹ آباد میں Urban flooding بہت زیادہ ہوئی تھی، اس کے لئے میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ایریگیشن کے اگر منسٹر صاحب ہیں ان سے کہ ہمیں ایبٹ آباد شہر کے لئے تقریباً پندرہ کروڑ روپے فوری طور پر فنڈ چاہیئے ہوگا تاکہ جتنے بھی ا ایبٹ آباد شہر کے نالے ہیں، ان کو صاف کرایا جائے تاکہ Urban flooding سے ہمارا شہر

بچ سکے۔ میں یہ گزارش اپنے لوکل گورنمنٹ والوں سے بھی کروں گا، وہ بھی اس سلسلے میں مدد کریں کیونکہ ایبٹ آباد میں بارش کا جو پانی ہوگا، تو اس Urban flooding کی وجہ سے لوگ ابھی سے پریشان ہیں اور وہ اس سوچ بچار میں ہیں کہ جو پچھلے سال کاFlood آیا تھا، اگر وہی دوبارہ شہر میں حالات ہوں گے تو لوگوں کے لئے مشکل ہو جائے گی۔ دوسری گزارش، کیونکہ میں ایک پہاڑی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں، ابھی بارشیں شروع ہوں گی، مون سون شروع ہوگا، کٹاؤ زیادہ ہو جائے گا، سیلابی خطرہ اس ایریا میں بھی زیادہ ہے، تو اس کے لئے بھی ہمیں فنڈ جاری کیا جائے تاکہ جو Erosion کی وجہ سے ہماری سڑکیں اور روڈز بند پڑے ہیں وہ آزاد ہوجائیں کیونکہ آگے یہ سیزن ٹورازم کے حوالے سے، ٹورسٹس جتنے بھی ہیں وہ سارے ہماری گلیات کا رخ کرتے ہیں اور گلیات کی اگر اس ایوان میں میں اپنی ایک درد بھری کہانی سنا دوں کہ نتھیا گلی، ڈونگا گلی جو میرے حلقے کا سب سے خوبصورت علاقہ ہے، لوئر گلیات اس میں شامل ہیں، پورا پاکستان جانتا ہے نتھیا گلی کا نام کیونکہ ہمارا ایبٹ آباد کسی زمانے میں گرمائی کیپیٹل آپ اس کو کہہ سکتے ہیں، ہوتا تھا، ہمارے سارے سیکرٹری صاحبان، ارباب اقتدار، ہمارے بابو صاحبان سارے ہمارے اس علاقے کو جانتے ہیں، ایک مین روڈ کو دیکھ کر سارے خوش ہو جاتے ہیں، کتنا خوبصورت علاقہ ہے۔ جناب سپیکر، آپ کے توسط سے اس ایوان میں میں یہ استدعا کروں گا کہ صرف ہماری ایک روڈ کو دیکھ کر آپ ہمارے اندرونی حالات کا اندازہ مت لگائیں، اگر آپ ہمارے لنک روڈز کو دیکھیں، ہماری وہ جو سڑکیں ہیں، میں اس لئے یہ استدعا اس ایوان میں کر رہا ہوں کہ جب آپ لوگ گلیات میں سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں، آپ وہاں پہ ٹھہرتے ہیں، اس موسم کو Enjoy کرتے ہیں تو خدارا ان لوگوں کا بھی احساس کریں، ان لوگوں کا بھی خیال کریں جو وہاں کے رہائشی ہیں، وہ مشکل میں ہیں، وہاں رہنا Locals کے لئے اس وقت سخت مشکل ہے، لوگ تعلیم کے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں، صحت کی سہولتیں میرے لوگوں کے پاس کم ہیں، ذرائع آمد و رفت دن بدن ان کے خراب ہوتے جا رہے ہیں، تو میں اپنے اس ایوان اور جناب سپیکر صاحب کے توسط سے آپ سب دوستوں سے گزارش کروں گا کہ جس طرح میں اپنے صوبے کے South کے لئے آواز اٹھاؤں گا، آپ سارے میرے ساتھ مل کر میرے ایبٹ آباد، گلیات اور میرے لورا کے لئے آواز اٹھائیں گے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر ایگریکلچر، آپ اگر اس پہ Comment کریں تو۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ جناب سپیکر، Basically ہمارے ایک اپوزیشن کے معزز رکن نے گندم کی خریداری کے بارے میں ایک عجیب سا منطق پیش کیا کہ میں قسم کھاتا ہوں، میں دعویٰ کرتا ہوں، میں پھر Resign کردوں گا کہ یہ جو قیمت لگائی ہے، میں اس سے بہت کم پہ لے سکتا ہوں، یہ غالباً ایسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں جو غریب کسانوں کا خون پسینہ چوسنا ان کی مہارت ہے، یہ جو Thirty nine hundreds price لگائی ہے، یہ Minimum support price ہے اور Basically یہ غریب کسانوں کو اور Growers کو سپورٹ کرنے کے لئے ہے اور پنجاب میں Growers جو ہیں وہ رو رہے ہیں، پیٹ رہے ہیں اور ان کو اس قیمت پر اس لئے نہیں لارہے ہیں کہ غریب کو غریب کیسے کردیا جائے، یہ ان کا خاصہ ہے، اس میں ان لوگوں کے جو پارٹی قائدین ہیں اور ان کا Manifesto یہی ہے جبکہ ہمارے قائد نے ہمیں یہ نہیں سکھایا بلکہ یہThirty nine hundreds basically یہ جو پانچ ارب کا Difference بتا رہے ہیں، یہ پانچ ارب غریب Farmers کو،Growers کو مل رہا ہے، تو اس میں کوئی شرائط یا دلائل دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور کیبنٹ نے جب یہ فیصلہ لیا تھا KP government نے، تو یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ غریب Farmers کو سپورٹ کیا جائے اور سر، دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ تیرہ مہینے یہ غریب صوبہ پختونخوا چار قسم کے گھس بیٹھے وزیر اعلیٰ ادھر رہے ہیں، غیر اخلاقی، غیر دخل کار وزیر اعلیٰ تھے چار اور نہ ان کا نام تھا، نہ ان کا ریکارڈ پہ تھا، نظر بھی نہیں آرہے تھے اور آرڈر بھی چلا رہے تھے، سارے محکمے اور سارے انتظامی سیکرٹری وغیرہ سب کے ساتھ ان کے رابطے ہوتے تھے اور مستقبل میں وزیر اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرکے اس صوبے کا کباڑہ کردیا اور یہ گھس بیٹھے وزیر اعلیٰ کی وجہ سے یہ صوبہ ابھی تک سیدھا نہیں ہورہا، ہم ہزار کوششیں کر رہے ہیں، یہ جو ہم نے 2023-24 کا بجٹ پاس کیا ہے، یہ ہمارا نہیں تھا اور یہ جو انہوں نے ادھر جتنا کھلواڑ کیا ہے اس صوبے کے ساتھ، اس صوبے کے فنانس کے ساتھ، یہ بھی ہمارا نہیں تھا، ہم تو اس کو سنبھالنے کی، سدھرنے کی اور ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جہاں تک یہ پراجیکٹ کی بات کر رہے ہیں، تو جناب سپیکر، ہمارے قائد کا Vision اور پھر ایگریکلچر اور Agri business پہ ہماری پارٹی کا بہت بڑا Vision ہے

لیکن اس صورت میں آپ دیکھیں گے جناب سپیکر، ایک المیہ ہے کہ جب یہ ایکس فاٹا کے اضلاع جو تھے، یہ جب انضمام ہورہا تھا تو ہمارے ساتھ وفاقی حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ ہر سال یہ ایک سو (100)بلین دے گا ان کی ترقی کے لئے اور ابھی تک Twenty five percent بھی وہ نہیں دے پا رہے ہیں اور اسی طرح ہمارے جتنے بھی وسائل ہیں، ابھی اگر جناب سپیکر، آپ دیکھیں، جتنے بھی ہمارے وسائل ہیں، ان کے مقابلے میں ہمیںTwenty five percent بھی نہیں دیا جارہاہے۔ اب جس پراجیکٹ کی یہ بات کر رہے ہیں، باوجود ہزار کوششوں کے دس تنخواہیں ابھی تک بھی ان کی پینڈنگ ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو 30 جون تک دس تنخواہیں بھی دے دیں جو ابھی تک Outstanding چل رہی ہیں کیونکہ وفاق سے وہ کچھ ہمیں نہیں مل رہا ہے جو ہمارا حق بنتا ہے، حالانکہ ہم کو شش بھی کر رہے ہیں جس طرح فنانس منسٹر نے، معزز رکن نے پوائنٹ اٹھایا ہے، فنانس منسٹر نے Already اس پہ Comment کیا ہوا ہے کہ ہم اس پہ Ministerial committee بنائیں گے اور اس کو دیکھیں گے، صرف یہ پراجیکٹ نہیں باقی جتنے بھی پراجیکٹس ہیں جو جو حکومت کر سکی، ہم ان شاءاللہ اس کو کریں گے، اس کو دیکھیں گے اور یہ ہمارے بچے ہیں اور ان کا ہم نے بھی دیکھنا ہوتا ہی ہے کہ کوئی بے روزگار نہ ہوجائے، کوئی غریب کا کوئی چولہا بند نہ ہوجائے لیکن ایسی کوئی بات نہیں، جان بوجھ کر نہیں کیا جارہا ہے، Financial constraints ہیں، صوبے کو حقوق نہیں دیئے جارہے ہیں، صوبے پر ذمہ داریاں ساری ڈالی جاتی ہیں، ابھی احمد کنڈی صاحب باتیں تو کرلیتے ہیں، اچھی باتیں کرلیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ:

ان چکنی چپڑی باتوں سے مت جوگی کو پھسلا ؎
بابا

جو آگ بجھائی جتنوں سے پھر اس پہ نہ تیل گرا بابا

تو ہماری بات یہ ہوتی ہے کہ ہم کوشش کرتے ہیں لیکن کنڈی صاحب سے ہم التماس کرتے ہیں، مؤدبانہ کہ جس پارٹی کے ساتھ مل کر آپ لوگوں نے اپنے صدر وغیرہ اور بہت بڑے بڑے عہدے لیے ہیں، تو ان کے سامنے بھی کبھی کبھی یہ باتیں کر لیا کریں کہ وہ ہمیں حقوق دیا کریں (تالیاں) کیونکہ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ آپ لوگ ایک چادر کے اندر ہیں اور ہمارے لئے ایسا بنایا ہوا ہے کہ جس طرح آپ کہہ رہے تھے کہ پولیس ابھی تو آپ کے آگے ہے، پھر آپ کے پیچھے ہو

جائے گی، ہمارے پیچھے تھی، ہمارے آگے ہوگئی اور پھر پیچھے ہوگی تو ان شاءاللہ ہم پھر بھی اس کو آگے لگا لیں گے ان شاءاللہ، (تالیاں) تو وسائل پہ جہاں تک تعلق ہے، جو ہمارے حقوق ہیں، تو اگر آپ دیکھیں وہ ایک شعر ہے پشتو کا میں سنا دیتا ہوں، کنډی صاحب ته دې ډالئی وی، وائی:

ے ځه د جلسې ځه د جلوس ځه د غزا شهیدان
مونږ بې هنرو پښتنو سره بلها شهیدان
په میدان ما جنګوی ماله شاباشے راکوی
خو د میدان په ویش کښې نه منی زما شهیدان
مونږه د یو جنګ نه خبر نه شو چې چا اوګټو
مونږه د هر جنګ نه راوړی دی بلها شهیدان

جناب سپیکر، مسئلہ یہ ہے، جب تک ہمارے حقوق کو مانا نہیں جائے گا، تسلیم نہیں کیا جائے گا، جس طریقے سے ہماری Reserved سیٹیں آپ کے سامنے ہیں اور اسی طرح آئینی حقوق ہمارے سلب کئے جا رہے ہیں، ہماری پارٹی کی وجہ سے، بھائی! صوبے کے حقوق تو دیا کرو، اگر ان کو ہم سیاست کی نذر کریں گے اور دوسری بات کہ وفاق سے بجٹ پہلے کیوں پیش کیا گیا؟ بھائی وسائل ہمارے ہیں، معدنیات ہمارے ہیں، آئل اینڈ گیس ہماری ہے، پانی ہمارا ہے، بجلی ہماری ہے، یورینیم ہمارا ہے، ابھی آپ دیکھیں، ساری چیزیں ہماری، پھر بجٹ ہم کیوں آگے پیش نہ کریں؟ اور وفاق نے تو کوئی احسان تو نہیں کرنا ہے اور یہ موجودہ جو فارم سینتالیس والی گورنمنٹ بیٹھی ہوئی ہے، ان کے تو شمار کے دن ہیں، پتہ نہیں ایک دو دن رہیں گے کہ رہیں گے بھی نہیں؟ اور ان کوہم نے جو ہے ناں واپس اپنے گھروں کو ان شاءاللہ بھیجنا ہی ہے، جونہی ہمارا ہو جائے۔ (تالیاں) بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ پنجاب کے ساتھ ہماری نہ تو کوئی دشمنی ہے، نہ ہماری کوئی نفرت ہے، ہمارے پاکستانی بھائی ہیں، ہمارے مسلمان بھائی ہیں، ہمارا ریاستی بھی رشتہ ہے، ہمارا کلمے کا بھی رشتہ ہے لیکن بات یہ ہےکہ جہاں تک زراعت کے لئے پانی کا تعلق ہے، کارخانوں کے لئے بجلی کا تعلق ہے، اب جب تمام صوبوں کو مل رہا ہے اور ہمیں نہیں مل رہا، آیا ہم یہ سوچ لیں کہ ہمیں جان بوجھ کر اور ایک منظم طریقے سے ان سب سہولیات سے کیوں محروم رکھا جارہا ہے، کیوں رکھا جا رہا ہے؟ آخر ہمارے لوگوں کا قصور کیا ہے؟ اور بات یہاں تک نہ پہنچائیں کہ ہم خود کہیں جو ہے ناں ہم زبردستی، ایک اور شعر ہے کہ:

ے خله به په زوره درنه واخلم
بیا دې دادا ته ټوپک ورکړه چې راځی نه

(تالیاں)

تو ہم یہ بھی کرسکتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، ایسے پراجیکٹ جس طرح ہمارے ایک معزز رکن نے نشاندہی کی ہے، واقعی ضروری ہے لیکن ساتھ ساتھ اپوزیشن ارکان کو کہتا ہوں، جتنی اچھی تقریریں ہمارے پاس یہ کر لیتے ہیں اور ہم سن لیتے ہیں، تو خدارا اپنی پارٹی کے قائدین کے سامنے بھی کبھی کبھی اس صوبے کے حقوق کی بات کیا کریں، یہ ہمارے اس صوبے کے لئے بہت بہتر ہوگا۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ کبیر خان، آپ پہلے کرلیں تو پھر ثوبیہ بی بی کرلیں گی۔ جناب کبیر خان۔

جناب عبدالکبیر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو جو بجٹ موجودہ حالات میں پیش کیا گیا ہے جبکہ اس صوبے کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے اور مشکلات درپیش ہیں، تو ایسے حالات میں ایک متوازن بجٹ اور عوام دوست بجٹ پیش کرنےپر میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ صاحب، ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر فار فنانس اور پوری کیبنٹ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، خاص کر صحت، روزگار اور Neglected area کے لئے جو فنڈز رکھے گئے ہیں وہ قابل تحسین ہیں لیکن جناب سپیکر، آپ کی Economic stability جو ہے وہ Political stability کے بغیر نہیں آسکتی اور Political stability تب آئے گی جب ہم Constitution کو مقدم رکھیں گے، جب اس پہ عمل درآمد کرائیں گے، لیکن ایسے حالات میں جبکہ ملک کا سب سے مقبول لیڈر بغیر کسی وجہ کے، بغیر کسی Reasons کے آپ نے سالوں ہو گئے جیل کے اندر بٹھایا ہوا ہے، آپ Victory کو Defeat میں تبدیل کر دیتے ہو، تو ایسے حالات میں ملک میں Political stability کے آنے کی کوئی امید نہیں ہے اور جب Political stability نہیں آئے گی تو پھر اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ Economic stabilityنہیں آسکتی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے بعد میں اپنے حلقے پہ آؤں گا جو کہ پچھلے دس سال سے مسلسل اپوزیشن میں آنے والا ایک حلقہ ہے اور مسائل کے انبار ہیں، سمجھ نہیں آتی کہ کون سا رونا پہلے رویا جائے، انفراسٹرکچر تباہ ہے، ہاسپیٹلز، روڈز اور سکولز کی اگر ہم حالت دیکھیں تو بالکل ناگفتہ بہ ہے۔ میری جو تحصیل ہے، تحصیل ہیڈکوارٹر ہاسپیٹل، اگر وزیر صحت صاحب تشریف فرما ہوں تو ان کے نوٹس میں لانا چاہوں گا، ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل طوطالئی اور دوسرا جو ہے وہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل ناوگئی، جن پہ ان دونوں

مذکورہ تحصیلوں کی آبادی کا انحصار ہے، بلکہ یہ جو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل ناواگئی ہے، تورغر ڈسٹرکٹ کی آدھی جو آبادی ہے، ان کا انحصار بھی اسی ہاسپیٹل پہ ہے، تو یہ دونوں Upgradation کے متقاضی ہیں اور آپ کی توجہ کے متقاضی ہیں، اسی طرح جو روڈ کے حالات ہیں، ادھر پچھلے دور میں Literally لوگ اپنی مدد آپ کے تحت چندہ کر کے وہ سڑکیں بنایا کرتے تھے، تو اب بھی جو ہمارے مین روڈز ہیں، یہ غورغشتو سے ڈانڈار، اس طرح کنکویٹ سے امبیلا اور سروائی کے جو روڈز ہیں، وہ خصوصی توجہ کے مستحق ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر صاحب تشریف فرما ہیں، تو ان سے ریکویسٹ ہوگی کہ اس کے لئے کچھ انتظام کیا جائے۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں مہابنڑ کے نام سے ٹورازم سپاٹ ہے، بلکہ Camping pods بھی بن گئے ہیں۔ جناب سپیکر، KP کے تین ڈویژن کا ملاپ اسی پوائنٹ پہ ہوتا ہے، ہزارہ، مردان اور ملاکنڈ ڈویژن پانچ سو، چھ سو فیٹ Above sea level اس کی Height ہے اور Historically بھی ایک پہچان ہے، تو وہ بھی ٹورازم کے حوالے سے اگر اس کو ڈیویلپ کیا جائے تو بہت سارا جو ریونیو ہے اس صوبے کے لئے ہم اس سے بھی Generate کر سکتے ہیں۔ اس طرح جناب سپیکر، میرا جو حلقہ ہے وہ بہترین Tobacco growing area ہے، اس صوبے کا جو بہترین ٹوبیکو ہے، وہ تحصیل مندن میں پیدا ہوتا ہے، تو جناب سپیکر، ریکویسٹ یہ ہے کہ ٹوبیکوسیس کی مد میں جو ملنے والی رقم ہے، تجویز یہ ہے، Suggestion یہ ہے کہ جن علاقوں سے یہ Income generate ہوتی ہو وہاں پہ خرچ کی جائے کیونکہ ہم اربوں روپے سالانہ ٹوبیکو سیس کی شکل میں National exchequer کو خزانے کو وہ ریونیو Generate کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، بونیر واحد ضلع ہے جو کہ ابھی تک ان چند اضلاع میں شاید ہو جو کہ موٹروے سے منسلک نہیں ہے، تو درخواست یہ ہے کہ جو ہمارا صوبائی موٹروے ہے، اس ایکسپریس وے کو اگر ہم سوات سے امبیلہ تک جس کا سروے بھی ہو چکا ہے، تو تین اضلاع اس سے مستفید ہو سکیں گے، تورغر، بونیر اور شانگلہ، تو Kindly ایک گزارش ہے فنانس منسٹر صاحب سے کہ اس کو بھی Future میں اگر Consider کریں تو یہ تینوں اضلاع اس سے مستفید ہو سکیں گے اور جناب سپیکر، Last but not the least بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی اگر ہم بات کریں، تو جناب سپیکر، ہمیں پتہ ہے کہ یہ ایک فیڈرل سبجیکٹ ہے، وفاق کی ذمہ داری ہے لیکن لوگ مطلب ہمیں ہی کوستےہیں جو جس پیمانے پہ-Un

announced اور Un-scheduled جو لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے تو جناب سپیکر، آپ کے توسط سے ہمارے جو اپوزیشن کے معزز ممبران صاحبان ہیں، ان کی تو فیڈرل میں حکومتیں ہیں، تو درخواست ہوگی کہ اس سلسلے میں جو بھرپور ان کا کردار ہے تو وہ اگر ادا کریں تو بڑی نوازش ہوگی۔ شکریہ جناب سپیکر، Thank you very much.

جناب سپیکر: محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، پہلے تو میں منسٹر صاحب کو یہ بتاتی ہوں کہ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ، نیشنل پارٹی اور جے یو آئی 2010 میں جو 7th NFC award تھا، اس میں اس سے پہلے جو 6th NFC award میں 33 فی صد پراونس کا حصہ تھا اور 77 فیڈرل کا تھا، اسی اتحادی پارٹیوں نے مل کر جس میں سے پیپلز پارٹی یہ ساری تھیں اور مسلم لیگ، نیشنل پارٹی، جے یو آئی ان لوگوں نے7th NFC award میں پراونس کا حصہ 57.5 فی صد کر دیا اور فیڈرل کا42.5 فی صد کر دیا جناب سپیکر صاحب، جس کی وجہ سے اور War on terrorism میں ہمارے صوبے کا ایک فی صد زیادہ کر دیا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے فنانس کے فیڈرل ڈیپارٹمنٹ سے منگوایا ہوا ہے، آپ لوگوں کو بھی دے دوں گی، ان کی انفارمیشن کومیں سب کو دے دوں گی، یہ سر، 2018-19 میں جو ایف ٹی اے ادھر فیڈرل سے آیا تھا، وہ 327924 ملین تھا جو عمران خان کی حکومت جب ادھر تھی پی ٹی آئی کی اور ادھر بھی تھی تو اس میں اور 40251 ملین جو تھا یہ War on terrorism میں آیا تھا، اسی طرح یہ 2018-19 کا ہے، پھر 2019-20 کا 334982 ملین ہے، پھر 2021 کا 37227 ملین ہے اور آپ کو اگر میں یہ جو کہہ رہی ہوں تیرہ مہینے پی ڈی ایم کی حکومت اور اس میں اگر اس صوبے کو جو حصہ ملا ہے تو وہ 613017 ملین ہے اور War on terrorism میں 74028 ملین حصہ ملا ہے Last year اور اس سال ہمیں جو حصہ ملے گا وہ 108 ارب روپے ہمیں War on terrorism میں، یہ اسی فیصلے اور اسی اتحادی گورنمنٹ کی وجہ سے ہمارے صوبے کو ملے گا، یہ ابھی جو ہمیں 1754 ارب روپے اگر ہمیں گورنمنٹ سے ملتے ہیں، اگر ہم یہ 7th NFC award یہ نکال دیں تو جناب سپیکر صاحب، ایک ہزار سے بھی ہمارا حصہ نیچے آئے گا، تو جناب سپیکر صاحب، یہ نہ کریں، آپ اپنی کارکردگی بتائیں کہ آپ لوگوں نے جو قومی اسمبلی میں فیڈرل میں آپ لوگوں کی حکومت تھی تو اس میں آپ لوگوں نے کیا کارنامے کئے ہیں اور دس سال اس صوبے میں کیا کارنامے کئے ہیں؟ اس پہ بات کریں،

ایک دوسرے کے اوپر تنقید چھوڑ دیں اور جناب سپیکرصاحب، آپ سے میں ریکویسٹ کرتی ہوں، یہ مجھے سن کر بہت افسوس ہوا کہ ہمارے طورو صاحب کو ایک سیکشن افسر یا جو بھی ہے دھمکیاں دیتا ہے، گالیاں دیتا ہے، تو اس پہ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے سننے میں آیا ہے کہ گورنمنٹ کے ایم پی ایز جاتے ہیں، سیکرٹریوں کے دفتروں کے آگے بیٹھتے ہیں، ڈائریکٹ اس کے کمرے میں نہیں جا سکتے۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری جو سیلری سلپ ملتی ہے، اس میں ہمارا گریڈ جو ہے وہ 23 ہے لیکن اس بات کو 1974 سے لے کر جو ہمارا ایکٹ ہے، ہمارا پریویلج کا ایکٹ ہے، اس کا ابھی تک ہمارے ممبران کو اس کے بارے میں نہیں پتہ، جناب سپیکر صاحب، آپ کو میں ایک ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آپ اس Floor سے آج ہی ایک سپیشل کمیٹی بنائیں جس میں سے ان ممبران کو پتہ چل جائے کہ ان کا کیا پریویلیج ہے؟ ان کی حیثیت بیوروکریسی سے Up ہے کہ نیچے ہے؟ یہ ان کے دفتروں کے باہر بیٹھ سکتے ہیں کہ نہیں ڈائریکٹ اندر جا سکتے ہیں؟ ہمارے ان ایم پی ایز کی اسی (80)ہزار روپے بیسک تنخواہ ہے، یہ ٹھیک ہے اس حساب سے ہم نیچے ہیں کہ ہماری سیلری اسی (80)ہزار ہے، 2013 میں تیس (30) ہزار تھی، 2013 سے پہلے سولہ (16) ہزار تھی، اگر اس تنخواہوں کی وجہ سے ہمارے ممبرانوں کو یہ باہر بٹھاتے ہیں تو یہ الگ بات ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر ہم 145 بندے یہ اس مجلس شوریٰ کے ممبر ہیں اور یہ عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور اس ایوان میں ہم آتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، پلیز آپ اس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائیں تاکہ سارے مسئلے مسائل پہ ڈسکشن ہو جائیں اور ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کاStatus کیا ہے؟ تاکہ ہر بندے کو اپنے پریویلیج کا بھی پتہ چل جائے کہ ان کے پریویلیجز یہ ہیں کہ اگر یہ کسی سرکاری افسر کو ایک دفعہ Call کریں، اگر وہ تین دفعہ نہ اٹھائے تو اس پہ پریویلیج موشن اس ہاؤس میں لے کر آ سکتے ہیں، ان کا ایک گریڈ جو ہے وہ Down جا سکتا ہے، یہ سب نئے ممبران ہیں، یہ PIPs کی ٹریننگ سے میرے خیال سے ادھر یہ نہیں سمجھیں گے، اپنے ہی ہاؤس کی ایک اسپیشل کمیٹی بنائیں تاکہ ان کو سمجھ آجائے اور جناب سپیکر صاحب، باقی بھی یہ آپ پر ہے کہ جتنی بھی ہمارے اس ایوان کے ممبران کی Respect ہو، یہ آپ کیRespect ہوگی، اس ہاؤس کی Respect ہوگی، ہم اس کے ساتھ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، اگر کوئی ممبر آتا ہے تو وہ صرف اور صرف عزت کے لئے آتا ہے، تو

وہ اس عزت کو ادھر سے کمائے، بے عزت نہ ہو جائے اور جناب سپیکر صاحب، ایگریکلچر کے منسٹر صاحب جا رہے ہیں لیکن ایک دو منٹ آپ دے دیں، منسٹر صاحب، آپ اگر بیٹھ جائیں تو مہربانی ہوگی کیونکہ دو تین دن سے ICT کے بچے آ رہے ہیں، میں نے ان سے ذکر کیا منسٹر صاحب سے ان بچوں کا، یہ جوان ہیں، ہماری Youth ہیں، ان کا آپ لوگ یہ پراجیکٹ Extend کریں، ایک سال اس کا ہو گیا، تو اس ٹائم لیکن منسٹر صاحب نے صاف بتا دیا کہ یہ بچے ایک سال کے پراجیکٹ پہ تھے اور اس 30 جون کو ان کا پراجیکٹ ختم ہو رہا ہے، وہ نئے پراجیکٹ کے لئے Apply کریں اور اس کو اگر ہم بڑھاتے تو پھر یہ کورٹ میں جائیں گے، کیس کریں گے کہ ہم سرکاری ہو جائیں گے، یہ اسی طریقے سے بات کی، میں نے یہی بات ان کو کہی کہ آپ لوگ اپنے آپ کو نہ تھکاؤ بچو اور اپنا کوئی اور جاب ڈھونڈیں یا وہ کریں یا Apply کریں لیکن ان لوگوں نے مجھے یہ ایک پرچی دے دی جس میں کہ اس نے اپنا بیان Explain کیا کہ ہمارا جو یہ پراجیکٹ ICT، Agriculture Transplantation Plan Project کے لئے جو پیسے Two thousands million مختص کئے گئے تھے، ان میں ابھی تک جو خرچ ہوئے ہیں وہ Three hundred fifty million ہوئے ہیں اور پراجیکٹ کے مقاصد پورے کرنے کے لئے بقایا رقم یعنی Sixteen hundred fifty millionموجود ہے ایگریکلچر کے پاس، جبکہ اس سال اس سکیم کو اے ڈی پی سے ختم کر دیا گیا ہے، یہ سکیم عمران خان نے شروع کی تھی اور ان کا خواب بھی تھا اور یہ سکیم دوسرے صوبے جیسے پنجاب اور سندھ میں بھی تاحال جاری ہے جو کہ کسان کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے، اس لئے گزارش کی جاتی ہے کہ کسانوں کی بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سکیم کو Tribunal cost action دے دیا جائے اور 2024-25 کی اے ڈی پی میں فوری طور پر شامل کر دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اگر واقعی ان کا جو پراجیکٹ جو جس مقصد کے لئے سٹارٹ ہو جاتا ہے تو وہ مقصد پورا ہونے سے پہلے آپ اس پراجیکٹ کو کس طرح ختم کر سکتے ہیں؟ یہ تو اس میں ہے کہ اس کو آگے بڑھایا جائے تاکہ دوسرا اگر ایک پراجیکٹ ختم ہی نہیں ہوا ہو تو کس طرح آپ دوسرے پراجیکٹس سٹارٹ کر سکتے ہیں؟ ان کا یہ ڈیمانڈ نہیں ہے کہ ہم سرکاری جاب مانگیں گے، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے جو یہ ایک سال کا سفر کیا ہے وہ Achievement وہ Goals ہم نے حاصل کئے ہی نہیں ہیں، اگر ہم نے اس Goal کی Achievement نہیں کی ہے تو

ہمیں درمیان میں سے کیوں نکال رہے ہیں؟ ابھی اس کو Extend کریں کیونکہ انہی کے پیسے----
جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ Point plead ہو گیا ہے----
محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں جناب سپیکر صاحب، ایک زعفران کی کاشت کو فروغ دینا قابل تحسین ہے کہ بجٹ میں ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، دیر میں زیتون کے ڈھیر سارے درخت کھڑے ہیں اور اس میں قلم کاری کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس میں قلم کاری ہو جائے، جس کے لئے بجٹ میں کوئی بھی رقم مختص نہیں کی گئی ہے، ویسے بھی ہمارے دیر کو تو بہت ہی نظر انداز کیا گیا ہے، تو اس بجٹ میں اگر محکمہ ایگریکلچر کو زیتون کے درختوں میں قلم کاری کے لئے فنڈ مختص کریں تو اس سے ملک کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے، زعفران کی تو دور کی بات ہے جو ہمارے ساتھ Available ہے، اس کو آپ لوگ فروغ دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر اس ایگریکلچر کے لئے بھی ایک کمیٹی بنائی جائے اور جو ہمارا اس پریویلیج جو ممبران کا ہے اس کے لئے آپ کمیٹی بنائیں تو بڑی مہربانی ہوگی اور اس کے لئے یہ پورا ایوان، سبھی اس کی گزارش کرتے ہیں، آپ اگر اناؤنس کریں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔
جناب سپیکر: کمیٹیاں ابھی بن رہی ہیں جی، تمام سٹینڈنگ کمیٹیاں بن رہی ہیں، وہ اپنا Function شروع کر دیں گی، بہت جلد آپ سبھی ان کے ممبرز ہوں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس پہ سارے ممبران Work کریں۔
جناب سپیکر: یہ آپ کس کی بات کر رہی ہیں؟
محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ ایم پی ایز کے پریویلیج کی، اور اس کی؟
جناب سپیکر: نہیں، یہ قانوناً میرا خیال ہے ایسے نہیں کر سکتے، اس کی سلیکٹ کمیٹی بنا لیں گے مگر ابھی چونکہ ہم اس بجٹ میں کوئی اور چیز لے نہیں سکتے، یا اسے Refer نہیں کر سکتے تو وہ اگلے کسی اس میں ہم بنا لیں گے تو پھر اس میں Refer کر دیں گے، جو بھی آپ کے ذہن میں خدشات ہوں گی، جو باتیں ہوں گی۔ دیکھیں، ایک تو میں اس ہاؤس کے Custodian کی حیثیت سے یہ بات کرتا ہوں، یہ جتنی باتیں ہیں، اس کا ہم کیوں گلا کرتے ہیں، یہاں ممبر آکر، آپ کو اس صوبے کے عوام نے تمام Rights دیئے ہیں کہ آپ یہاں بیٹھ کر قانون سازی کریں، ہمیشہ ایک سائیڈ گورنمنٹ ہوتی ہے ایک اپوزیشن ہوتی

ہے، مل کر قانون سازی کریں، جو جو چیز آپ کے ذہنوں میں ہے، جو جو خدشات آپ کے ذہنوں میں ہیں، آپ اس کے لئے قانون لائیں، (تالیاں) ان کو قانون کا پابند کریں، ادارے قانون سے باہر تو نہیں ہیں، ناں جب قوانین آپ کے Vague ہوں گے تو پھر اس کا فائدہ تو ادارہ اٹھائے گا ناں، کیونکہ ادارے کی اسٹیبلشمنٹ تو 1858 سے ہوئی ہے، ہماری اسٹیبلشمنٹ تو 1947 کے بعد کی ہے کہ ان چیزوں میں فرق ہے کہ اس میں آپ چیزوں کو دور کریں، بالکل ہم لائیں گے جی، اس کو بعد میں ہم طے کر لیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، Last two tenures میں جو امنڈمنٹس ہوئی ہیں، جو Legislation ہوئی ہے، چاہیئے کہ گورنمنٹ کوئی بھی بل لے کر آئے، تو اس کو چاہیئے کہ وہ ادھر سے کمیٹی میں Shift ہو جائے، ادھر سے اس پہ سٹڈی کرے اور پھر پاس ہو لیکن ہمیشہ یہ پی ٹی آئی والےاس بات پہ فخر کرتے ہیں کہ ہم نے سب سے زیادہ Legislation کی ہے لیکن اس کی کیا Legislation تھی کہ ایک ہی دن پر وہ لے کر آئے ہیں، یہ سب گواہ ہیں کہ ہمارے سپیکر کو بھی پتہ نہیں ہوتا تھا کہ بل میں کیا ہے اور ایک ہی دن میں ٹیبل بھی کرتے تھے اور ایک ہی دن میں پاس بھی کر لیتےتھے، تو تینوں جو ان کے وجود تھے وہ ایک ہی دن میں وہ ختم کر کے ہمیں بھی پتہ نہیں ہوتا تھا کیونکہ نہ وہ ہمارے سکرینوں پہ ہوتا تھا، نہ ایجنڈے پہ آ جاتا تھا، ایک Page آجاتا تھا اور اس میں بل پاس بھی ہو جاتا تھا، تو یہ ہمارے اس ایوان کے ساتھ ہمیشہ Last ten years سے یہ نا انصافی ہوئی ہے، ہمیں آپ سے تو قع ہے کہ آپ اس عمل کو روک دیں گے اور جو بھی بل گورنمنٹ کا بھی آئے گا، تو وہ ہمارے ممبرز کے پاس آنا چاہیئے اور پھر اس کو ہم سٹڈی کریں تو پھر آگے کریں، یہ سارے جو ہمارے ساتھ Last time میں ہوئے ہیں کہ اس سب کی روک تھام اس ایوان سے کیا جائے، تو جناب سپیکر صاحب بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی، میرا خیال ہے یہ وہی بات تھی جس کا جواب آپ پہلے دے چکے ہیں یا یہ مختلف ہے؟ منسٹر ایگریکلچر کا مائیک On کریں۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: یہ تو میجر صاحب، وہی بات نہیں تھی جو پہلے آپ Explain کر چکے ہیں۔

وزیر زراعت: جی یہ زعفران اور اس کے بارے میں بتانا ہے کہ زعفران اور زیتون کی Grafting کے سلسلے میں ہمارے پاس Already schemes ہیں اور شاید آپ نے دیکھا نہیں ہوگا، زعفران کے لئے ہم نے بہت بڑی رقم مختص کی ہے، وزیراعلیٰ صاحب کی Special interest ہے اس میں، اور وہ ہم کر رہے ہیں اور جہاں تکGrafting کا تعلق ہے زیتون کی، تو Across the province ہم اس کو Manage کر رہے ہیں اور اس کے لئے الگ ایک پراجیکٹ بھی ہے اوراے ڈی پی میں بھی اس کے لئے جو ہے ناں الگ سکیم ہم نے رکھی ہوئی ہے اور جہاں تک محترمہ ثوبیہ صاحبہ نے یہ شماریات پیش کئے ہیں کہ Three hundred fifty million خرچ ہوئے ہیں اورSixteen hundred fifty million جو ہے ناں یہ وہ شماریات ہیں جو ہمیں ملے نہیں ہیں اور جو تنخواہیں ہیں جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ جو ہمارے تیرہ مہینے کے وہ گھس بیٹھئے وزیراعلیٰ تھے انہوں نے Even ان کا Contract بھی Sign نہیں کروایا تھا، وہ ہم نے Sign کیا ہے، یہ 30 جون تک جو ان کو تنخواہیں مل رہی ہیں، ان کیSanction بھی اس حکومت نے آکر دی ہے تاکہ ان کو تنخواہ ملے اور پچھلی عید پہ بھی ہم نے ان کودوتنخواہیں بڑی مشکل سے Manage کر کے دی ہیں اور وہی وجہ ہے، اس لئے وہ ایک چھوٹا سا شعر پشتو کا۔

زه به ولې نه ژړیږم، زه به ولې نه زوریږم

بل ته لاس نیسم محتاج یم، نه خو مرمه نه رغیږم

تو ہمیں وہ فیڈرل سے اپنا حصہ مل نہیں رہا، جیسے ملے گا، ایک پراجیکٹ تو کیا ہم ہزاروں پراجیکٹ ان شاءاللہ شروع کریں گے، جب ہمیں اپنے حقوق مل جائیں۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Mr. Qasim Shah, honourable Minister for Health.

سید قاسم علی شاہ (وزیر صحت): جی،بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ ٹائم دینے کا۔ سب سے پہلے تو میں وزیراعلیٰ صاحب کو اور فنانس منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اتنا عوامی بجٹ انہوں نے پیش کیا کیونکہ میرے ساتھ صحت کا قلم دان ہے، تو باتیں تو بہت ہوتی ہیں، ہر بات کا جواب بھی موجود ہوتا ہے اور دلیل کے ساتھ موجود ہوتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کیونکہ ہیلتھ کا قلم دان میرے پاس ہے تو میں صحت پہ ہی بات کروں گا ورنہ اگر خان صاحب کی حکمرانی میں جس طرح پاکستان چلا تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ ہم کہیں گے، کہاں تک سنو گےاورکہاں تک ہم

سنائیں؟ وہ باتیں ختم نہیں ہوں گی۔ جو شخص حرمت رسول کی بات کرتا ہو، جو امریکہ جیسے ملک کو Absolutely not کہہ سکتا ہو، تو یہ چھوٹے چھوٹے مسئلے اس کے لئےکیا ہیں؟ ایک دفعہ اس کو جیل سے باہر آنے دیں، جو معاملات تھے وہ بھی درست ہوں گے اور ملک اس مقام پہ پہنچے گا جس کا خواب قائد اعظم محمد علی جناح نےدیکھا تھا۔ سر، صحت پہ ہی بات کروں گا ، کافی سوالات آئے، کٹ موشنز بھی آئی تھیں، صحت پہ کافی اعتراض کئے کہ اس کی Performance بہتر نہیں ہے، تو میں پہلے بھی یہ بتا چکا ہوں کہ'کیئرٹیکر' گورنمنٹ جب آئی اور اتنے لمبے دورانئے کے لئے آئی تو بہت مشکلات اور چیز یں تھیں، وہ مشکل کی طرف گئی، تکالیف کی طرف گئی، ہم نےآتے ہی سے صحت کارڈ بحال کیا، اٹھارہ سو (1800) سے زیادہ علاج اس پہ ہو رہے ہیں جس سے خیبر پختونخوا کے عوام کو ایک بہت بڑا ریلیف ملا۔ جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی تو یہ صحت کارڈ کا فائدہ پوری قوم اٹھا رہی تھی، پورے پاکستان کے 24 کروڑ عوام اٹھا رہے تھے مگر الحمدللہ اب خیبر پختونخوا میں عمران خان کے سپاہیوں کی حکومت ہے تو خیبر پختونخوا میں صحت کارڈ بڑے اچھے طریقے سے استعمال ہو رہے ہیں اور عوام اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، Dialysis بھی ہو رہے ہیں، Bypassبھی ہو رہے ہیں، ہر قسم کے علاج جو ہیں الحمدللہ وہ ہو رہے ہیں۔ باقی ہر چیز کو Monitor کرنے کے لئے بہتری کی طرف جانے کے لئے اس بجٹ میں ہم نے فنڈ رکھا ہے، Command and Control Center for Health کا جیسا کہ آپ کو پتہ ہےکہ کئی جگہوں پہ ایک اعتراض آتا ہے کہ ڈاکٹرز Available نہیں ہیں، میڈیسن کا مسئلہ ہے، ان سب چیزوں کو ٹھیک کرنے کے لئے ہم پشاور میں Command and Control Center بنا رہے ہیں، ہر ہسپتال کے لئے ہر ضلع کے لئے سکین لگیں گے، ہر ہسپتال کو ہم Monitor کریں گے، دوائیوں کا حساب ہوگا، ڈاکٹر کا چیک ہوگا کہ وہ موجود ہے کہ نہیں؟ اس کے علاوہ Tele Health بھی ہم شروع کر رہے ہیں اور آنے والے اسی سال میں ان شاءاللہ تعالیٰ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ ہم Paperless کرنے جا رہے ہیں کیونکہ جب تک ہم ان پہ نظر نہیں رکھیں گے، ان کو Monitor نہیں کریں گے تو مسئلے مسائل ہوتے رہیں گے۔ سر، ہیلتھ میں Referral کا بڑا مسئلہ ہوتا ہے، پنجاب نے بھی، میں نے سنا ہے کہ ہماری Announcement کے بعد یہ Air ambulance لانا چاہتا ہے، ان کے پاس تو موٹروے موجود ہے، ان کو Air ambulance کی ضرورت ہی نہیں

ہے، Air ambulance کی ضرورت تو خیبر پختونخوا کو ہے، آپ ڈی آئی خان کو دیکھیں، آپ ملاکنڈ کو دیکھیں، آپ چترال کو دیکھیں، خدانخواستہ جب کسی مریض کو مسئلہ ہوتا ہے، اس کو اچھے ہسپتال جانے کی ضرورت پڑ جائے تو گھنٹوں گزر جاتے ہیں، تو اس کے لئے Air ambulance ان شاءاللہ کچھ مہینوں میں خیبر پختونخوا حکومت Launch کرنے جا رہی ہے اور یہ پہلی Air ambulance نہیں ہوگی، کچھ عرصے بعد اورAir ambulance جو ہیں وہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے ان شاءاللہ تعالیٰ ہم Launch کر کے دکھائیں گے۔ سر، ہمارا ایک Initiative تھا، ہم نے ذکر کیا اور وزیراعلیٰ صاحب نے اس کو سراہا اور اسی مہینے ہم اس کاافتتاح کرنے جا رہے ہیں، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک باپ ایک والدین دس بچوں کو تو پال لیتے ہیں لیکن دس بچے اکثر مجبوری کی وجہ سے، غربت کی وجہ سے، ذمہ داریوں کی وجہ سےاپنے والدین کو پال نہیں سکتے، ان کا علاج نہیں کر سکتے، الحمدللہ اسی مہینے ہم Executive health checkup جو ہے ہسپتالوں میں Launch کر رہے ہیں، ان کے لئے Dedicated counters ہوں گے، بغیر لائن کے 65 سالہ بزرگ لوگوں کا مفت میں معائنہ ہوگا، چاہے ان کو CT scan کی ضرورت ہو، ان کو MRI کی ضرورت ہو، ان کو Blood test کی ضرورت ہو، تو ایک روپے لئےبغیر ان کی تمام چیزیں جو ہیں وہ مفت کی جائیں گی، ان کو Receive کیا جائے گا، ان کو گاڑی تک چھوڑ کر آنا جانا کرے گا اور ان کو وہ عزت دی جائے گی، ان کو وہ مقام دیا جائے گا جو کہ وہ حقدار ہیں۔ (تالیاں) سر، ہم Bike ambulance launch کرنے جا رہے ہیں، دو سے تین مہینے میں وہ Launchہونے والی ہے، ہمارے بڑے شہروں میں گلیاں ہوتی ہیں جہاں پر بڑی ایمبولینسز نہیں جاسکتیں، یہ Bikes وہاں پر پہنچیں گی، ان کے پاس ECG machine بھی ہوگی، Suction machines بھی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ چھوٹی موٹی ایسی Treatment جو وہ دے دیں جس کی وجہ سے ان کو ہسپتال جانے کی ضرورت بھی نہ پڑے۔ سر، آپ کو پتہ ہے کہ ہسپتالوں میں، ہماری اپوزیشن بھی کہتی ہے، ہمارے ٹریژری بنچز والے بھی کہتے ہیں کہ اکثر ڈاکٹرز کی کمی ہوتی ہے سر، ایک ماڈل ہم لے کر آئے ہیں، اب اس پہ کام چل رہا ہے اور کچھ عرصے میں ہم اس کا ماڈل بھی اور میں چاہوں گا کہ اس اسمبلی میں بھی ضرور پیش کروں، سر، Locum tenens agenciesہوتی ہیں، پوری دنیا میں ہیں، تو اس میں ہم ڈاکٹرز کی ایک لسٹ بنا لیتے ہیں اور جو میں نے Working کی ہے،

ہمارے پاس 20 سے 25 ہزار ڈاکٹرز اور نرسز جو ہیں وہ On board آسکتے ہیں جس پہ ہمارا ایک روپیہ بھی نہیں لگے گا، جہاں ڈاکٹرز کی ضرورت ہوگی ہم اس Contract کے Through ڈاکٹرز کو ادھر Provide کریں گے اور ان شاءاللہ اس کے بعد کسی بھی ہسپتال میں، کسی بھی ضلع میں نہ نرس کی کمی ہوگی، نہ ڈاکٹر کی کمی ہوگی، علاج ہوگا، صحت ہوگی اور اچھا نظام ہوگا ان شاءاللہ تعالیٰ۔ سر، اس کے علاوہ ایک اور ہمارا ایک Initiative ہے جو ہم Current side سے کریں گے، جیسے کہ آپ کو پتہ ہے کہ خیبر پختونخوا میں کینسر کے Patients کی تعداد زیادہ ہے، Brain tumor جو ہے اکثر لوگوں میں آجاتا ہے، جس کا علاج بہت مشکل ہے، پہلے Chemotherapy دی جاتی ہے پھر ان کی سرجری کی جاتی ہے، اس کے بعد ان کو مہینوں ہسپتال میں رہنا پڑتا ہے، تو ہم ایک Gamma radiology centre بنانے جا رہے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ جو ا سی سال ہم بنائیں گے جس میں30 فی صد لوگوں کا علاج ہوگا، نہ ان کو Chemotherapyکی ضرورت ہوگی، نہ ان کو سرجری کی ضرورت ہوگی، نہ وہ ایک دن ہسپتال میں رکیں گے، (تالیاں) آئیں گے، تشخیص ہوگی پینتالیس منٹ سے ایک گھنٹے کے اندر اس کی Treatment ہوگی اور صحت یاب ہوکر ان شاء اللہ تعالیٰ وہ گھر جائے گا اور یہ چیز اسلام آباد میں بھی موجود نہیں ہے (تالیاں) سر، جذبہ ہو، جنون ہو، خان کا Vision ہو، اپنے وزیراعلیٰ کا حوصلہ ہو، ہمارے ساتھ تو کیا نہیں جو ہم کر سکتے ہیں اور ہم کر کے دکھائیں گے سر، ہم جذبے سے، ہمت سے کر کے دکھائیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔ سر، بہت کچھ ہے کہنے کو، بہتر کرنے کو لیکن صحت کی جو باتیں ہوئی تھیں، کچھ سوالات تھے، میں نے چاہا کہ میں یہاں پر وضاحت کر دوں، باقی ٹیم ورک پہ ہم Believe کرتے ہیں، یہ نہیں کہ ہم ادھر بیٹھے ہیں تو ہم صرف اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہیں گے، میرے اپوزیشن کے ساتھیوں کو کوئی مسئلہ ہو، صحت کی بہتری کا کوئی Idea ہو، میں 24 گھنٹے اپنے بہن بھائیوں کے لئے حاضر ہوں، آپ بتائیں ہم ٹیم ورک کریں گے لیکن ہم ساتھ چلنے کو تیار ہیں لیکن تنقید برائے تنقید نہیں، تنقید برائے اصلاح ہونی چاہیئے اور سر، آپ کا ایک دفعہ پھر بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور میں چاہتا تھا کہ کچھ باتیں جو ہیں میں اپنے معزز ممبران کے سامنے اور آپ کی Chair کے سامنے رکھوں اور کچھ چیزوں پہ میں روشنی ڈالوں تاکہ بار بار جو صحت کے سوالات ہوتے ہیں، ان کا ازالہ ہو سکے۔ شکریہ سر، بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: اچھا Windup کرانا ہے----

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ لیں، ایک منٹ لیں تو پھر تو بات ہو سکتی ہے، پھر Windup کرنا ہے، میں ایک بات، جناب وزیر فنانس، میں ایک بات کہتا ہوں، اس بات کی ایک Calculation اس ایوان کے سامنے رکھی جائے کہ اس صوبے کے اندر تمام منتخب نمائندوں کو، تمام ملازمین کو اپنا یہ ایک ہیلتھ ا لاؤنس دیا جا رہا ہے، یہ کبھی ایکFigure پیش کیا جائے یا ڈیپارٹمنٹ وائز پیش کردیں یا Collective figure پیش کر دیں اور ہیلتھ کارڈ ہے، یہ بڑا اچھا Initiative ہے، ایسا سوچیں کہ اس صوبے کے تمام لوگوں کے پاس ہیلتھ کارڈ ہو،بے شک ان کو جن کو جس لیول پہ آپ کہہ رہے ہیں، ان کو ذرا تھوڑی سی اس میں Enhancement دے دیں، تو میرا خیال ہے کہ اگر ایسا سسٹم رائج ہوگا جس سے آپ کا ایم پی اے، آپ کا منسٹر، آپ کا سیکرٹری، آپ کا ایڈیشنل سیکرٹری، آپ کا ڈی سی اور آپ کا کمشنر جب اس ہیلتھ کارڈ پہ علاج کرے گا تو میرا خیال ہے ایک یکساں نظام بھی Develop ہو جائے گا اور اس میں آپ کو بہت سارے پیسے کی بھی بچت ہو جائے گی اورہیلتھ کارڈچلانے میں بہت آسانی ہوگی، اس پہ ذرا سوچیں اور Figures دیکھ لیں اس میں۔ جناب منسٹر ہیلتھ۔

وزیر صحت: سر، بالکل آپ کا بہت بڑا اچھاIdea ہے۔ سر، تقریباً یہ چھ لاکھ کے قریب ہمارے سرکاری ایمپلائیز ہیں جو گورنمنٹ کی طرف سے Entitle ہیں کہ ان کو سرکاری خرچے پہ ان کے علاج کئے جائیں، کچھ حصہ ان کی تنخواہوں سے اس وجہ سے کٹتا بھی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان کو ہم صحت کارڈ کی جو Shelter ہے، اس کے نیچےلے آئیں، اربوں روپے،I think چھ ارب سے زیادہ روپے ان کے علاج میں تقریباً وہ خرچ ہوتے ہیں، تو اگر ہم اس کو Link کریں صحت کارڈ کے ساتھ، تو اس میں ہم کام کر رہے ہیں، وہ اس لئے کیونکہ یہ ایک ماڈل تھا، اگر ان کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی پیسے کٹتے ہیں اور وہ کچھ کٹوتی ان کی تنخواہوں سے بھی ہوتی ہے تو دوسری طرف ہم صحت کارڈ بھی دے رہے ہیں، اگر انہی پیسوں کو ہم صحت کارڈ کی طرف لے آئیں اور ان کا پیکیج بڑھا دیں تو یہ بڑی آسانی سے بھی ہوگا اور میری Calculation کے حساب سے ہم نے حساب کیا تھا، تقریباً سالانہ دو ارب روپے تک کی بچت بھی ہوگی، ایک تو علاج میں بھی بہتری آجائے گی، ان کا جو پیکیج ہے وہ بھی بڑھ

جائے گا اور دوسری طرف صحت کارڈ جو ہے، اس میں تقریباً جو ہمارے اخراجات ہیں، دو ارب روپے تک کٹوتی بھی آ سکتی ہے،یہ ایک اچھا ماڈل ہے اس پہ ہم کام کر رہے ہیں اور میں ضرور چاہوں گا کہ جب اس ماڈل پہ ہم کام کر لیں تو اس معزز ایوان کے سامنے ہم پیش بھی کریں گے۔ بہت شکریہ سر۔

جناب سپیکر: ملک طارق اعوان صاحب۔

ملک طارق اعون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُبِيَدِكَ الْخَيْرُ۔شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے ٹائم دیا، الحمد للہ، شروع تو اللہ کے نام سے کی ہے لیکن جو حقیقت ہے میں وہ ہی بولوں گا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا اور آپ کی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے یہاں پہ ایک پوائنٹ اٹھایا تھا رکشے والوں کا، تو الحمد للہ ان غریب لوگوں کو حکومت نے رکشے واپس کر دیئے ہیں، میں آپ کا مشکور ہوں، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی امید کرتا ہوں کہ میں نے اسی دن ایک ریکویسٹ یہ بھی کی تھی کہ جو ہتھ ریڑھی والے حضرات ہیں اور جو خوانچہ فروش یا چھابڑی فروش ہیں، ان کو بھی ایک مناسب جگہ دیں تاکہ وہ بھی اپنے بچوں کے لئے رزق حلال کماسکیں۔ جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ہمارے ایک بہت اچھے سپیکر ہیں اور جس طریقے سے آپ ہاؤس چلا رہے ہیں، کم از کم اپوزیشن آپ سے متاثر بھی ہے، آپ کے لئے دعا گو بھی ہے جیسا کہ ہمارے سی ایم نے کہا تھا کہ آپ نے یہاں پہ قانون سازی کے لئے آنا ہے، تو میں اتنی عرض کروں گا کہ بالکل ہم اس چیز کے لئے تیار ہیں، جو بلدیات کا کام ہے، اس کے حوالے کیا کیا جائے، کوئی نالی بنانی ہے، ٹیوب ویل بنانا ہے، جو کوئی کام کرنا ہے، انہوں نے کرنا ہے اور ہم یہاں پہ ان شاءاللہ تعالیٰ قانون سازی کریں گے۔ اس میں میری گزارش یہ ہوگی کہ جیسے میں نے پہلے ختم نبوت پہ بات کی تھی تو اس پہ ہم پہلے کوئی قانون سازی کریں۔ جناب سپیکر، PK-82 جس حلقے سے میں منتخب ہو کر آیا ہوں، میرے بھائی میرے منسٹر ہیلتھ یہاں سے چلے گئے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ کوئیSuggestion یا کوئی ایسی بات ہو تو کریں۔ جناب سپیکر، 1996 میں گورنمنٹ نے ایک زمین خریدی ہے جو کہ بے نظیر ہسپتال کے نام سے پڑی ہے، ایک سو گیارہ کنال، آج ہمارے پشاور کے جو ہسپتالیں ہیں، ان پہ خیبر پختونخوا کا کافی لوڈ ہو چکا ہے، میری التجاء یہ ہوگی کہ وہ زمین سفید زمین پڑی ہے، پلاٹ کی شکل میں پڑی ہے،

اس میں بچے کھیل رہے ہیں، یہ لوگ جا کر گندگی پھینک رہےہیں، تو مہربانی کر کے آئیں اور اس ہسپتال کو شروع کریں، ان شاءاللہ تعالیٰ و رحمن ہم جتنا بھی ساتھ دے سکتے ہیں ہم اپنے منسٹر کا ساتھ دیں گے، وہ آئیں وہاں پہ، ان شاء اللہ وتعالیٰ و رحمن ہمارے وہاں پہ ہسپتال شروع کریں۔ دوسر ی ایک اراضی حکومت نے خریدی ہوئی ہے،یہاں میرے حلقے میں آتی ہے PK-82 میں، جناب سپیکر صاحب، PK-82 میں مقبرے کی اشد ضرورت ہے، مقبرہ نہیں ہے، حکومت جو 172 کنال اراضی خرید چکی ہے، مہربانی کر کےاس میں سے کچھ حصہ ہمیں PK-82 کے مقبرے کے لئے دیا جائے۔ جناب سپیکر، آپ گھڑی کی طرف دیکھ رہےہیں، میں ایک التجاء کر دوں کہ میری طرح یہاں پہ Fifty plus نئے میرے بھائی آئے ہوئے ہیں، آپ کا ایک مخصوص انداز ہے ایک اشارے کا، اگر میرا ٹائم Over ہونے لگا تو مجھے وہ اشارہ کر دینا، ان شاءاللہ میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: (قہقہہ)

ملک طارق اعوان: جناب سپیکر، ابھی نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اب میں نے اشارہ کیا، اس نے دیکھا نہیں۔

(قہقہہ)

ملک طارق اعوان: جناب سپیکر، میرے حلقے کی جب بات آتی ہے تو مجھے کہتے ہیں کہ آپ کو سب سے Stable حلقہ ملا ہے کیونکہ اس میں گلبہار ہے، جناب سپیکر، آپ آئیں، دیکھیں، میرے گلبہار نمبر 1 کا جو حال ہے، یہاں پہ میرے فضل الہیٰ بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، میرے پڑوسی ہیں حلقے کے لحاظ سے، دیکھیں وہاں پہ ہر چیز کی ضرورت ہے، نہ تو پینے کا پانی، نہ نکاسی آب کا بندوبست، نہ ہی صفائی کا بندوبست، نہ ہی ایجوکیشن کا بندوبست جناب سپیکر صاحب، کہنے کو تو بہت کچھ ہے، Even کہ یہاں پہ بات ہوئی کہ سیلاب آتا ہے، میں پشاور سٹی کے اس PK-82 حلقے کا ہوتے ہوئے آپ کو یہ ثابت کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں بھی سیلاب آتا ہے، تو مہربانی کر کے میرے حلقے پر خاص توجہ دی جائے کیونکہ میرا حلقہ بہت پسماندہ ہے۔ جناب سپیکر، صحت کارڈ بہت اچھی چیز ہے، بہت اچھا آپ لوگوں نے کیا ہوا ہے لیکن اس میں تھوڑی سی گزارش ہے، Stent تو لگا دیتے ہیں مریض کو لیکن ان کے وارثان کے پاس سالوں سالوں تک دوائی خریدنے کے پیسے نہیں ہوتے، تو مہربانی کریں ان پیسوں کو بھی صحت کارڈ میں Include کیا جائے کہ ان غریبوں کو دوائی مل سکے۔ آخری بات جناب سپیکر

صاحب، یہاں پہ منشیات کی بڑی بات ہوئی کہ آئس کے عادی ہمارے خیبر پختونخوا میں بہت زیادہ ہیں، تو مہربانی کریں کہ اس صحت کارڈ میں آپ اس بیماری کو بھیAdd کر دیں جو کہ نشے کے عادی بیمار ہیں تاکہ ان کا علاج بھی صحت کارڈ کے ذریعے ہو سکے۔ میں آپ کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں، لاکھوں کروڑوں اربوں درود و سلام آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، مہربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ نے لیا تھا ایک منٹ اور بولے چھ منٹ، تو یہ کام ریاض خان، اگر آپ نے کرنا تو پھر، جناب ریاض خان۔

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔جناب سپیکر، آپ نے بتایا کہ ٹائم کم لےلیں تو چلو ٹھیک ہے۔ سر، ا یجوکیشن کے بارے میں تھوڑی سی ایک تجاویز دینی ہے۔ جناب سپیکر، تعلیم نسواں کے بارے میں نےبات کرنی ہے، عورتوں کی تعلیم، جناب سپیکر، معاشرے میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک ہوتے ہیں پڑھےلکھے لوگ اور دوسرے ان پڑھ، جناب سپیکر، اگر ہمارےمعاشرے میں دیکھا جائے تو سب سے زیادہ شرح ہماری خواتین کی ہے، تو بہت ضروری ہے کہ اس کے اوپر ہم توجہ دیں، اگر ہماری خواتین ہماری عورتیں زیادہ پڑھی لکھی ہوں تو ہمارا معاشرہ ترقی کرے گا، تو ہم آگے بڑھیں گے۔ جناب سپیکر، خاص کر کے Merged اضلاع کے بارے میں بات کرنی ہےکہ وہاں پر گرلز سکولوں کو زیادہ کیا جائےاور ساتھ ہی ساتھ جناب سپیکر، جتنے گرلز سکولز ہیں، ان کے ساتھ اگر ایک یا دو کوارٹرز بنا لئے جائیں کہ ٹیچر جو ہے وہ وہاں پر آسانی سے رہ سکے اور وہاں پہ اس کے لئے تکلیف نہ ہو کیونکہ جب Mergedاضلاع میں ہماری خواتین ٹیچرز کا وہاں پرتبادلہ ہوجاتا ہے تو وہاں پر رہائش کا بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ قبائلی لوگ تھوڑے سخت مزاج کے بھی ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ مطلب ہم کیسے دوسری جگہوں پہ اس کو کر دیں، تو پھر یہ تکلیف ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، وہاں پر اس طرح ہوتا ہے کہ وہ کرائے پہ ایک Hire کرتی ہے اور وہاں پر پڑھا لیتی ہے، تو جناب سپیکر، تو وہ کیا پڑھائے گا، تو یہ بہت ضروری ہے، اس کے اوپر عمل کیا جائے۔ جناب سپیکر، Soapstoneکے بارے میں اگر ایک دو باتیں کر دوں، میں نے تو یہ بتانا ہے کہ Soapstone خاص کر ضلع کرم میں بہت وافر مقدار میں موجود ہے، سب سے بہترین

کوالٹی ایشیاء میں ہمارے کرم کا ہے۔ جناب سپیکر، وہاں پر ایک کمپنی تھی اور ابھی بھی وہ عدالت میں ایک Writ کی ہے PMDC(Pakistan Mineral Development Corporation)، تو جناب سپیکر، اس وقت فاٹا سیکرٹریٹ تھا، فاٹا تھا، اس نے ایک Agreement کیا تھا دس سال کے لئے 60 فی صد شیئرحکومت کا تھا اور40 فی صد شیئر اس کمپنی کا تھا، تو جناب سپیکر، اس نے صرف اور صرف لوکل جو کنٹریکٹر ہے لوکل جو Investor ہے، اس سے کمیشن لے کر اس کا جو پرمٹ ہوتا ہے کمیشن کے لئے، صرف اس نے وہ کیا ہے، اس کے علاوہ سارا کام لوکل کنٹریکٹر نے اور وہاں پر جو Investor ہے، اس نے کیا ہے۔ تو جناب سپیکر، اب اس کا دورانیہ پورا ہو چکا ہے، اس کو 2005 میں دیا تھا، پھر اس کا دورانیہ پانچ سال اور بڑھا دیا گیا، تو پندرہ سال ہو گئے، اس کا اب ختم ہو گیا ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہے، یہ تجویز ہے کہ اگر اس کے لئے منرل ڈیپارٹمنٹ کے اس قانون میں امنڈمنٹ کی جائے اس اسمبلی کے Through تو یہ بہت بہتر ہوگا، ہمارے لوگ بھی اس سے مستفید ہوں گے اور یہ صوبہ اس سے مطلب کوئی ریونیو آئے گا ،تو اس سے ریونیو بڑھ جائے گا کیونکہ وہاں پر اس کا بہت تقریباً 9 ہزار ایکڑ سے بھی زیادہ ذخیرہ موجود ہے، تو یہ بہت ضروری ہے جناب سپیکر-----

Mr. Speaker: Thank you, Sir.

جناب محمد ریاض: ٹھیک ہے جی ، میں Windupکرتا ہوں۔ Thank you so much.

جناب سپیکر: جناب اختر خان، اختر خان، مختصر ہی رکھنا ہے، Point to pointچلیں تاکہ ہم اس کو Windup بھی کرلیں۔ اختر خان کا مائیک On کر دیں۔

جناب اختر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس معزز ایوان کا رکن بنایا، اس کے بعد جناب علیٰ امین گنڈاپور کا، جو وزیر اعلیٰ ہے، دبنگ وزیر اعلیٰ ہے، اس کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس حلقے میں اتارا جہاں سے پاکستان مسلم لیگ نون کا صوبائی صدر اور چیف منسٹری کا دعویدار جو خود الیکشن لڑ رہا تھا اور میرے مقابلے میں کروڑوں اربوں روپے کا کام Till election day تک جاری رکھا تھا لیکن لوگوں نے عمران خان کے حق میں ووٹ ڈالا، وہ کس لئے؟وہ وجہ یہ تھی کہ ان کی کچھ شرائط تھیں، میں جب اپنے حلقے

میں اتر رہا تھا تو مجھے خود بھی تشویش تھی کہ اربوں کروڑوں سرکاری ان اداروں کی گاڑیاں، سب Facilitiesان کے پاس موجود تھیں کہ میں لوگوں کو کیا دوں گا Election compaign میں؟ لیکن لوگوں کے کچھ مطالبات تھے، ان میں سب سے پہلا مطالبہ جو تھا وہ عمران خان کی رہائی کا تھا کہ آپ ان کو رہا کریں گے اور اس پہ ہم نے ان کے ساتھ اتفاق کیا تھا، اس کے بعد سوات کے لوگ اور بشمول ملاکنڈ ڈویژن، ان کا یہ مطالبہ تھا کہ مراد سعید کو ہر حال میں تحفظ دینا ہے، مراد سعید کی روپوشی، جو وہ Absconderہے، وہ کیوں ہے؟ It's a sign of interrogation۔جناب سپیکر صاحب، ہم حکومت میں ہوتے ہوئے بھی، مجبور بھی ہیں، کمزور بھی ہیں کہ ہم وہ لیڈر جن کا خصوصاً میں ملاکنڈ ڈویژن کا کہوں گا، بیش بہا احسانات ہیں اور اس میں ان کا قصور کیا تھا؟ انہوں نے کچھ چیزیں Identify کی تھیں اور عوام کو جگایا تھا، میرے حلقے میں ہمارے سوات میں جب دہشت گردی عروج پکڑ رہی تھی تو اس نے کچھ سوالات کئے اور ان سوالات کے تناظر میں ان کو، جو آج وہ روپوش ہے، تو آج جو سوات میں امن ہے وہ اسی کی بناء پہ ہے (تالیاں) اور وہ لیڈر جو ایک دفعہ ایم این اے بھی رہا ہے، جو ایک دفعہ پاکستان کے سب سے بڑےمحکمے کا وزیر بھی رہا ہے اور میں خود گواہ ہوں، میں اس حلقے میں اس کا ورکر بھی رہا ہوں کہ انہوں نے اپنا پانی کا بوتل بھی ساتھ لے کر وہ دفتر جاتا تھا، آج وہ کس حال میں ہے؟ کسی نے بھی اس ایوان میں یہ نہیں پوچھا، نہ کسی نے یہ جرات کی کہ ہم پوچھیں ان کا، تو مجھے بہت افسوس ہے اس بات کا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، ہم یہاں پہ Carrier بنانے نہیں آئے ہیں، ہم ایکCause لے کر آئے ہیں، تو یہ الیکشن نہیں تھا، جب ہم Compaign کر رہے تھے، جس حالت میں کر رہے تھے، سب کو پتہ ہے کہ ہم پہ چھاپے مارے جا رہے تھے، میں خود اگر اپنی بات کروں تو میرے گھر کے چار میٹر بجلی کے جب میں نہیں ملا، تو مجھ سے کاٹے گئے اور میرے بچوں کو وہ جو دھمکیاں دے رہے تھے کہ ان کو ہمارے حوالے کرو، تو وہ Reforms وہ Legislation جن مقاصد کے لئے ہم آئے ہیں، افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ Bureaucratic hurdles پھر ہمیں پیش آرہے ہیں اور وہ Hurdles جو 1947 سے اب تک آتے چلے آرہے ہیں، کیا ہم اپنی وہ Typical سیاست کر کے یہاں پہ پانچ سال گزار کر پھر جائیں گے؟ پھر اگر حلقوں میں یہ ڈیویلپمنٹل کام اس طرح ہوتے تھے تو میرے مقابلے میں تو وہاں پہ اپنی ہی جیبوں سے وہ لوگ کرتے تھے،

Election compaign میں، تو عوام نے ان لوگوں کو کیوں مسترد کیا؟ کیونکہ وہ لوگ اس فرسودہ نظام سےتنگ آچکے ہیں، وہ یہ نظام نہیں چاہتے، ان کو نہ روڈ چاہیئے، نہ بلڈنگ چاہیئے، نہ کوئی اور چیز، وہ کہتے ہیں اس فرسودہ نظام سے ہماری جان چھڑا لو، تو اس نظام کی تبدیلی کے لئے ہم آئے ہیں یہاں پہ اور اس نظام کے تحت پھر ان شاءاللہ چیزیں بہتر ہوں گی۔ جناب سپیکر، مجھے امید ہے کہ اس دفعہ وہ Typical سیاست نہیں ہوگی جس طرح ہم آتے ہیں حاضری لگا کر پھر جاتے ہیں۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں، میرے اپوزیشن کے ایک ممبر صاحب نے بات کی، اس سے میں بالکل متفق ہوں، جو ایجوکیشن کے حوالے سے انہوں نے کی، میں کہتا ہوں کہ آج بھی فنڈز کی بہت کمی ہے، انفراسٹرکچر اور فنڈز، وہ چیزیں نہیں مل رہیں لیکن تعلیمی معاملے میں جو ہماری بچیاں ہیں، میرا حلقہ 90 فی صد وہ پہاڑوں پر مشتمل ہے، دشوار گزار بھی ہے، وہ Splitہے، ایک طرف مالم جبہ ہے تو دوسری طرف White Palace اور جو مرغزار والا حلقہ ہے، وہاں پہ تین تین چار چار گھنٹےایک ٹیچر کو وہاں پہ جانا پڑتا ہے، اس سکول کو پہنچنے میں کیونکہ وہاں پہ تعلیم کی کمی ہے، تو وہاں پہ جب بچیاں Exam نہیں دے سکتیں، پانچویں تک پڑھ کر پھر وہ گھر پہ ہی رہ جاتی ہیں، ان کے لئے Insecurities ہیں، تو میں یہ تجویز دوں گا کہ اگر Rented building مڈل اور ہائی کلاس کے بنائی جائے وہاں پہ، لوگوں کے گھروں میں اگر ہم ان کو تعلیم کی وہ Facilitiesدے دیں، تو ان شاءاللہ کچھ نہ کچھ چینجز آجائیں گی اور آٹھ دس سالوں میں وہاں پہ وہ بچیاں Exams میں Appear ہو کر Locality کو ہم پھر Preference دیں گے اوروہ ان شاءاللہ اپنے ہی حلقوں میں، کیونکہ اب One teacher going school اگر میں ڈی ای او کو Call کر دوں، میں ان کو بتا دوں کہ ان کا ٹرانسفر کر دو ادھر سے، ان کا ٹرانسفر کر دو ادھر سے، تو ایک لائن تو ہمارے پیچھے بھی لگی ہوئی ہے، تو وہ کہتے ہیں One teacher going schoolہے، اگر میں اس کو ٹرانسفر کر دوں تو وہ سکول بند ہو جائے گا اور ادھر ان کو یہ تکلیف ہے اس ٹیچر کو کہ میں پانچ پانچ، دس دس سال وہاں پہ ٹیچنگ کی، میرا کیا گناہ ہے، آپ کسی دوسرے کو بھیج دیں، تو ان کا بھی تو گناہ نہیں ہے، آٹھ دس سال وہ تین تین چار چار گھنٹے سفر کرکےوہاں پہ لیکچر دیتی ہے، ٹیچنگ کرتی ہے، تو میری یہی ایک تجویز ہے۔ بہت شکریہ جناب سپیکرصاحب۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جناب حمید الرحمان صاحب، حمید الرحمان صاحب کا مائیک On کر دیں۔

جناب حمید الرحمان: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں اس موجودہ بد ترین معاشی صورتحال میں بہترین بجٹ پیش کرنے پر صوبائی حکومت کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، میں نوجوان لیڈر مراد سعید صاحب پر بات کروں گا،ان کا قصور کیا ہے؟ انہوں نے تو آئین کی بات کی ہے، امن کی بات کی ہے، لہذا میں اس معزز ایوان کی وساطت سے یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ مراد سعید صاحب پر جعلی ایف آئی آرز ختم کی جائیں اور ان کو تحفظ دیا جائے۔ (تالیاں) دوسرا جناب سپیکر صاحب، سوات موٹر وے فیز ٹو جس کا نقشہ 2017-18ء میں بنایا گیا تھا، اس کو بحال کیا جائے اوراس کے مطابق کام شروع کریں۔ تیسرا جناب سپیکر صاحب، سوات میں لوگ ایک سو فی صد بل دے رہے ہیں، وہاں لوڈ شیڈنگ 18سے 20گھنٹے چل رہی ہے، لہذااس پر پیسکو چیف کے ساتھ بات کی جائے اور یہ لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ جو ہے یہ کم کیا جائے، وہاں لوگوں میں بڑا اشتعال پیدا ہو رہا ہے، اگر چیف پیسکو نے یہ مسئلہ حل نہیں کیا تو ہو سکتا ہے کہ ادھر Law and order situation کا مسئلہ پیدا ہوجائے۔ تیسرا جناب سپیکرصاحب، میرے حلقہ کبل میں انجینئرنگ یونیورسٹی ہے، اس کو پشاور UET سے ختم کیا جائے اوروہاں پر وی سی تعینات کیا جائے، اس یونیورسٹی میں کچھ کنٹریکٹ ملازمین ہیں، اس کا کنٹریکٹ ختم ہو رہا ہے، لہذا اس کو فنڈ مہیا کیا جائے اور ان ملازمین کے کنٹریکٹ کو بحال کیا جائے ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب دو میرے پاس وہ آئے ہیں۔

جناب اکرام اللہ: سر، مجھے بھی ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: اب نہیں، اب آپ چھوڑ دیں اکرام اللہ غازی صاحب۔ ایک علی شاہ صاحب نے مجھے وہ کاغذ، بھیجی ہوئی تھی چٹ اور ایک جناب رنگیز خان نے، اگر آپ ایک ایک منٹ میں بات کر لیں تو دیتا ہوں۔

جناب علی شاہ: ایک منٹ میں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب علی شاہ۔

جناب علی شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، Floor دینے کا۔جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے میں ایک ایمرجنسی مسئلہ پیدا ہوا ہے جی، مسئلہ یہ ہے جی، میرے علاقے میں خوازہ خیلہ تحصیل کے ساتھ ایک بائی پاس ہے جو ڈیڑھ کلومیٹر کا ہے اور اس پر 75 فی صد کام مکمل ہوا ہے اور 25 فی صد رہ گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سال بدقسمتی سے اس کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا، تو وہاں کے لوگ نکل چکے ہیں اور اس روڈ کو کھیتوں میں شامل کر رہے ہیں جی، تو اس معزز ایوان کے ذریعے میں آنریبل چیف منسٹر صاحب کو اور آپ کے ذریعے جناب سپیکر صاحب، اور اس طرح جو متعلقہ وزیر صاحب ہیں، ان سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا نہ ہو وہ 75 فی صد کام جو ہوا ہے بائی پاس پر، وہ لوگ Damage کر رہے ہیں جی، توبڑی زیادتی ہے، اس دفعہ اس کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے، Land owners جو ہیں ان کے لئے بھی نہیں رکھی گئی ہے جی، تو میری ریکویسٹ ہے اس معزز ایوان کے Through کہ اس کے لئے کچھ کریں، اس کے لئے فنڈ مہیا کریں، ایسانہ ہو کہ وہ کروڑوں روپے کا جو کام ہوا ہے وہ ضائع ہو جائے۔تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ رنگیز خان، اگرکوئی مختصر بات کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو میں وزیر صاحب کو کہوں کہ یہ Windup کریں۔

جناب رنگیز احمد: مائیک On کر دیں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر، ایک منٹ پہ تو گزارہ نہیں ہو گا، اگر آپ دو چار منٹ مجھے ٹائم دیں تو بہتر ہو گا، نہ مجھے آپ کے وہ مخصوص اشارے کی سمجھ ہے کہ جو میرے بھائی نے کہا، تو ایسا نہ ہو کہ آپ اشارہ کر لیں اور میری سمجھ میں نہ آئے، پھر آپ ناراض ہوں، تو میری سپیچ اگر آپ کل پہ رکھ لیں تو پھر بہتر ہے، میرے خیال میں Monday پہ رکھ لیں یا مجھے تین چار پانچ منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: Monday پہ کرلیں، سکون سے کر لیں آپ۔

جناب رنگیز احمد: ٹھیک ہے جی، پھر میں Monday پہ کر لوں گا کیونکہ ایک منٹ پہ گزارہ نہیں ہوگا ۔

جناب سپیکر: ایک منٹ تو ہم کہتے ہیں، لگاتے تو آپ چار پانچ منٹ ہی ہیں۔

جناب رنگیز احمد: جناب سپیکر، پھر تو آپ آج ہی دے دیں۔

جناب سپیکر: On کریں جی رنگیز خان کا، پھر اکرام اللہ غازی، آپ بھی کر لیں اس کے بعد۔

جناب رنگیز احمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں اپنے ان دو بھائیوں سے متفق ہوں جنہوں نے مراد سعید کے بارے میں با ت کی، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور ان کو سپورٹ کرتا ہوں کہ مراد سعید ہمارا Young leaderہے، بڑا دلیر لیڈر ہے، اس کے اوپر جتنی بھی جھوٹی ایف آئی آریں ہیں وہ ختم ہونی چاہئیں اور اس کو منظرعام پہ آنا چاہیئے۔ بجٹ کے بارے میں میں اس ایوان کو اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس مختصر سے عرصے میں آپ نے غالباً تین بجٹ پاس کئے ہیں اور یہ تاریخ کا جبر ہے کہ آپ نے پہلے وہ بھی بجٹ پاس کروائے ہم سے کہ جو اخراجات ہمیںTorture کرنے پہ لگائے گئے تھے، جو جھوٹی ایف آئی آریں کرنے پہ خرچہ ہوا تھا، جو ہمیں جیلوں میں رکھنے پر جو اخراجات آئے تھے، وہ ایک ایسا غلیظ بجٹ تھا جو غلاظت قانونی طور پر ہمارے سر پہ آئی تھی، وہ غلاظت کا ٹوکرا ہم نے اتار پھینکا، یہ ہماری مجبوری تھی اور جو آئندہ سال کا بجٹ پاس ہوا ہے، اس پہ میں وزیر اعلیٰ صاحب کو، وزیر خزانہ صاحب کو، اس پورے ایوان کو اور پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں کوئی نیا ٹیکس لگائے بغیر آپ نے سو ارب روپے کا اضافی بجٹ پیش کیا، تو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہےکہ جو ہیلتھ منسٹر صاحب نے جن سہولیات کا ذکر کیا ، اس بجٹ کے اندر جو سہولتیں انہوں نے رکھی ہیں، تو یہ یقیناً اس صوبے کے عوام کے لئے صحیح معنوں میں ان کی دہلیز پر ساری سہولیات مہیا ہو جائیں گی ان شاءاللہ تعالیٰ، ہمارے جو اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ آپ نے اپنے اخراجات اورآمدن کا تخمینہ نہیں لگایا اور آپ نے بجٹ پیش کیا، تو اس طرح تو ہوا میں بجٹ پیش نہیں کیا گیا، تخمینہ گورنمنٹ نے لگایا ہے لیکن جو ہمارے واجبات ہیں مرکز کے ذمے، اگر وہ ادا نہ کرے ہمیں، تو ظاہری بات ہے کہ ہمارے مسائل بڑھیں گے، ہمیں پھر سے بجٹ میں مشکلات پیش آئیں گی، تو ان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بجٹ پیش کیا گیا ہے کہ جو بقایاجات مرکز کے ذمے ہیں ہمارے اور خصوصاً میں اپنے حلقے کا، اپنے علاقے کا ذکر کروں گا کہ ہماری جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی جو رقم بقایا ہے مرکز کو یا پھر صوبے کو بھی، تو پچھلے دو سال پہ ہمیں اس میں ایک پیسہ نہیں ملا، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ پچھلے دو سال کی کم از کم جو بقایاجات ہیں ہمارے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے اور ٹوبیکو کے، تو وہ ہمیں ادا کر دیئے جائیں، تو فنڈز کی کمی جو اب کچھ حد تک ہماری ہوئی، وہاں ان

شاءاللہ تعالیٰ پوری جا ئے گی۔ دوسری ایک روایت چلی آرہی ہے اس اسمبلی میں، میں پچھلے دور سے دیکھ رہا ہوں کہ جتنے بھی بڑے منصوبے ہوتے ہیں یا بڑے پراجیکٹس ہوتے ہیں، جس طرح بی آر ٹی تھا ،تو میں بار بار سنتا ہوں کہ یہاں پہ نام لیا جاتا ہے بی آر ٹی کا کہ بی آر ٹی کا کیا ہوا اور اس کی کرپشن کا کیا ہوا؟ کسی نے آج تک Facts and figures پیش نہیں کئے کہ کرپشن کہاں ہوئی؟ کب ہوئی؟ کس نے کی؟ کس طرح کی؟ اسی طرح آج ان کو پتہ تھا کہ گندم کی خریداری کی جو اربوں روپے کی سکیم ہے تو اس پہ انہوں نے کرپشن کا الزام لگایا، یہاں بھی کسی نے یہ نہیں بتایا کہ کرپشن کس نے کی، کس طرح کی؟ تو اس طرح کے الزامات ان سکیموں کو متنازعہ کرنے کے لئے اور پھر جب عوام میں ہم جاتے ہیں تو پھر وہ بھی پوچھتے ہیں جی، وہ بی آر ٹی کا کیا ہوا؟ عوام کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ بی آر ٹی کا کیا مسئلہ ہے، گندم کا کیا مسئلہ ہے؟ لیکن جب یہاں سے آواز جاتی ہے تو عوام پھر پوچھتے ہیں کہ واقعی اس میں کوئی بڑی کرپشن ہوئی ہے، تو میں ریکویسٹ کروں گا اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے کہ اگر آپ الزام لگاتے ہیں تو ثبوت کے ساتھ لایا کریں، کوئی ثبوت ہو تو الزام لگائیں تا کہ پتہ چلے کہ بھئی ہاں کوئی آپ کے پاس Figures ہیں، آپ کے پاس کوئی معلومات ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ ہمارے جتنے بھی بڑے پراجیکٹس ہوں، آپ ان کو متنازعہ بنا دیں، تو یہ روایت ختم ہونی چاہیئے۔ باقی جس طرح آپ اسمبلی کو چلاتے ہیں تو یہ پہلی مرتبہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حکومتی ارکان کے علاوہ جو اپوزیشن ارکان ہیں، وہ بھی آپ کی تعریف کر رہے ہیں، تو یہ بھی بڑی اچھی روایت ہے کہ آپ نے جس طرح چلایا ہے، اس کی تمام تعریف کر رہے ہیں، تو میں بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ تو انہوں نے کوئی اپوزیشن کا میرے خیال میں خط آپ لا کر دے رہے ہیں لیکن میں پھر سے کہوں گا کہ آپ مہربانی کر کے جس نے بھی یہ بھیجا ہے، مجھے یہ آپ Figures کے ساتھ Facts and figures کے ساتھ آپ اپنی سپیچ میں بتا دیں کہ کب، کس نے اور کہاں پہ کرپشن کی ہے؟ تو آج تک میں نے نہیں سنا، پچھلے دور سے ابھی تک تو کئی چیزیں پاس ہوئی ہیں----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا Point plead ہو گیا رنگیز خان۔

<u>جناب رنگیز احمد</u>: تو مہربانی ہو گی کہ اس طرح کے الزام نہ لگائے جائیں۔بہت بہت شکریہ جناب، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: اکرام اللہ غازی، کتنے ٹائم میں بات کریں گے؟ مجھے اشارے سے بتائیں۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب اکرام اللہ غازی، آپ بات کریں گے تو جناب آنریبل منسٹر اس کو Sum up کریں گے۔

جناب اکرام اللہ: أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں علی امین خان گنڈاپور اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، ایک عوام دوست بجٹ پیش کرنے پہ اور اس پہ حکومت کی طرف سے بھی کچھ باتیں کی گئیں اور اپوزیشن کی طرف سے کچھ باتیں کی گئیں، میں بجٹ کے اعداد وشمار سے بھی متفق ہوں، بڑا زبردست بجٹ ہے لیکن میرے اپنے بھی ایک دو وہ ہیں، Although کہ میں ٹریژری بنچز پہ بیٹھا ہوا ہوں۔ جناب سپیکر، جس حلقے سے میرا تعلق ہے وہ حکومت میں ہوتے ہوئے بھی اپوزیشن میں تھا، اس کے پیچھے جو باتیں ہیں، وہ میرے حلقے کی جو سکیمیں ہیں یا وہاں پہ جو معاملات ہیں، وہ میں آپ کو بتاتا ہوں، ایک دو۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں ایک تحصیل بنی، تحصیل دربند، آج تک ایک سنگل آفس وہاں پہ نہیں بنا، وہ فنکشنل ہی نہیں ہے جس نے یہ بنائی Political point scoring کے سابق ادوار میں، کوئی اس کا کریڈٹ لیتا رہا ہے اور ہر جماعت والے اس کا کریڈٹ لیتے رہے ہیں لیکن آج تک وہ تحصیل فنکشنل نہیں ہے، کوئی سنگل آفس وہاں پہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، جس حلقے سے میرا تعلق ہے وہاں پہ فارسٹری ہے، Mining بھی بہت بڑی تعداد میں ہوتی ہے اور فارسٹ بھی بہت بڑی تعداد میں،1990 Specially mining کے بعد جو میرے حلقے کی رائیلٹی ہے وہ میرے حلقے کے اوپر کبھی نہیں لگی، وہ ہمیشہ جاتی ہے اکاؤنٹ ون میں، تو ہم یہاں سے وفاق کے ساتھ تو بات کرتے ہیں کہ وفاق ہمیں حصہ نہیں دیتا، تو جو معدنیات میرے حلقے سے نکلتی ہیں، میرا بھی اس کے اوپر برابر کا حق ہے، وہ میرے علاقے کی بہتری کے لئے لگنی ہیں، تو میں اپنے منسٹر صاحبان سے کہتا ہوں کہ میرے ساتھ ذرا Extra نظر کرم کیجئے کیونکہ مسائل میرے لئے بہت زیادہ ہیں، میں نیا آدمی ہوں، اس کے بعدیہاں پہ انہوں نے زمین Allocate کی تھی، واپڈا والوں نے، تو یہاں پہ اپوزیشن کا کوئی نہیں ہے، تو وہ بیٹھے ہوئے ہیں، تو یہاں پہ تقریریں جھاڑتے ہیں کہ آپ کو یہ کام کرنا چاہیئے، آپ کو وہ کام کرنا

چاہیئے، ہمیں پاکستان کے لیول پہ ساڑھے تین سال حکومت ملی، مرشد کی، اس میں وزیر اعظم شپ بھی ملی، ہم نے Covid کے باوجود وہ کیا، جس کی آج دنیا بھی ہمیں شاباش دیتی ہے اور جو عمران خان نے Smart lockdown کا Concept دیا پوری دنیا کو، آج دنیا اس کو سراہتی ہے۔ جناب سپیکر، وہاں پہ واپڈا کی کالونی ہے، زمین اس کے لئے Allocate کی گئی ہے، یہ اپنی مرضی سے لوگوں کو ہر کھاتے کے لئے این او سی دیتے ہیں لیکن جو Affectees ہیں، وہ میرا اپنا گاؤں ہے، وہ Affectees ہیں، ان کی زمینوں کی Allocation نہیں کی گئی، ان کو ایک دوسری جگہ میں زمین دی گئی ہے لیکن اس کا بھی کوئی، ہوا میں ہیں ساری باتیں، جناب سپیکر، میرے علاقے میں ڈیم بن رہا ہے، وہاں پہ ان کے پیسے پڑے ہوئے ہیں، ان کے پاس PSDP کی طرف سے پیسے پڑے ہوئے ہیں، وہ لوگوں میں نہیں تقسیم ہو رہے، تو میں یہ چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ میرے جو حلقے کے مسائل ہیں جو بغیر فنڈ کے تقریباًSolve ہوسکتے ہیں، Administrative wise وہاں پہ کمزوری ہے، آپ ترجمانی کریں کیونکہ ہمارا ضلع بھی ایک ہے، تو ہم ان مسائل کے اوپر قابو پا سکیں۔ جناب سپیکر، یہاں پہ ایک دوسری بھی بات ہے، باقی ڈسٹرکٹس میں چھپ چھپا تے ہوئے بھی کچھ کام ہوتا ہے، جس ٹائم پاکستان تحریک انصاف کی حکومت گئی تو لوکل گورنمنٹ کا ایک اکاؤنٹ تھا ڈسٹرکٹ مانسہرہ میں اور جس طرح ہر ڈسٹرکٹ میں اکاؤنٹ آفس میں ایک اکاؤنٹ ہوتا ہے، وہ دو نمبر طریقے سے وہاں سے پیسے نکلوا تے ہیں اور اپنی من مرضی کو دیتے رہے ہیں، سابق جو نگران حکومت تھی، ابھی تک ہمارے ڈسٹرکٹ مانسہرہ کے جو پیسے پڑےہوئے ہیں وہ اکاؤنٹ Open نہیں ہو رہا ہے، تو آپ سےیہ گزارش ہے کہ ہمارا مشترکہ ڈسٹرکٹ ہے، تو اس کے اوپر بھی آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، بہت بہت مہربانی، یہ جلدی میں دو چار باتیں کیں، امید کرتا ہوں کہ آگے بھی علاقے کی ترجمانی کے لئے موقع دیں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> بہت شکریہ Honourable Minister for Law and Finance.

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ):</u> نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِہ الْكَرِيْمْ اَمّا بَعْدْ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔شکریہ جناب سپیکر، جس طرح بحث جاری تھی ہمارے ضمنی بجٹ 24-2023 پہ، ایک Formality ہے آئین کے آرٹیکل 124 کے مطابق

کہ رواں مالی سال میں اگر کوئی انداز ے تخمینے یا منظور شدہ جو رقم ہوتی ہے، اس میں کمی بیشی آتی ہے تو اس کو Re-appropriate کیا جاتا ہے اور مجموعی فنڈ سے اس کا خرچ کیا جاتا ہے اور بعد میں اسمبلی کے آگے پیش کیا جاتا ہے منظوری کے لئے۔ تو جناب سپیکر، جس طرح کا پچھلا بجٹ تھا، چونکہ وہ'کیئرٹیکر' حکومت اس میں کافی پیریڈ'کیئر ٹیکر' حکومت گزار کر چلی گئی تھی، ہمارے تو تقریباً زیادہ سے زیادہ تین چار مہینے تھے جو رواں مالی سال ہے، اس حوالے سے جو بجٹ ہے کیونکہ وہ سال کے شروع میں پیش ہوتا ہے لیکن'کیئرٹیکر' حکومت تھی، تو'کیئر ٹیکر' حکومت بجٹ پاس نہیں کر سکتی، وہ Compulsory expenditure ہی پاس کر سکتی ہے، ان کی کیبنٹ سے، تو وہ بھی ہمیں لیٹ پاس کرنا پڑا جو ہم پچھلے مہینے پاس کر چکے ہیں، پچھلے مہینے نہیں، بلکہ پچھلے ہفتے اور اس لحاظ سے اسی کا سپلیمنٹری ہے اور سپلیمنٹری میں بھی کوئی ایڈیشنل اماؤنٹ نہیں ہے، یہ صرف وہ اماؤنٹ ہے جو دو ارب اور90 کروڑ جس کی تھوڑی سی میں تفصیل بتانا چاہوں گا، چونکہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے Through جو Loans لیتے ہیں Doners سے یا Foreign loans جسے کہتے ہیں تو چونکہ Sovereign guarantee فیڈرل گورنمنٹ نے دینا ہوتی ہے اور80 پرسنٹ وہ Loansتقریباً ڈالرز میں ہوتے ہیں، تو ڈالرز کا اتار چڑھاؤ بھی آ جاتا ہے، آپ کو پتہ ہے ہمارے ملک میں اس Parity کی وجہ سے اس کا Ratio بڑھ جاتا ہے، Interest rate بڑھ جاتا ہے، اس پہ اس کی Principal amount اور Interest amount جو کہ At source deduction پہ ہوتا ہے فیڈرل گورنمنٹ کے پارٹ پہ، تو وہ صوبے کی طرف سے جو Liabilities ہوتی ہیں، ان میں سے وہ کاٹ لیتے ہیں، تو اس وجہ سے جناب سپیکر، یہ ساری ڈیٹیل چونکہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر جھاڑ دی ہے، ان کی جو Practice رہی ہے، پھر چلے جاتے ہیں، چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ ابھی بیٹھے ہوتے تو ان کو یہ تفصیل ساری بتا لیتا، ڈیٹیلز ہیں، ان کو Already تمام پارلیمنٹیرین کو، ایم پی اے صاحبان کو بشمول ہمارے اپوزیشن ایم پی اے صاحبان کو وائٹ پیپر ڈیٹیل بجٹ کا وہ پیش کیا گیا ہے، اس کے Page 51 سے Page 56 پر یہ تمام ڈیٹیل موجود ہے جناب سپیکر، تو اس کو پڑھ لیں، میرے خیال میں ان کے سارے سوالوں کا جواب ان کو مل جائے گا۔ تو جناب سپیکر، یہ تو سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے ہوا، اس کے ساتھ ساتھ کچھ سوالات اٹھائے گئے، تو میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کو Respond کیا جائے،

جس طرح کہ جناب سپیکر، Power generation کی بات کی گئی، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت جب سے آئی ہے 2013 سے صوبائی حکومت تو الحمدللہ کافی پراجیکٹس ہیں، میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، نماز کا وقت بھی ہے، اذان ہو چکی ہے، 162 میگا واٹ جو کہ تقریباً Complete ہے، وہ Schemes complete ہیں اور Hand over بھی ہو چکی ہیں نیشنل گرڈ میں جو کہ صوبہ اپنے Resources سے Generation کر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فیز ٹو میں 215 میگا واٹ ہے جو کہ اسی سال یعنی آئندہ چند مہینوں میں وہ Schemes completeہو جائیں گی، تو یہ 215 میگا واٹ ہے اور جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ فیز تھری میں تقریباً وہ بھی 2027 اور 2028 میں پراجیکٹس Complete ہو جائیں گے، وہ بھی 550 میگا واٹ ہے، یہ سکیمز وہ ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی سکیمز بھی ہیں، بڑی بھی ہیں، 41 میگا واٹ کی بھی ہیں، 80 میگا واٹ کی بھی ہیں، 500 KVA کی بھی ہیں، یعنی آدھے میگاواٹ کی بھی ہیں، تو یہ ساری سکیمز ملا کر تو یہ سینکڑوں میں بن جاتی ہیں اور الحمد للہ جو کہ ہمارا وعدہ تھا، سینکڑو ں ڈیمز کا، چھوٹے چھوٹے ڈیمز کا، چونکہ صوبے کے ساتھ اپنے Resources بہت کم ہیں، تو اپنے Resources کو مد نظر رکھتے ہوئے الحمد للہ یہ Power generation اور یہ Progress ہے، ان کی تنقید کے لئے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن لیڈر صاحب کی طرف سے کیبنٹ ممبرز کے ہاؤس رینٹ میں اضافے کی بات کی گئی، تو جناب سپیکر، ان کی انفارمیشن کے لئے چونکہ ہم کیبنٹ ممبرز جتنے بھی ہیں، Available houses ہمارے تقریباً سات ہی تھے، تو سات کیبنٹ ممبر کو Available houses مل گئے ہیں، باقی ہمارے بیوروکریٹ صاحبان Already caretaker government میں قبضہ کر چکے ہیں، کچھ اس طرح کےآفیسرز بھی ہیں جو کہ صوبے سے باہر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور اس طرح کے آفیسرز بھی ہیں جو کہ بیس بیس سال سے برا جماں ہیں اپنے قبضے پہ، تو ان شاءاللہ اس میں بھی ایڈمنسٹریشن کی طرف سے کوشش جاری ہے کہ ان سے یہ غیر قانونی طور پہ جو انہوں نے Occupy کئے ہوئے ہیں، ان کو Vacate کیا جائے۔ تو چونکہ کیبنٹ ممبرز کے ہاؤسز نہیں تھے اور جو الاؤنس تھا وہ میرے خیال میں 70 یا 75 ہزار مجھے Exact یاد نہیں ہے Figure، وہ بہت کم تھا، اس میں Rent as well as utility bills، تو جناب سپیکر، یہ صرف بڑھایا گیا ہے، دو لاکھ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے خلاف سننے میں آرہا ہے، پرسوں بھی جو ہم Negotiations کر

رہے تھے، وہ Protestors کے ساتھ، جو چوک میں Protest کر رہے تھے تنخواہیں وغیرہ بڑھانے کے لئے، تو ان کی طرف سے بھی ایک بات آ گئی کہ آپ لوگوں نے اپنے لئے تین تین سو پرسنٹ تنخواہ زیادہ کی ہے، تو یہ ویسے یہ ہوائی باتیں ہیں، کوئی تنخواہ وغیرہ زیادہ نہیں کی گئی، یہ ہاؤس رینٹ تب ملے گا کیبنٹ ممبر کو جب ان کو سرکار کی طرف سے گھر Provide نہ کیا جائے، اگر سرکار کی طرف سے گھر کسی کو Provide کیا جاتا ہے تو ان کو پھر نہیں مل سکتا جناب سپیکر، تو یہ ان کی انفارمیشن کے لئے عرض تھا۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ کنڈی صاحب کی طرف سے پرسوں سوالات اٹھائے گئے تھے Provincial Bureau of Statistics کے حوالے سے اور Article 160 کی Clause (3B) of the Constitution کے حوالے سے، تو Provincial Bureau of Statistics پہ تو چھوٹی سی تفصیل ہے جناب سپیکر، اتنا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا Provincial Bureau of Statistics اپنے Meagre resources میں کام کر رہا ہے صوبے کے لیول پہ، چونکہ یہ ایک Statistics Act, 1975 ہے، اس کی بنیاد پہ یہ وجود میں آیا، ہمارا پاکستان پہلے اس کو Federal Bureau of Statistics بولا کرتے تھے، ابھی اس کو Pakistan Bureau of Statistics بولتے ہیں جناب سپیکر، تو صوبے کے لیول پہ بھی Provincial Bureau of Statistics قائم کیا گیا اور یہ تمام جتنا بھی، اس کا جو یہ Role ہوتا ہے کہ وہ جتنی مطلب Details collect کرتا ہے مختلف ڈیپارٹمنٹس کے لئے، فوڈ سیکیورٹی کے حوالے سے، ہیلتھ انشورنس کے حوالے سے، Per capita income کے حوالے سے، یہ ساری چیزیں جو کہ پھر آگے جا کر وہ فیڈرل یعنی Pakistan Bureau of Statistics کو Provide کرتے ہیں، تو اس حوالے سے ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ 2021 کے بعد اس کی جو Annual report ہوتی ہے، Monthly report جو ہوتی ہے، وہ نہیں آئی، تو وہ Already میں نے جناب احمد کنڈی صاحب کو Provide کر دی ہے، 2022 کا ریکارڈ بھی موجود ہے Annual report کا اور 2023 کا بھی موجود ہے اور تقریباً اگست کے مہینے میں وہ ہر سال اپنی رپورٹ شائع کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ آرٹیکل 160(3B) جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اپوزیشن والے صاحبان کی طرف سے اگراس ٹائپ کی تنقید ہوتی ہے، Criticism ہوتی ہے یا گورنمنٹ یا بیوروکریسی کے پارٹ میں کوئی کوتاہی ہوتی ہے، تو ہم ان کو Welcome کرتے ہیں، چونکہ یہ ہماری ایک Collective Struggle ہے صوبے کے مفاد کے لئے، صوبے

کے غریب عوام کے مفاد کے لئے، چونکہ جناب سپیکر، اس میں جو رپورٹ مجھے دی گئی، Provide کی گئی فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، چونکہ ہم بھی یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں نئے ہیں، تو اس رپورٹ کو پڑھتے ہوئے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے جو Non-seriousness ہے وہ میرے سامنے آئی کہ جو اس آرٹیکل کی رو سے، یہ آرٹیکل میں تھوڑا سا پڑھ لیتا ہوں:

Article 160 (3B) "The Federal Finance Minister and Provincial Finance Minister shall monitor the implementation of the award biannually"

یعنی چھ مہینے کے پیریڈ پہ And lay their reports before both the Houses of Majlis-e-Shoora یعنی پارلیمنٹ، فیڈرل کے پارٹ پہ And Provincial Assemblies تو جناب سپیکر، آپ فیڈرل کی طرف سے Non-seriousness بھی دیکھ لیں کہ July to December 2021, biannual report یعنی چھ مہینوں کا جو ڈیٹا صوبے کی طرف سے Provide کیا گیا تو فیڈرل گورنمنٹ وہ رپورٹ جا کر جو وہ چھاپتی ہے، ایک ان کا اپنا Procedure ہے، کیبنٹ ڈویژن کی طرف سے نہیں، Sorry فنانس ڈویژن اسلام آباد کی طرف سے وہ NFC Secretariat جو ہے ان کی طرف سے وہ شائع کرتی ہے، تو وہ Booklet receive ہوئی صوبے کو جو Pink book ہوتی ہے، وہ Receive ہوتی ہے ہمارے صوبے کو نومبر 2023 میں، یعنی July to December, 2021 کی، اس کو کیا بولتے ہیں جناب سپیکر، Biannually report جو ہوتی ہے اس کو یہ شائع کرتے ہیں یا یہاں پہ صوبے کو Receive ہوتی ہے نومبر 2023 میں، تو یہ فیڈرل کے پارٹ پہ تھوڑی سی میں سمجھتا ہوں کہ غیر ذمہ داری کا ثبوت ہے۔ جناب سپیکر، اس Forum کو Invoke کرنے کے لئے ہماری صوبائی حکومت جب سے ابھی آئی ہے تو فنانس کی طرف سے کافی لیٹرز لکھ چکے ہیں، وہ بھی ہم ہاؤس کو Provide کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، 7th NFC award کے بعد 8th، 9th اور 10th جس کا ایک ٹائم پیریڈ ہوتا ہے چونکہ وہ Conclude نہیں ہو سکے، تو ان کا ٹائم Lapse ہو گیا ہے اور ابھی Fresh NFC کے لئے بار بار ہماری صوبائی گورنمنٹ فنانس سیکرٹریٹ فیڈرل کو بار بار Approach کر رہی ہے کہ آپ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور NFC award پہ بات کرتے ہیں جو ہمارے National forums ہیں، CCI وغیرہ کا، تو جناب سپیکر، اس حوالے سے ان شاءاللہ کنڈی صاحب کو میں نے Invite کیا اپنے آفس میں، تو میں فنانس کے جو Responsible ہیں، ان کو بھی بلاؤں گا، تو ان

شاءاللہ مل بیٹھ کر یہ Collective ہماری Effort ہوگی اپنے عوام کے لئے، اپنے صوبے کے عوام کے لئے ان شاءاللہ اور اس پہ ہم جس پارٹ میں بھی کوتاہی ہوگی، ان شاءاللہ ہم اس کو Rectify کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، اس Forum پہ ہم جو سب سے بڑے مطالبات رکھنے جا رہے ہیں جو کہ ہماری طرف سے ڈیمانڈز ہیں کہ چونکہ Merger کے بعد پچیسویں آئینی ترمیم جو 18-2017 میں پیش کی گئی اور Merger کیا گیا، تو Merger کے بعد صوبے کا جو NFC share ہے، وہ Automatically بڑھ جاتا ہے، وہ 14 فی صد ہونا چاہیئے، چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ 19 فی صد پر پہنچ جاتا لیکن اس طرح نہیں ہے، ہمیں ابھی بھی اپنا شیئر وہی 14 فی صد کے حساب سے ملتا ہے، اگر فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے تھوڑا بہت مل جاتا ہے تو وہ PSDP میں Annual Development Plan اور جو AIPs ہیں، ان کی مد میں ضرور ملتا ہے لیکن جو 14 فیصد سے 19 فیصد تک شیئر ہے، وہ نہیں مل پاتا، تو جناب سپیکر، یہی ہمارے مطالبات ہیں، ان شاء اللہ اس Forum کے Through ہم یہ مطالبات Invoke کریں گے بہت جلد اور اس میں ان شاءاللہ اپنا Vibrant کردار ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو جناب سپیکر، اس کے ساتھ میں آخری بات یہ کہنا چاہوں گا اور پھر Windup کروں گا ان شاءاللہ، جناب سپیکر، ہمارے اپوزیشن کے ممبران کافی تنقید بھی کرتے ہیں جو ہمیں کبھی کبھار محسوس ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ تنقید برائے تنقید ہو رہی ہے، حالانکہ کافی دوستوں کی طرف سے ہمیں بہت Fruitful suggestions بھی آتیں رہتی ہیں، جناب سپیکر، سب سے بڑا مسئلہ جو ہے آج کے دنوں میں ہمارے عوام جو Face کر رہے ہیں، وہ لوڈ شیڈنگ کا وبال ہے، ہمارے ایریاز، Even urban وہاں پہ 14 14 گھنٹے، 16 16 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ یہ کر رہے ہیں اور جان بوجھ کر کر رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ صوبہ جو کہ کئی دہائیوں سے ملک کی بقاء کی جنگ لڑ رہا ہے، ہمارے بچے، ہمارے جوان، ہمارے بوڑھے، ہماری عورتیں جس کرب سے گزری ہیں، خاص کر کے پچھلے بیس سالوں سے، تو میرے خیال میں وفاق کی طرف سے یہ ظلم ناروا بند ہونا چاہیئے اور ہمارے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کی طرف سے وفاق کو سستی ترین بجلی Provide کی جا رہی ہے، یعنی Hydropower جو کہ حکومت کو پیسوں میں پڑتی ہے، روپوں میں بھی نہیں بلکہ پیسوں میں پڑتی ہے اور دوسری طرف یہ پارٹیاں، خاص کر دو بڑی

پارٹیاں جب سے برسر اقتدار ہیں 90ء سے، تو آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں HUBCO اور PEPCO میں جو کمیشنز بٹورے گئے ہیں 1990 میں اور جس کی بنیاد پہ پھر انٹرنیشنل میڈیا ہمارے لیڈر صاحبان کو Mr. ten percent کا خطاب دیتا ہے اور اس کے بعد دھڑا دھڑ جو ان کی طرف سے Rental power plants اور Independent power plants کی مد میں جو Furnace oil سے اور مختلف Sources سے جو چلتے ہیں، مہنگے مہنگے داموں اور مہنگے مہنگے انہوں نے کنٹریکٹس کئے ہیں وہ آج سے تیس سال پہلے، تو جناب سپیکر، یہ تو جب حکومت میں ہوتے، Even 2013 سے 2018 تک جو فیڈرل حکومت تھی، جن کی تھی، تو بڑے دھڑلے سے بول لیتے تھے کہ ہم نے لوڈ شیڈنگ ختم کر دی، تو جناب سپیکر، وہ لوڈ شیڈنگ وہ اس طریقے سے ختم کرتے تھے کہ یہی Rental power plantsاور Independent power plants یعنی میں عام فہم میں عام لوگوں کے نالج کے لئے جنریٹر سے ہمیں بجلی Provide for the time being کر لیتے تھے لیکن وہ آج ہمارے عوام بھگت رہے ہیں جناب سپیکر، 25 کروڑ عوام وہ بھگت رہے ہیں، تقریباً میں سمجھتا ہوں کہ ہر گھر ان ظالم جابر حکمران جو پچھلے 30 سے35 سال سے رہے ہیں، ہمارے ملک پہ مسلط رہے، میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمارے سارے عوام بھگت رہے ہیں، ہماری انڈسٹری ان لوگوں کی وجہ سے بند ہے، میں نے کل بھی یہی بات کی Windup speech میں کہ ہمارے پڑوسی ممالک انڈیا، بنگلہ دیش، وہ ڈھائی تین روپے میں اپنی انڈسٹری کو پاور دے رہے ہیں، Un-interrupted power supply دے رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہم اپنی انڈسٹری کو 30،40 اور 50 روپے میں Per unit بجلی دے رہے ہیں، تو وہ کدھر سے Profitable ہو سکتے ہیں اور جب ملک کی Backboneہماری انڈسٹری بند ہوگی تو ہمارے نوجوانوں کو روزگار کدھر سے ملے گا اور اگر روزگار نہیں ملے گا تو نتیجتاً پھر کافی مسائل ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف جب آپ کی انڈسٹری بند ہوگی تو آپ کی مجموعی پروڈکشن نہیں ہوگی، تو جناب سپیکر، پھر Foreign reserves آپ سے جائیں گے، آپ باہر ملکوں سے چیزیں Import کریں گے، اس پہ آپ کے ملک سے ڈالرز جائیں گے، آپ کا ملک پھر مقروض ہوگا اور اسی لئے آج ان جابر لوگوں نے ہمیں یہود و نصاریٰ کا مقروض بنایا ہے، اس صوبے کو بنایا ہے، اس ملک کو بنا یا ہے، وہ ملک جو کہ کلمہ کے نام پر بنایا گیا جناب سپیکر، میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ ملک، اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس ملک کے

لئے لاکھوں لوگ جنہوں نے انڈیا سے ہجرت کی، صرف اس لئے کہ یہ ملک کلمہ کے نام پہ بن رہا ہے، اس میں اللہ اور اللہ کے رسول کا نظام ہوگا لیکن جناب سپیکر، بدقسمتی سے ہمارے اوپر شروع سے جب سے لیاقت علی خان شہید ملت کا Murder ہوا، ان کو شہید کیا گیا، اس دن سے اس ملک کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کیا، پھر SETO, SENTO معاہدے کئے گئے، پھر جا کر جو کھیل رچایا گیا، جو Elected Prime Minister کو انہوں نے ان کو پھانسی دی، اس کے بعد جو ہوا، اس کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا لیکن جناب سپیکر، اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کے ہمارے جو ممبران ہیں، تھوڑا سا وہ عوام کے سامنے سچ بھی رکھیں، ان شاءاللہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کے پچھلے دور بھی بہترین تھے لیکن یہ پانچ سال ہیں ان شاءاللہ میں سمجھتا ہوں کہ جو ہمارے دبنگ وزیراعلیٰ صاحب ہیں جو ماشاءاللہ Technical equiped وزیراعلیٰ صاحب ہیں، اگر فیڈرل گورنمنٹ نے ہمارے ساتھ ظلم و زیادتی نہ کی تو ان شاءاللہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پانچ سال کو ان شاءاللہ ان عوام کے لئے تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔

The sitting is adjourned till 02:00 PM, Monday, 3rd June, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 3 جون2024 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)